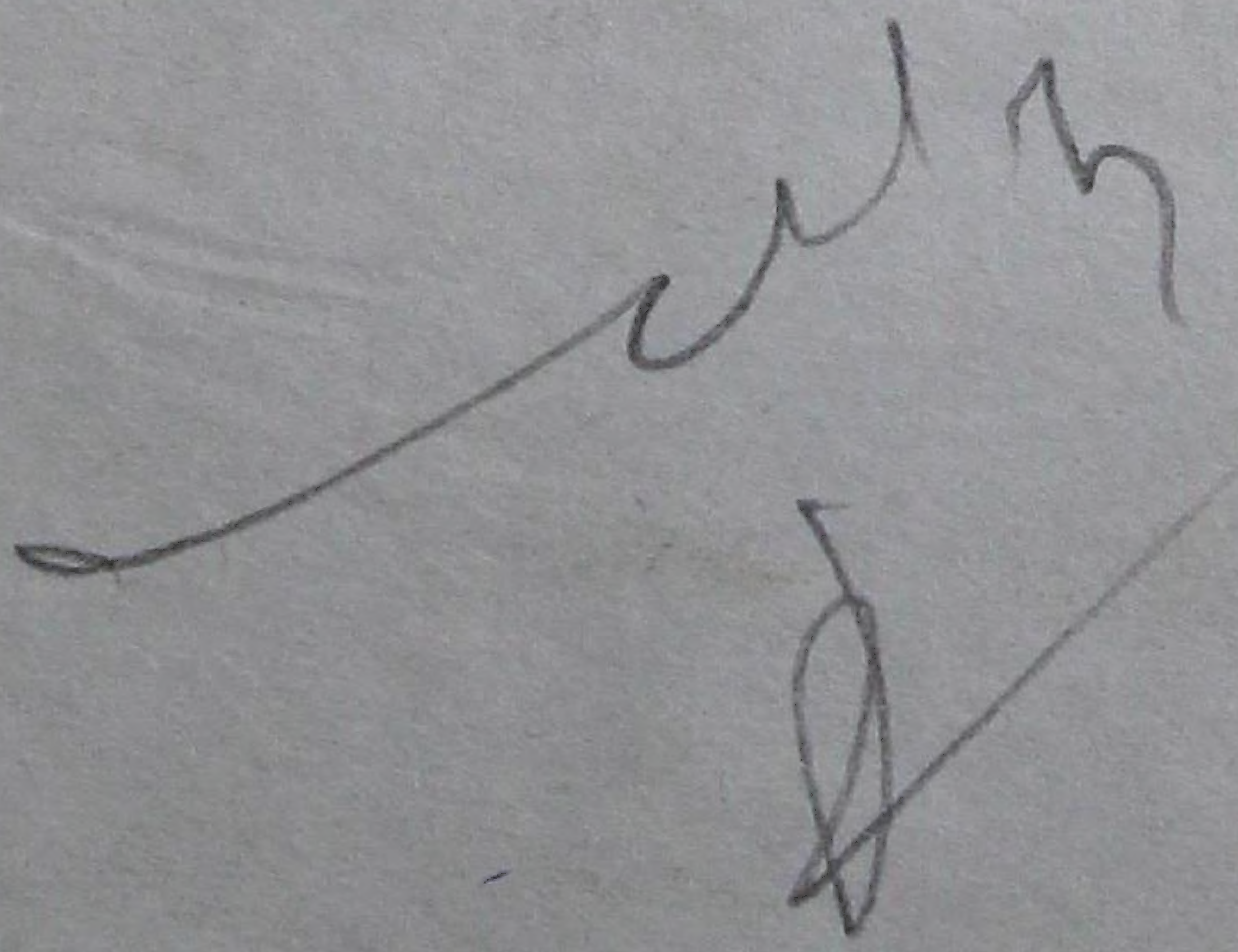


تلخیص

تذکرۂ سراپا سخن

مصنفہ

سیّد محسن علی موسوی

مرتبہ

ڈاکٹر سیّد سلیمان حسین

نایاب بکڈپو نادان محل روڈ۔ لکھنؤ

○ نام مرتب ——— سید سلیمان حسین
○ پیدائش ——— ۱۰؍جولائی سنہ ۱۹۳۸ء
○ مقام ——— لکھنؤ
○ تعلیم ——— ایم، اے (اردو) پی، ایچ، ڈی (لکھنؤ)

مرتب کی دوسری کتابیں ———

○ لکھنؤ کے چند نامور شعرأ (زیر کتابت)
○ مثنویات دبستان لکھنؤ (زیر ترتیب)

○ پہلی بار ۵۰۰
○ قیمت چار روپے

طابع:۔ نظامی پریس لکھنؤ

کتاب ملنے کے پتے

○ نایاب بکڈپو ناداں محل روڈ، لکھنؤ
○ صدیق بکڈپو امین آباد، لکھنؤ
○ شہنشاہ بلڈنگ، نخاس، لکھنؤ

انتساب

بصد ادب و عقیدت اپنی یہ حقیر سی کاوش

استاد محترم جناب ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی صاحب مدظلہ العالی

کے نام نامی سے معنون کرنے کا شرف حاصل

کرتا ہوں

سید سلیمان حسین

مقدمہ

سید محسن علی موسوی نام محسنؔ تخلص، سید شاہ حسین حقیقت کے بیٹے، سید عرب شاہ کے پوتے اور سید میرک شاہ کے پر پوتے تھے[۱]۔ ان کے اجداد خوست نواح غور (افغانستان) سے فرخ سیر کی طلب پر لاہور آئے تھے اور شاہ عالم کے عہد میں لاہور سے دہلی اور پھر وہاں سے بریلی جا کر اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ محسنؔ کے والد اپنے نانا حکیم سید محمد نواز کے ہمراہ عہد آصف الدولہ میں لکھنؤ آئے ادھر ہیں انکی ابتدائی تعلیم ہوئی، صاحب تذکرہ خوش معرکہ زیبا ناصر نگینوی ثم لکھنوی نے انھیں ارباب فضل و کمال میں شمار کیا ہے، غالباً اپنی لیاقت ہی کی بدولت وہ رزیڈنٹ کے دفتر کلکتہ میں اول منشی مقرر ہوئے اور بعد میں میر منشی بنا کر صوبہ مدراس بھیجے گئے جہاں سنہ ۱۲۴۹ھ میں پیوند خاک ہوئے۔ وہ آٹھ کتابوں کے مصنف تھے جن کے نام یہ ہیں، دیوان ریختہ، تحفۃ العجم، خزینۃ الامثال، صنم کدہ چین، مثنوی ہشت گلزار، جذب عشق، تذکرہ[۳] احبا اور ہفت نسخہ[۴]۔

---

[۱] تذکرہ خوش معرکہ زیبا (قلمی)، [۲] خاتمہ "صنم کدہ چین" مطبع محمدی، لکھنؤ ۶۳ ۱۲ھ

[۳] یہ وہی تذکرہ ہے جس کے بارے میں مصحفی نے اپنے تذکرہ ہندی گویاں (ص ۸۶) میں لکھا ہے کہ

جانتے ہیں سب کہ اک مدت سے یاں — مصحفی کے تذکرہ کا شور ہے

تذکرہ یہ جو حقیقت نے لکھا — بہ حقیقت مصحفی کا چور ہے

[۴] تذکرہ خوش معرکہ زیبا (قلمی)۔

مصنف تذکرہ محسن لکھنوی کے حالات کا ہمیں زیادہ علم نہیں جو کچھ انھوں نے اپنے بارے میں لکھا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی ولادت لکھنؤ میں ہوئی اور یہیں تعلیم و تربیت حاصل کی شعر و شاعری کا شوق باپ سے ورثے میں ملا تھا لہذا اس وقت کے مشہور شاعر خواجہ وزیر وزیر لکھنوی (م ۱۲۷۰ھ) کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور شعر کہنے لگے۔

باپ کے انتقال کے بعد انگریزوں نے ان کا وظیفہ مقرر کر دیا تھا اس کے علاوہ تجارت بھی کرتے تھے چنانچہ جس زمانے میں ناصر تذکرہ خوش معرکہ زیبا (آغاز سنہ ۱۲۶۱ھ انجام سنہ ۱۲۶۲ھ) لکھ رہے تھے تو یہ کانپور میں بسلسلہ تجارت مقیم تھے اور وہیں سے صاحب تذکرہ کو "کلام دور دستوں کا" ڈاک کے ذریعہ لکھنؤ بھیجتے رہتے تھے کانپور کے قیام کے دوران اپنے کلام پر میر علی اوسط رشک لکھنوی سے اصلاح لینے لگے تھے۔ ناصر نے ان کا حال یوں قلمبند کیا ہے۔

"سید خجستہ خصال شیریں مقال غیر ممکن اس سے ممکن میر محسن علی، تخلص محسن صاحب منش و لیاقت خلف الصدق منشی شاہ حسین تخلص حقیقت۔ سید موصوف نے ایک تذکرہ اشعار تعریف سراپا میں لکھنا شروع کیا ہے لیکن انجام اس کا بخیر ہو۔ پہلے وہ شاگرد خواجہ وزیر کے تھے بسبب سکونت کانپور کے میر علی اوسط رشک سے تلمذ حاصل ہوا۔"[1]

[1] تذکرہ خوش معرکہ زیبا (قلمی)

محسن نے تذکرہ سراپا سخن کے دیباچہ میں اپنی اولاد کیلئے دعا کی ہے لیکن ان کے صرف ایک بیٹے سید محمد حسین کے نام کا پتہ چلتا ہے جنکے کہے ہوئے قطعاتِ تاریخ اس تذکرے میں شامل ہیں۔
ان کے سال وفات کا آج کسی کو علم نہیں صاحب تذکرہ شمیم سخن[1] مولوی عبدالحئی صفا بدایونی نے ان کا ذکر ان شاعروں کے ذیل میں کیا ہے جو ۱۲۸۸ھ (۱۸۰) سے قبل انتقال کر چکے تھے۔
محسن کو علمی و ادبی کام کرنے کا بڑا شوق تھا، ان کی فرمائش اور کاوش سے متعدد کتابیں بھی چھپ چکی ہیں اور کچھ قلمی کتابوں کی نقلوں کا پتہ چلتا ہے جو مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں لیکن انکی اصل شہرت زیرِ نظر تذکرے کی بدولت ہے اس کے علاوہ ان کا ایک قابل قدر کام اور بھی ہے اور وہ قائم چاندپوری کے تذکرہ مخزن نکات کے دو طبقوں کا اردو میں ترجمہ باضافہ ہے اس کتاب کے متعلق فاضل جلیل مولانا امتیاز علی خانصاحب عرشی مدظلہ العالی نے رضا لائبریری رامپور کی اردو کتابوں (قلمی) کی فہرست میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے۔

"یہ تذکرہ شعرائے اردو، قیام الدین محمد قائم چاندپوری متوفی ۱۲۰۸ھ (۹۴-۱۷۹۳) کے تذکرہ مخزن نکات کا اردو ترجمہ ہے

---

[1] صفحہ ۲۰۴۔

قائم نے اپنے تذکرے کو ۳ طبقوں میں تقسیم کیا تھا۔ زیر نظر ترجمے میں ابتدائی دو طبقوں کا تو مکمل ترجمہ ہے مگر تیسرے طبقہ میں سے صرف شاہ عالم ثانی آفتاب تخلص کا ذکر موجود ہے اگلا ضائع ہو گیا ہے۔

ترجمے کا اصل کتاب سے مقابلہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ مترجم نے لفظی ترجمے کی جگہ مولف کے مطلب کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کی کوشش زیادہ کی ہے۔ نیز جگہ جگہ دوسری کتابوں سے نئے مطالب کا اضافہ بھی کیا ہے، اور تذکرہ میر حسن اور تذکرہ احبار سے متعدد نئے شعرا کا حال بھی بڑھایا ہے علاوہ ازیں ترتیب میں بھی فرق کر دیا ہے۔ اول یہ کہ ہر طبقے کے شعراء کو حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کر دیا ہے۔ دوسرے بعض شاعروں کو مخزن کے برخلاف دوسرے طبقے میں جگہ دی ہے مثلاً کرم اللہ خاں درد کو مخزن میں طبقہ سوم میں ذکر کیا ہے، مگر مترجم نے انھیں طبقہ دوم میں جگہ دی ہے رسوا، سلام، شاغل، شوق اور عزلت کے ساتھ بھی یہی برتاؤ ہوا ہے۔

مترجم نے متعدد مقامات پر سابق تذکرہ نگاروں پر تنقید بھی کی ہے۔ مثلاً آبرو کے ذکر میں لکھا ہے کہ سعادت خاں ناصر اپنے تذکرہ خوش معرکہ (معرکہ) میں لکھتے ہیں کہ

چشم راست ان کی بسبب گل کے نور بصارت سے عاری تھی۔ مرزا مظہر جان جاناں سے مکابرہ ہوا۔ چنانچہ طرفین کے شعر پوچ لکھے ہیں۔ لکھنا ان کا ترک ادب ہے اس واسطے درج نہیں کرتا۔ اور ادب بزرگوں کا ایک طرف عقل سلیم کسی عاقل کی باور نہ کرے گی کہ مرزا مظہر ایسے باوضع اور عالی دماغ نکتہ داں، صاحب علم وفضل، عارف باللہ برگزیدہ خدا تارک دنیا رہبر اہل صفا سخن پوچ زبان پر لائیں۔ ضرب شیر بچہ کہ باعث شہادت کا ہوا کہ یہ قصہ اپنے مقام پر تحریر ہے اس وقت نواب نجف خاں نے کہلا بھیجا کہ بعد تحقیق کے قصاص قاتل سے لیا جائے گا۔ اس کے جواب میں فرمایا کہ میں نے معاف کیا۔ تم بھی معاف کرو۔ جائے انصاف ہے کہ جو شخص عیوض ایسے امور عمدہ کا نہ چاہے وہ سخن پوچ زبان پر لائے، یا ایسے شخص کے حق میں کوئی اہل وضع کچھ کہے۔ اگر کوئی بد وضع کی نسبت میں یہ سخن ہوتا، تو شاید کوئی باور کرتا ایسی بات کے لکھنے سے مشقت تالیف غارت اور برباد ہوتی ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ تذکرہ خاں صاحب کا کسی اہل انصاف کے منظور نظر نہیں ہوا" (ورق ۱۲۔ الف)

یا خان آرزو کے ذکر میں لکھا ہے "کبھی کبھی واسطے تفنن طبع کے خاطر سے میاں آبرو کی فکر ریختہ بھی فرماتے تھے چنانچہ

سعادت خاں صاحب ناصر نے اپنے تذکرے میں یہ شعر لکھا ہے: رکھے سیپارۂ دل کھول آگے عندلیبوں کے

چمن میں آج شاید پھول ہیں تیرے شہیدوں کے

بعد یہ لکھتے ہیں اگرچہ قافیہ عندلیب کا غریب ہو سکتا ہے، مگر چند نسخوں میں یہی دیکھا، اللہ اللہ خان آرزو کہ تمام عالم پر دست تصرف اس کا دراز اور اس مطلع میں کہ ایطائے جلی ہے اس سے بے نیاز۔"

راقم الحروف عرض کرتا ہے! "ہر چند خوردہ گیری خاں صاحب کی بجا ہے مگر خطائے بزرگان گرفتن خطاست ظاہر ہے کہ خان آرزو بہر حال علم و فضل میں خانصاحب سے افضل ہیں۔ خصوص علم شعر میں ان کو ان سے کیا مقابلہ ان کے نزدیک اس وقت میں فکر ریختہ بدتر ہزل سے تھا اس کے عیوب پر ان کو کیا توجہ ہوتی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ زبان اردو میں پیش ازیں کوئی عیب عیوب شاعری میں سے رائج نہ تھا۔ اور دلیل اس توجیہ پر یہ ہے کہ جس کا جی چاہے کلام شعرائے ماسبق کو نظر تعمق سے دیکھے یقین ہے کہ سب طرح کے عیب موافق قواعد مروجہ فی زماننا کے آپ نکل آئیں گے۔ ایطا تو ایک طرف مرزا رفیع سودا کہ استاد الاستاد خانصاحب ہیں باوصف ادائے شاعری

اور ملک الشعرائی کے الفاظ صحیحہ میں اپنا تصرف کر کے اور اس کو غلط بنا کے موزوں کیا ہے جیسا کہ اس بند میں مرثیے کے موجود ہے

وہ تازگی روح نبی کو ہوا تھا خلق
یا اس لیے کہ ذبح کرے اسکو تشنہ حلق
جس سینے پہ مگس ہو تو زہرا کو ہوے قلق
واں بیٹھے شمر کاٹنے کو سر کے واسطے

اور یہ قواعد جو اردو میں فی زمانناً رائج ہیں ان کے موجد امام الکملا، فخر الاساتذہ شیخ امام بخش ناسخ مغفور ہوئے ہیں۔ انھیں کے صدقے سے اور خاندان کے لوگ بھی واقف ہو گئے اور تتبع انھیں کا کرنے لگے اور ایسے حد سے بڑھے کہ فخریہ کملاء ماسبق کو برا کہنے لگے ورنہ یہ لوگ اور ان کے استاد ایسی باتوں سے کہاں واقف تھے۔ نہ سابق میں ایسی فصاحت و بلاغت بیان میں تھی نہ کوئی عیوب شاعری پر نگاہ کرتا تھا اور نظریں ایطائے جلی کی اور بھی لکھی جاتی ہیں۔ (متن میں نظیروں کی جگہ سادی چھوڑ دی گئی ہے) الحاصل جب میر اور میرزا کہ طبقہ سیوم میں ہیں، ان کو خیال نہ ہو، تو صاف معلوم ہوا کہ یہ باتیں قواعد ضروریہ میں نہ تھیں اگر خاں آرزو کہ طبقہ دوم میں ہیں، انھوں نے نہ خیال کیا تو نہ خیال کیا، کیا مضایقہ ہے راقم کو بہج من الوجوہ خان آرزو سے علاقہ نہیں۔ کلمہ حق

بلا جانبداری زبان قلم سے نکل گیا۔ زیادہ زیادہ (ورق ۱ب الف)

آغاز :۔ الحمد للہ رب العالمین ——— ترجمہ طبقہ اول

تذکرہ محمد قائم قائم مغفور چاندپوری مسمّٰی بہ مخزن نکات کہ نام تذکرے کا تاریخی ہے۔ قدر دانان سخن اور نقادان فن اور اس فن پر مخفی نہ رہے کہ صاحب تذکرہ بنائے ریختہ گوئی کو لکھتے ہیں کہ مقبول درگاہ" الخ

خط نستعلیق معمولی روشنائی سیاہ و شنجرفی اور کاغذ باریک ولایتی ہے۔ اوراق قدرے کرم خوردہ ہیں۔ جلد نئی ہے۔ کتاب ناقص ہے، اور یہ نقصان خود کاتب کی طرف سے ہے کہ اس نے اسے نقل کرتے کرتے چھوڑ دیا ہے۔ نیز ہر صفحہ دو کالما ہے۔ اوراق ۳۹۔ سطور ۲۴ اور ناپ ۳۲ × ۲۱ ½ سنٹی میٹر ہے"۔[۵]

تذکرہ سراپا سخن :۔ محسن نے یہ تذکرہ فارسی و اردو کے مروجہ تذکروں سے ہٹ کر لکھا ہے یعنی اس میں عام تذکروں کی طرح شعرا کے حالات زندگی اور ان کے کلام کا انتخاب نہیں دیا بلکہ اس میں قدما سے لے کر اپنے معاصرین تک، سات سو سے زیادہ شعرا کی ایسی غزلیں جمع کی ہیں جو سر سے لیکر تلوؤں تک مختلف اعضاء پر کہی گئی ہیں۔

۵۔ ترجمہ مخزن نکات مخطوطہ نمبر ۱۹۹

مصنف نے دیباچہ میں صراحت کر دی ہے کہ اس نے یہ تذکرہ شیخ الٰہی بخش عشقیؔ کی فرمائش سے ترتیب دیا اور دس سال کی جانکاہی اور عرق ریزی کے بعد ۱۲۶۹ھ کے آغاز (۱۸۵۲ء کے اختتام) میں تمام کیا، مگر دیباچہ کے آخر میں عشقیؔ کا کہا ہوا قطعہ ہے جس کا مصرعہ تاریخ یہ ہے ؎

"سراپا فقرہ ایک اک نور کے سانچے میں ڈھالا ہے" اس سے ۱۲۶۷ھ برآمد ہوتا ہے اس لئے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ یہ تذکرہ ۱۲۶۷ھ میں تمام ہوچکا تھا اور آئندہ دو سال اس کی ترمیم و تنسیخ میں گزرے یا یہ کہ ۱۲۶۷ھ میں کتاب ختم ہونے کے خیال سے تاریخ پہلے کہہ لی گئی تھی۔

پہلی بار یہ تذکرہ ۱۲۷۷ھ (۱۸۶۱ء) یعنی تصنیف کے آٹھ سال بعد مطبع نولکشور واقع محلہ رکاب گنج لکھنؤ سے ۴۰۲ صفحوں پر شایع ہوا تھا۔

محسنؔ نے اگرچہ اس تذکرے میں شعراء کے حالات بہت مختصر لکھے ہیں مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس میں ایسے بہت سے شاعروں کا نام اور ان کے کلام کا نمونہ مل جاتا ہے جن کا ذکر دوسری کتابوں میں نہیں، اتنی اہمیت کے باوجود اس کتاب میں شعراء کے نام کسی ترتیب سے نہیں ملتے، چنانچہ اگر کسی شاعر کا حال معلوم کرنا ہے تو پوری کتاب کی ورق گردانی کرنا ہوگی،

اس خامی کے باعث قاری کا بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے پھر بھی تذکرے سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

غرضکہ اس خامی کو دور کرنے اور تذکرے سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی خاطر میں نے شعراء کے ناموں کو بہ اعتبار حروف تہجی ترتیب دے دیا ہے۔ شعرا کے حالات مصنف نے اگرچہ مختلف مقامات پر لکھے ہیں اور کہیں کہیں جزئی اضافہ بھی کیا ہے ترتیب میں ان سب کو موجودہ تہذیب کتابت کے مطابق ایک جگہ مجتمع کر کے مختصر نمونہ کلام بھی پیش کر دیا ہے اور اب امید ہے کہ اردو ادب پر کام کرنیوالوں کے لئے یہ تذکرہ پہلے سے زیادہ معاون و مددگار ثابت ہوگا۔

عالی جناب مولانا امتیاز علی خاں صاحب عرشی مدظلہ اور جناب سید شبیہہ الحسن صاحب قبلہ نے مختلف حیثیتوں سے اس کتاب کی ترتیب میں مدد دی یا قیمتی مشوروں سے سرفراز فرمایا ہے۔ میں ان دونوں بزرگوں کا بیحد شکر گذار ہوں

سیّد سلیمان حسین	شہنشاہ بلڈنگ نخاس لکھنؤ ۳
یو۔جی۔سی فیلو	۱۵ر مارچ ۱۹۶۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انہ تذکرۃ ٭ فمن شاء ذکرہ ٭ ؎۱

آیہ وافی ہدایہ کا مضمون یہی ہدایت فرماتا ہے کہ جب تلک رباعی عناصر اربعہ اور مخمس حواس خمسہ موزوں رہے لازم ہے کہ زبان سخنور ترکیب بند حمد و ثنا میں اس سخن آفریں کی غزل سرائی کرے جس نے قطعۂ زمین نظم میں بہار اپنی صنعت کی دکھائی ہے، رنگینی اور تازگی عطا فرمائی ہے جب سے مطلع آفرینش دیوان قدرت سے انتخاب ہوا ہے ہر لمحہ نئے نئے رنگ کا پھول بغیر بوئے توارد گرہ پھولتا ہے لہذا مجھے بھی نظم مثنوی ثنائے ذو الجلال جل شانہ کا سودا ہوا عقل نے مجھکو خواب غفلت سے بیدار کر کے کہا انبیاء علیہم السلام کہ شاہ بیت قصیدہ انام ہیں ترکیب ترجیع بند ستائش میں سوائے مصرع عجز ما عرفناک حق معرفتک کچھ نہیں فرماتے ہیں بلکہ ملائکہ مقربین کے بھی اس واسوخت کی تضمین میں پر جلتے ہیں اے غافل تو اس قلزم طوفان خیز موج زن میں حق ثنا کی کیا ادا کرے گا تمام عمر اگر گرداب آسا گرد رہیگا ساحل مقصود کو نہ پہنچے گا ثابت ہوا کہ وہاں ذرہ سے آفتاب کی توصیف اور زبان خس سے شعلہ کی تعریف کیا ہوگی رائے صائب صادق ہے پھر یہ تصور میں

؎۱ سورہ مدثرہ ۵۵

گزرا کہ اب اس حسن مطلع نبوت مقطع رسالت ابو القاسم صلعم جد الحسن ؑ والحسین ؑ کا وصف ہونا لائق ہے کہ آپ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کی شان میں ناطق ہے دانش نے کہا یک نہ شد دو شد اے بے شعور یہ جرائت اور مقدور تیرا ہے کہ بیان لغت میں گویا ہو جس کے جمال بے مثال کا شیفتہ خداوند غیور ہے وہ طالب مطلوب رب غفور ہے بقول استاد بے نظیر جناب خواجہ وزیر غفر اللہ علیہ

اللہ رے حسن رُخِ نیکوئے محمد ؐ
ہے چشم خداوند جہاں سوئے محمد ؐ

اظہر من الشمس وابین من الامس ہے کہ وہ مظہر خدا کلیم طور سمار بشیر نعیم جنت ہے در یتیم دریائے کرامت مکیں عرش اعلیٰ افسر فرق انبیا ناسخ ادیان امیر سپہر عرفان معجز نمائے شق القمر آسمان پیامبری کا خسرو خاور حبیب خداوند باذل مسیح دردمندان بیدل اشرف المخلوقات ماہر تجلیات باعث ایجاد عالم مسجود آدم سفیر و خلیل رب جلیل واقف راز و نکات سرور کائنات اسی کے ظہور قدسی نے شرار شعلۂ آتش کفر کو سرد کیا اسی کے دین کے عروج نے رونق و فروغ مشرب کفار کو گرد برد کیا اسی کے گلشن اسلام کی بہار بے خزاں رنگین ہے ترقی اس کی ملت کی باعث حسرت و یاس گمرہان بیدین ہے دلی اس کا فردوسی ہے اسی کے ہر غلام کو دماغ خاقانی ہے صانع جس کا مداح تو اس سید ابرار کی نعت وہی مثل ہے کہ چھوٹا منہ اور بڑی بات اے مدہوش ذرا ہوش میں آ

اور اپنا منھ نہ بنوا، بجائے خود جو تامل کیا طاقت کو بے طاقت پایا انڈکے
بے خود رہا پھر نادم ہو کر قائل ہوا یکایک ہوش طبع آزمانے از سر نو رنگ
اپنا جمایا اور یہ مضمون سمجھایا کہ منقبت آل اطہار اور اصحاب کبار کا راقم
ہونا چاہیئے خرد نے کہا تو دیوانہ ہے وہم میں مبتلا ہے کہ آل امجاد تو اسی
مہر تنویر کا جلوہ ہیں اسی فلک معرفت کے نجم پر ضیا ہیں اسی کے نور وحد
سے ان کا ظہور کامل ہے انھیں کی شان میں آیہ تطہیر[1] و ہل اتی[2] نازل
ہے محبت ان کی عین فرض و فرض عین ہے ارادت ان کی جناب میں
ہر دیندار کے ذمے مثل دین ہے یہی رکن رکین دین مبین ہیں یہی عماد
کاخ شرح متین ہیں خاک پا ان کی واسطے ہر بیمار زار کے خاک
شفا ہے یہ وہ طبیب ہیں کہ ولا ان کی واسطے ہر مرض گناہ کی دوا ہے
شفیع محشر ہیں ساقی کوثر ہیں شعر

خدا کے دوست رسول خدا کے پیارے ہیں
کہ آسمان نبوت کے یہ ستارے ہیں

اور وقار اصحاب کبار تو ظاہر ہے کہ آیۂ والذین معہ[3] ان کے
فضل پر دلیل باہر ہے یار غار محمد مصطفےٰ مخلص خالص علی مرتضیٰ ہیں ناصر
اسلام میرا نام ہیں اے بنوا اگر تجھ کو حیات خضر ملے کیا منھ ہے کہ
مناقب آل عبا اور اصحاب باصفا علیہم التحیۃ والثنا بیان کر سکے

---

[1] سورہ احزاب ۳۳- [2] سورہ دہر-۱ [3] سورہ فتح ۲۹

الحاصل یقین ہوا کہ عقل نے نکتۂ عاقلانہ کہا نیاز مند درگاہ بے نیاز نے دست مناجات درگاہ قاضی الحاجات میں بلند کیا اور اسرار مخفی کو بصد التجا عرض کیا موجد موجودات بہ طفیل آں حضرت عالی درجات غیر کا محتاج نہ کرنا آرزوئے دلی بر لانا دنیا سے با ایمان اٹھانا قبر کے عذاب سے بچانا اے ستار و غفار اپنی عنایت اور کرم سے اس مذنب مجرم کے جرم بے حساب کا حساب روز حساب نہ لینا اے ہادی و حافظ میری اولاد کو ہدایت فرمانا اپنے حفظ میں رکھنا اور یہ ریاض تذکرہ کہ بڑی ریاضت سے مرتب ہوا ہے بارش سحاب قبول سے شاداب فرمانا اور رد ہر فضول پست فطرت سے بچانا کہ پسند خاص و عام ہو سرسبز میرا نام ہو بعد اس کے ادراک آگاہ سے استشارہ کیا کہ اگر تو رہبر ہو تو مسلک مدحت پادشاہ جم جاہ کا سالک ہوں اس مشیر خوش تدبیر نے جواب دیا کہ مجھ کو تیری نادانی سے وحشت ہوتی ہے اے بے خبر تو ہر بار اپنے عجز پر اعتراف کرتا ہے رہ رہ کر مجذوب والہ وار محال زبان پر لاتا ہے کچھ تو اپنی فراست اور ذکا پر خفیف ہو کہ تیرے لب و دہن سے حضرت سلطان عالم واحد علی شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی تعریف ہو جو کمالات اور جوہر ذات والا میں ہیں اگر اس کی عشر عشیر کی مدحت کا ارادہ ہو غیر ممکن ہے کہ قلم سے کسی دبیر کے انشا ہو وہ عادل ایسے ہیں کہ دنیا ان کی عدالت کی روشنی سے معمور ہو گئی اور ظلمت کا بھید ہو کے کافور ہو گئی حتی کہ اگر گھر ہائے شمعی لے کر ڈھونڈھیے برابر پر کاہ

نہ ملے شیر سر پرستی سے بکری کے سر پہ دست شفقت پھراتا ہے اگر احیاناً ناخن خون سے آلودہ ہوجاتا ہے تو خون بہالیا جاتا ہے یا خون اس کا بہایا جاتا ہے سخاوت اور علوہمت کا تو یہ حال ہے کہ بیان اس کا فرد بشر سے محال ہے ادنیٰ یہ کہ اگر معادن روئے زمین خاک میں حیا سے پوشیدہ نہ ہو توان میں خاک باقی نہ رہتا اب تک سب بخش دیا ہوتا سبحان اللہ کیا بخشش عام ہے کہ حاتم ان کی سرکار کا ادنیٰ غلام ہے گدا فیض دست سخا سے امیر کبیر ہے غنی ہر محتاج اور فقیر ہے شوکت اور شجاعت ایسی ہے کہ نہ آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سنی انسان کی تو کیا جان ہے کہ معرکے میں ٹھہرے دیو پردہ قاف میں خوف سے ایسے روپوش ہوئے ہیں کہ خواب میں بھی کسی کو نظر نہیں آتے ظفر سایۂ حسام ہلالی برق سوز پرشید اسے ہے نصرت قوت بازوے حضرت پہ فدا ہے وہ سایۂ حضرت رحمان خلیق ورحیم ایسے ہیں کہ باوصف قدرت سلیمان مور ضعیف کی تکلیف کو گوارہ نہیں فرماتے ماشاء اللہ شہرت حسن خداداد سراج بزم مراد عباد جس نے یاوری بخت سے جمال فرخ فال ایک نگاہ دیکھا جوش حیرت سے تصویر بن گیا اور ذہن رسا میں یہ نقش ہوا کہ لوح دل اسی نقشے کے واسطے خلق کیا ہے اکثر پرستان سے پریاں ذوق شوق دیدار میں مضطرب ہو کر آتی ہیں اور سلطانی پریوں کے پروں میں چھپ چھپکر حضرت کو دیکھ جاتی ہیں مفتون و وارفتہ ہو کر فتبارک اللہ احسن الخالقین پہ

ایمان لاتی ہیں وان یکاد[۵] پڑھ پڑھ کر دم کر جاتی ہیں۔ عین تمنا انکی یہ ہے کہ اپنی آنکھ کا تل بجائے سپند واسطے دفع عین الکمال کے جلائیں عندلیب وار اسیر گلدام عشق ہو کر بار بار قلق سے کہتی ہیں کہ زہے قسمت باریابوں کی ہم مہجوروں سے تو رنج فراق اٹھ نہیں سکتا دل بیتاب کو قرار نہیں آتا آفرینندہ خورشید وہ دن کرے کہ ہم بھی امداد بخت سے سعادت باریابی پائیں فن شعر اور علم موسیقی میں حضرت کو ایسا ید طولی ہے کہ ہر چند اہل زبان وصف میں تقریر کو حتی الوسع طول دیتے ہیں مختصر یہ ہے مختصر بیان نہیں ہو سکتا ہر مصرع ہلال عید عاشق ہر زمزمہ مطلع انوار پر فائق ہر شعر ترا آبروئے گوہر معانی ہر نغمہ تر سے زہرۂ زہرہ پانی، پانی جودت طبع فصیح موزوں، نسیم غنچۂ مضمون جلائے آئینہ آواز مصفا نغمہ آرا پر تاثیر زنگ زدائے (کذا) ضمیر حزیں و دلگیر اکتساب دولت بلاغت سے ہر ندیم و جلیس کا ایسا سلیس و نفیس روزمرہ ہے کہ روح سحبان وائل اور سلمان ساوجی کو داغ ہوتا ہے انسب یہ ہے کہ شام و سحر خلوص دل سے دعا کر تو رنج والم سے آزاد و رہا ہو گا اور در عیش و عشرت وا ہو گا الٰہی جب تلک انسان کی شہرستان میں اور پریوں کے پرستان میں بنیاد ہے یہ اختر نگر مشتہر بہ لکھنؤ کہ رشک ارم ہے حضرت سلطان عالم کہ حقیقت میں جان عالم ہیں ان کے دم قدم سے آباد اور نظم و نسق وزیر اعظم حضور عالم نواب آصف دوراں فیضی زماں جری و رستم ہند سے خوش دل اور شاد رہے۔

---

[۵] سورہ قلم ۵۱

مجمل حال اپنا اور سببِ تالیف

کم بضاعت خادم ارباب فصاحت سید محسن علی موسوی محسنؔ ولد سید شاہ حسین مغفور حقیقت ابن سید عرب شاہ مبرور خوشہ چین افصح الفصحا عارف خدا خواجہ وزیر وزیرؔ اور محقق علم شعر زائر جناب سید الشہدا شہید دشت کربلا میر علی اوسط رشکؔ مہر اہل مذاق سے گذارش کرتا ہے کہ اجداد کرام نے خوست میں کہ توابع بلاد غور سے عربستان سے آکر توطن اختیار کیا تھا سید امیر برہان انار اللہ برہانہ کی اولاد میں سید امیر کلال اسکنہ اللہ فی فرادیس الجنان کے تھے حسب الطلب شاہ جمجاہ فرخ سیر مع تبرکات سندی کہ پشت ہا پشت سے چلے آتے تھے خوست سے لاہور میں تشریف فرما ہوئے سید میرک شاہ والد ماجد مغفور عہد میں حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی کے دار الخلافت شاہ جہاں آباد میں وارد ہوئے والد ماجد ہمراہ اپنے نانا صاحب میر محمد نواز مغفور کے بیت السلطنت لکھنؤ میں آکر مقیم ہوئے اس سبب سے مولد و مسکن احقر یہاں ہے چندے باقتضائے آب و خورش بتقریب تجارت کسب کانپور میں مقیم رہا جب وہ سلسلہ برہم ہوا ہر آشنا کو ناآشنا پایا اِلّا

برگزیدہ آفاق فن ربط میں مثل قیس طاق تسکین بخش خاطر ناشاد تسلی دہ طبیعت مائل فریاد مجنوں لیلی معنی ظہوری نظیری ثانی بسمل سیف داد قتیل خنجر اتحاد رند خمخانۂ الفت زلال شراب مودت محب و مونس دلی شفیق و زکی شیخ الٰہی بخش عشقی زیادہ کرے اللہ انس ان کا انیس کنج تنہائی رہے ان کی صحبت کی برکت سے غم غلط ہوا اور غنچۂ دل افسردہ کو اُن کے شمیم لطف نے مثل صبا شگفتہ کیا ایک روز بہ سبیل مذکور ذکر آیا کہ جس زمانہ میں شیر بیشۂ سخنوری ہزبر نیستان معنی استاد راسخ جناب امام بخش ناسخ مغفور وارد کانپور تھے یہ غزل ارشاد فرمائی تھی ؎

جب کبھی پہنا جڑاؤ اس نے زیور کان میں

میں نے عرض کیا اکثر غزلیں آپ نے اسی طور کی فرمائی ہیں اگر سب اعضا ہی غزلیں ہو جائیں تو ایک دیوان بطور سراپا ترتیب پائے کچھ جواب ارشاد نہ ہوا مگر دوسرے روز اس غزل سے محظوظ فرمایا ؎

کیا نسیم صبح لائی ہے مرا دم ناک میں

اسی طور پر اکثر غزلیں اور بھی فرمائیں مگر افسوس ہے کہ زیست اُس وحید العصر کی وفا نہ کی اس نوازش فرمانے فرمایا کہ انسان بے بقا کو فنا ہے فرصت غنیمت سمجھنا اولیٰ ہے اگر تو فرہاد آسا کمر سعی پہ دامن ہمت کو چست باندھے اور اشعار شیریں شعرائے ماضی وحال جمع کر کے تذکرہ بطور سراپا لکھے تو غالب یہ ہے کہ نئے رنگ ڈھنگ کا تذکرہ نادرالوجود نایاب ہوگا اور امید یہ ہے کہ ہر اہل ہنبیش مخمور میکدۂ کلام کا لاکلام باعث سرور

بلکہ موجب بقائے نام اور فرحتِ احباب ہوگا ہر چند اس آشفتہ دماغ برشتہ دل نے عذر خستگیِ طبیعت اور آشوب اندوہ افکار گذارش کیا ہرگز منظور نہ ہوا۔ بلکہ جس قدر ادھر سے انکار ہوا ادھر سے اصرار بڑھا بہر کیف اُن کے پاسِ خاطر سے اس محنتِ عظیم کو گوارا کیا فہرستِ اعضا کی تیاری پر مائل و راغب ہوا۔ اشعار چند استاذ نامی کے جن کے دواوین مروج ہیں بہت سہل میں انتخاب ہوئے بعد ازاں بموجب مصرع سے

کہ عشق آساں نمود اول ولے افتاد مشکلہا

جو کوہ کنی پیش آئی ع

دل من داند و من دانم و داند دل من

ایک شمہ اس کا یہ ہے پندرہ تذکرے اور صدہا دواوین اور بیاضیں بڑی بڑی جستجو سے بہم پہونچائیں جب شعرائے ماضی کا کلام دستیاب ہوا اور ہر ناظم دور و دیار کی خدمت میں آپ اور احباب دلسوز سے خطوط لکھوا کے بھیجے حتیٰ کہ چار مطبع اخبار میں یہ خبر چھپوائی جب اشعار سحر شعار اُن حضرات کے میسر ہوئے اور شعرائے معاصرین کی خدمت میں مکرر حاضر ہو کے غزلیں لایا اور جن کی کوئی غزل اس قید کی نہ تھی ان سے کہوائی بلکہ مشاعروں میں اسی طرح کی طرحیں کیں غرض کہ اس تلاش سے سات سو شعراء کا کلام فراہم کیا مگر کلام بعض شعرائے ہمعصر کا اس وجہ سے باقی رہ گیا کوئی غزل اس قید سے ان کے

کلام سابق میں نہ تھی اب حنابندی شاہد فکر کا اتفاق نہیں ہوتا اور بعض نے خرد ماغی سے عذر لنگ کیا اپنی طرف سے کوشش میں ہرگز قصور نہیں ہوا جس کو تالیف و تصنیف میں کاہش ہوئی ہوگی وہی اس مشقت کی داد دے گا ورنہ ع

دردِ بے درد کی بلا جانے

الحمدللہ علی احسانہ کہ بڑی جانکاہی اور عرق ریزی سے دس برس میں یہ تذکرہ مسمیٰ بہ سراپا سخن آغاز ۱۲۶۹ھ میں انجام پا کر نظر کیمیا اثر آقائے نامدار گردوں وقار بحر جود و کرم کیوان رفعت محترم و محتشم رفیق پرور محسن اہل ہنر عطر گل باغ حضرت تیمور صاحبقران خلاصۂ دودمان گورگان گوہ تمکین جوان دولت رفیع الشان خرم بخت انجم سعید آسمان قدر و منزلت مرزا محمد خورشید قدر بہادر و مرزا محمد عزیز القدر بہادر سے گذرا مقبول نظر ہوا نیر اقبال اور کوکب جاہ و جلال ان کا تاباں اور درخشاں رہے

قطعۂ تاریخ دیباچہ

لکھا محسن نے عشقی ایسا یہ دیباچۂ رنگیں
فزوں تر بوستاں سے ہے گلستاں سے زیادا ہے
نہ کیوں ہو روح سعدی مست اس دیباچہ پسن کر
کہ ہر فقرہ سے بوئے بادہ شیراز پیدا ہے

تخلص شاعروں کے مندرج ہیں ایسے فقروں میں
کہ خوشبو پھول میں جیسے نہاں و آشکارا ہے
سُنی تاریخ طور فکر پر یہ موسیٰ دل نے
سراپا فقرہ ایک اک نور کے سانچے ڈھالا ہے

۱۲۶۷ھ

آباد:۔ مہدی حسین خاں آباد ولد غلام جعفر خاں، عزیزوں میں تجمل حسین خاں کے باشندہ لکھنؤ، ہر بحر میں غزل کی ان کا ایک دیوان ہے، شاگرد رشید شیخ امام ناسخ سے

سر میں بھری ہوئی ہے ازل سے ہوائے زلف — کچھ مجھ کو سوجھتا نہیں ہرگز سوائے زلف
ایسی کسی حسیں کی نہ آئی نظر جبیں — چاندی کی لوح ہے تری اے سیم بر جبیں
ٹلتی نہیں ہے زلف سیہ فام دوش پر — صیاد دل کی قید کو ہے دام دوش پر

گل ہے بے قدر نظر میں ہر وقار عارض
ہم وہ بلبل ہیں کہ تکتے ہیں بہار عارض

آبرو:۔ شاہ مبارک مرحوم آبرو فرزندوں میں محمد غوث گوالیاری کے باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد سراج الدین علیخاں آرزو۔

فجر اٹھ خواب سے گلشن میں جب تم نے ملی انکھیاں
گئیں مند شرم سے نرگس کے پیارے جوں کلی انکھیاں

آتش:۔ زبان آور عالی فکر باوقار خواجہ حیدر علی مغفور۔ آتش خلف خواجہ علی بخش باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مصحفی۔

کیا عجب ہے داغ سودا کا مکاں بالائے سر — میزباں رکھتا ہے پائے ہماں بالائے سر

خوب آگاہ ہے نظارے کے دستور سے آنکھ
یہ شگوفہ ہے لڑا آتا شجر طور سے آنکھ

بندگی کی یہ تمنا ہے کوئی نے جو ہیں
بکتے ہیں کوڑیوں کے مول خریدار کے ہاتھ

کیونکر اس پر پڑے نہ سب کی آنکھ
قد قیامت کا ہے غضب کی آنکھ

قدرت حق ہے صباحت سے تماشا ہو وہ رخ
خال تمکیں دل فرعون ید بیضا ہو وہ رخ

دیکھی جو صبح زلف سیہ فام دوش پر
نظارہ کرتے کرتے ہوئی شام دوش پر

آرزو ۔ شاعر نامی و گرامی فارسی گو سراج الدین علی خاں آرزو اکبرآبادی صاحب تصانیف کثیرہ شاگرد میر عبدالصمد سخن سے

پیچ زلف میں اٹک نہ رہے دل تو کیا کرے
بیکار ہے اٹک نہ رہے دل تو کیا کرے

آرزو ۔ مرزا علی محمد آرزو ولد مرزا ابوجعفر تحصیلدار اوریا ضلع کانپور باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشک سے

وہ ہاتھ آئے میرے نہ ہیہات ہاتھ میں
رکھے جیسے موانہ بدذات ہاتھ میں

زاہد میں تو جواں ہوں بھلا کس طرح نہ لوں
دے جام مے جو پیر خرابات ہاتھ میں

آزاد ۔ میر محمد امیر الدین آزاد شاعر نامی باشندہ بریلی شاگرد میر غلام علی شرف سے

لوگ کہتے ہیں کہ ملتے نہیں تصویر کے ہاتھ
سر لگے جاتے ہیں کیوں عاشق دلگیر کے ہاتھ

مہندی لگا کے بیٹھ رہا یار پاؤں میں
معدوم یاں ہے قوت رفتار پاؤں میں

آزاد :- غلام علی خاں مرحوم آزاد ؎

کیا دھواں دھار اس مسی سے اسکی ہے تحریر لب   دل جلوں کا ہے یہ دود آہ دامنگیر لب

آشفتہ :- مرزا رضا قلی مرحوم آشفتہ خلف حکیم محمد شفیع باشندۂ اکبر آباد، مقیم لکھنؤ، شاگرد میر محمدی سوز ؎

جی تھا آنکھوں میں یار تھا دل میں   یاں تلک انتظار تھا دل میں
مر گئے پر بھی ہم کو خاک نہ دی   آج تک یہ غبار تھا دل میں

آشفتہ :- عظیم الدین خاں عرف بھورے خاں مرحوم آشفتہ، عزیزوں میں سعادت خاں بن مکرم خاں، باشندۂ دہلی صاحب دیوان اول شاگرد میر محمدی مائل کے بعدہٗ اصلاح شعر میر فرزند علی مضمون سے لی ان کے ہر مقطع میں مضمون زلف ہوتا ہے ؎

ہوتا ہے تازہ آہ سے جوں گل ایاغ دل   کھلتا ہے اس نسیم سے اپنا تو باغ دل
آشفتہ کرکے کوچۂ زلف بتاں میں گم   بھٹکا بہت ولیک نہ پایا سراغ دل

آشفتہ :- نائب سررشتہ دار ضلع میرٹھ، حکیم سید منور علی خاں، آشفتہ ولد سید فواد علی خاں شاگرد نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ ؎

یہ اس کے مردم دیدہ ہیں مست ناز آنکھوں میں   دیا شیشہ لئے بیٹھے ہیں شیشہ باز آنکھوں میں
کہیں یہ مردمان چشم غرق اس میں نہ ہوں یارب   بھرا ہے اشک کا طوفان بے انداز آنکھوں میں

آشفتہ :- جرار الدولہ ضیغم الملک ہادی علی خاں بہادر قائم جنگ، آشفتہ خلف نواب مہدی علی خاں بہادر برادر مختلف البطن نواب محسن الدولہ بہادر باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد شیخ امان علی سحر ؎

خون عاشق میں رنگے تو نے جو سارے ہاتھ پاؤں　　پنجۂ مرجاں بنے اور ماہ پارے ہاتھ پاؤں
خون سے میرے حنا بندی کیسے منظور ہو　　چشم ناخن سے جو کرتے ہیں اشارے ہاتھ پاؤں

آشنا: سید محمد مغفور آشنا خلف اکبر غفران مآب سید حافظ وارث علی صاحب باشندۂ لکھنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناسخ سے

کھٹکا نہ ایک کانٹے کا ہم کو ہوا کبھی　　کیا لگ گیا ہے کوچۂ دلدار پاؤں میں
زنجیر در سے باندھے ہے دست گناہگار　　چوکھٹ کا کاٹھ ڈال دے دلدار پاؤں میں

آصف: حاتم دوراں نواب وزیر الممالک ہندوستان محمد یحییٰ علیخان عرف مرزا امانی مخاطب بہ نواب آصف الدولہ بہادر مغفور آصف تخلص خلف نواب شجاع الدولہ صاحب دیوان ہندی و فارسی، مولد فیض آباد مدفن لکھنؤ سے

بڑے شکوہ سے جاتا ہے قافلہ دل کا
چکے گا رو برو کس کے معاملہ دل کا

آغا: آغا حسن آغا ولد مرزا امیر، باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صبا سے

ہنسی میں چاہیے جو کچھ وہ مجھ کو کہہ لیجیے　　دکھائے گا نہ ہرگز کبھی بگاڑ میں آنکھ
غریب خانے میں ہرگز نہ نیند آئے گی　　لگے گی کاہے کو صاحب کی اجاڑ میں آنکھ

آغا: سید آغا علی آغا ولد سید علی جائسی، مقیم لکھنؤ۔ شاگرد اصغر علی خاں نسیم دہلوی سے

جس دن سے کہ دیکھی ہے تری رشک پری آنکھ　　خبر خواب اجل پھر مری جھپکی نہ ذری آنکھ
یہ شوخی رفتار کہاں اس میں مہ حسن　　کس طرح چرائے نہ بھلا کبک دری آنکھ

آفاق:- میر حسن علی آفاق ولد میر ہجو بن احسان علی مخلوق ریختی گو، باشندہ لکھنؤ شاگرد مہدی حسن خاں آباد سے

خوب بل کھاتے ہیں رخ پر ترے نیر گیسو ہے یقیں پیچ کوئی ڈالیں گے ہم پر گیسو

سب یہی جانتے ہیں مہر پہ آیا ہے سحاب
ترے چہرے پہ جو ہٹتے نہیں دم بھر گیسو

آفاق:- میر قمر الدین آفاق ولد بہاء الدین عزیز درامیں حضرت شاہ سلیمان اولیا دہلوی سے

چھونے کو اس کا گال جو ہم نے بڑھائے ہاتھ
شرما کے یہ کہا کہ ترا سوکھ جائے ہاتھ

آفتاب:- حضرت فردوس منزل مرزا محمد علی گوہر شاہ عالم بادشاہ غازی آفتاب تخلص خلف مرزا محمد عزیز الدین عالمگیر ثانی فرماں روائے دہلی سے

جو ہو دیں خاک رہ پاک بوتراب آنکھیں
چھٹیں عذاب سے حاصل کریں ثواب آنکھیں

ابوالقاسم سے

ہوا ہے جب سے ترا آشنا دل
اسی دن سے ہوا ہم سے جدا دل

اتحاد:- صاحب مطبع مرزا آغا جان خوشنویس فارسی گو، اتحاد۔ ولد خواجہ خیر الدین باشندہ لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر، وزیر۔

حوروں سے جان کر مجھے سرگرم اختلاط رکھتے نہیں ہیں قبر پہ مارے جلن کے پاؤں
اے یار اپنا جامۂ ہستی بچھا کے ہیں چوما کریں مدام لب فرش بن کے پاؤں

اثر: نواب حسین علی خاں بہادر مغفور اثر چھوٹے بیٹے امیر الدولہ حیدر بیگ خاں نائب نواب آصف الدولہ بہادر کے باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان مع قصائد و مثنوی شاگرد شیخ امام بخش ناسخ سے

عاشقو ہے قفس بلبل نالاں سر پر — آج صیاد لئے پھرتا ہے زنداں سر پر
سیر گلشن میں جو اسکی چار آنکھیں ہوگئیں — نرگس بیمار کی بیمار آنکھیں ہوگئیں
دیکھے محبوب الٰہی کی جو پر نور کمر — شمع ساں رشک سے توڑے سحر طور کمر
اے اثر فرقت محبوب کی شب بھاری ہے — چور کر دے گا یہ بار شب دیجور کمر

اثر: خواجہ محمد میر مغفور اثر برادر خرد میر درد علیہ الرحمتہ سے

نکالے گئے جہاں دل کو — آہ لے جایئے کہاں دل کو
نہ شگفتہ ہوا بہار میں بھی — فصل گل میں ہوئی خزاں دل کو

احسان: حافظ عبد الرحمان خاں احسان مختار سرکار شاہزادہ مرزا مراد بخش باشندۂ دہلی، صاحب دیوان سے

ڈانٹا اس نے ہزار دل کو — کیا دل کا جگر ہے ڈٹ گیا دل
الٹا ہے نقاب کس نے احسان — کچھ میرا بھی الٹ گیا دل

حیرت نادانی کی احسان جو کہا عاشق ہوں
بھید کہتا ہے کسی سے کوئی دانا دل کا

احسن: شاہ احسن اللہ مرحوم احسن معاصر اکبر سے

آگ سی میرے دل کو لگتی ہے — جل گیا میں حنا کے ہاتھوں سے

احسن:۔ مرزا احسن مرحوم احسن دہلی میں داروغہ سرکار محمد یونس خواجہ سرا کے تھے۔ لکھنؤ میں مرزا حسن رضا خاں جو نائب نواب آصف الدولہ کے تھے، ان کی رفاقت میں بسر کی۔ ولد مرزا عبدالرحمن خاں صاحب دیوان۔ پہلے شاگرد میر ضیا کے تھے۔ بعدہ مرزا رفیع سودا سے مشورۂ سخن رہا۔

کل جو اس شوخ نے سرکھ ہو لڑائیں آنکھیں　　برق نے ابر کی چادر میں چھپائیں آنکھیں

خاک چمن میں کسکی ملی آرزوئے دل　　جو غنچہ یاں کھلے ہے تو آتی ہے بوئے دل

جو دل وہاں گیا سو وہ مٹی میں مل گیا　　تیری گلی میں خاک کروں جستجوئے دل

احمد:۔ صاحب دو زبان مولوی احمد خاں احمد شاہجہانپوری۔ ؎

کیا پریشانی میں ڈالا دل کو آج　　میں نہ جانوں کہنے کی تقریر زلف

دشت مجنوں کا مجھے احمد ہے شوق　　دل یہ میرے ہے مگر تاثیر زلف

احمد:۔ احمد علی احمد ولد عنایت اللہ باشندۂ صفی پور توابع لکھنؤ شاگرد میر علی اوسط رشک ؎

سائل ہوں بوسے کا تو سزا اپنی آپ دیں　　رکھ دوں تمہارے سامنے میں کاٹ کر زباں

تحریر شوق کی نہیں طاقت قلم میں ہے　　قاصر ہے اس بیان سے اے نامہ بر زباں

احمد:۔ سررشتہ دار سرسری الہ آباد احمد علی اسعد باشندہ سکندرہ ضلع مذکور ؎

چشم بینا ہو دم نظر یہ روئے آئینہ　　سامنے اندھوں کے کیا توقیر روئے آئینہ

سامنے آجائے وہ آئینہ رو احمد اگر　　قصر مضموں میں کروں تعمیر روئے آئینہ

احمد:۔ شیخ غلام احمد۔ احمد ولد شیخ امام بخش خاں برادر زادۂ کرنیل محمد زماں خاں والد ان کے ٹیپو سلطان کی فوج میں کپتان تھے۔

ان کا مولد و مسکن کانپور ہے۔ صاحب دیوان برادر نسبتی اور شاگرد رشید شیخ الٰہی بخش عشقی کے ہیں

دشمن کا دوست ہی تو نہ ہم کو ستائے دل | ہم دل سے کہتے ہیں کہ اسی پاس جائے دل
ناصح بتوں کے عشق سے کیوں باز آئے دل | عزت یہی ہے اسکی کہ ذلت اٹھائے دل

درد، دوئی سے صاف رہے کیوں نہ عشق میں
پہلو میں آئینۂ مئے وحدت ہے جائے دل

احمدی:۔ خواجہ احمد علی مرحوم احمدی باشندۂ دہلی مقیم لکھنؤ شاگرد میاں قلندر بخش جرأت کے

جاتے ہی بزم میں اس نے جھکائیں آنکھیں | جب تلک بیٹھے رہے ہم، نہ اٹھائیں آنکھیں

اختر:۔ میر اکبر علی مرحوم اختر باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد قلندر بخش جرأت کے

بزم میں کس کی رات جاگے تھے | ہے جو اب تک خمار آنکھوں میں
کھینچے سرمہ جو یار آنکھوں میں | ہووے دونی بہار آنکھوں میں

اختر:۔ قاضی محمد صادق خاں اختر ولد قاضی محمد بعل باشندۂ ہگلی توابع صوبہ بنگالہ ہمیشہ عہدۂ عمدہ پر مامور رہے۔ اب تحصیلدار اٹاوہ ہیں، تذکرہ شعرائے فارسی کا مسمیٰ بہ آفتاب عالمتاب اور محاورہ حیدری دیوان فارسی اور ریختہ اور بہت تالیف و تصنیف ان کے مشہور ہیں۔ شاگرد مرزا قتیل کے

بسکہ اس کا جلوۂ حسن جبیں آنکھوں میں ہے | ہر نگہ اک مد حیرت آفریں آنکھوں میں ہے
سیر گلزار خیال یار کیوں حاصل نہ ہو | حلقۂ کاکل سے اسکی دوربیں آنکھوں میں ہے
جلد آ پیارے کہ تیرے دیکھنے کے واسطے | اشک حسرت ہو دل اندوہگیں آنکھوں میں ہے

شعلۂ جوالہ ساں اختر نظر آتا ہے چرخ
بسکہ گردش میں جو اشک آتشیں آنکھوں میں ہے

اختر:۔ سلطان ابن سلطان، خاقان ابن خاقان۔ ابوالمنصور ناصر الدین حضرت سلطان عالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ، اختر تخلص خلد اللہ ملکہٗ والی بیت السلطنت اختر نگر المشتہر بہ لکھنؤ، ابن جنت مکاں حضرت امجد علی شاہ سوائے اور تالیف و تصنیف کثیرہ کے تین دیوان، تین مثنویاں کہ خلاصۂ فکر عالی ہیں طبع ہو کے واسطے فیض عام کے تقسیم فرمائی ہیں کہ ان کی مدح کی گنجائش اس مختصر میں نہیں ہے ؂

مجھ سا ستم سہے کوئی دنیا میں کہہ انصاف سے ۔۔۔ پاؤں کے نیچے زمیں ہے آسماں بالائے سر

تلخی ہجر دیتے ہیں شیریں دہن کے پاؤں
سر کی جگہ تراشیے پھر کوہکن کے پاؤں

آبرو میری رہی ابروئے خمدار کے ہاتھ ۔۔۔ صاف کرتے ہیں مرے جسم پہ تلوار کے ہاتھ

نرگس کو کیا زرد غزالوں سے لڑی آنکھ
آنکھوں نے نہیں دیکھی ان آنکھوں سے بڑی آنکھ

اخگر:۔ میاں حیدری اخگر باشندۂ اٹاوہ شاگرد ڈپٹی کلب حسین خاں بہادر نادر ؂

زاہد کی بغل میں جو نظر آگیا قرآں ۔۔۔ کی میں نے حمائل تری تصویر گلے میں
بلبل ہو ترے سامنے کیا زمزمہ آرا ۔۔۔ اٹکا ہر دم اس کا دم تقریر گلے میں

اخگر:۔ کونوال چھوبا متعلق بندیلکھنڈ۔ نور خاں اخگر ولد نور محمد خاں باشندۂ رام پور، صاحب دیوان۔

کیا میرے سیمتن کے ہے تاثیر ہاتھ میں ۔۔۔ مٹی جو لے ابھی تو ہو اکسیر ہاتھ میں
کیونکر ہمارا عقدۂ دل وا کسی سے ہو ۔۔۔ آتی نہیں ہے زلف گرہ گیر ہاتھ میں

وحشت اگر یہی ہے تو پہنائیں گے عزیز
مرنے کے بعد بھی مرے زنجیر ہاتھ میں

آدراک:۔ مرزا باقر آدراک ولد مرزا انور علی استاد نواب محسن الدولہ بہادر باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر وزیرؔ سے

ہے عشق نشتر مژگان جو مشغلہ دل کا — تو پھوٹ پھوٹ کے روئے گا آبلہ دل کا
خدا بتوں سے بچائے کہ آپ یہ ظالم — بگاڑتے ہیں بنا کر یہ معاملہ دل کا

آزل:۔ مرزا آغا حسن آزل خلف مرزا عباس باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صباؔ سے

بعد از فنا بھی ہے ہماری صدائے دل — ان گلرخوں سے کوئی نہ ہرگز لگائے دل
باغ جہاں کا رنگ بہت بے ثبات ہے — بلبل سے کہہ دو گل سے نہ ہرگز لگائے دل

اے موت جلد آ کہ یہ جھگڑا کہیں چکے
کب تک شب فراق کے صدمے اٹھائے دل

اسحاق:۔ مرزا اسحاق علی خاں اسحاقؔ ولد فدا علی خاں اولاد میں نواب سالار جنگ کے باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب عاشور علیخاں بہادر سے

عارض پہ اپنے چھوڑ دے او گلعذار زلف — فصل جنوں کی ہم کو دکھا دے بہار زلف
دیوانے کی طرح سے ہوئی ہے یہ عذر خواہ — ہر دم جو تیرے پاؤں پہ گرتی ہے یار زلف

شکل ان کو نظر آتی ہے پریشانی کی!
شانہ میں دیکھتے ہیں جب کبھی فال کاکل

اسیر آزردہ:۔ مرزا ابندہ اسیر آزردہ بخش گو ولد مرزا مغل باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان ان کا کلام پسند خاص و عام ہے۔ مذاق کے پیرایہ میں دلچسپ

شاگرد صاحبقران سے

غیروں کو خوش کرے وہ ہمارا جلائے دل
بچھڑا ہوا اب کسی سے جو اپنا لگائے دل

بعد از فنا یہ کھو دیو میرے مزار پر
ان کمبیوں سے کوئی نہ اپنا لگائے دل

کانٹوں میں جا کے الجھا ہے اسرار دیکھنا
بھولا ہے کیوں یہ زلف کے کوچے کو ہائے دل

اسیر ۔ اکبر آبادی خلیفہ میر گلزار علی اسیر، بیٹے اور شاگرد میر ولی محمد نظیر جو استاد مشہور ہیں۔ صاحب دیوان سے

دل اس بت کافر کا اگر ہاتھ میں آیا
سمجھیں گے کہ اللہ کا گھر ہاتھ میں آیا

مل ڈال خون عاشق دلگیر پاؤں میں
مہندی لگا نہ اے بت بے پیر پاؤں میں

گردش میں تیرا ساتھ تو دنیا پہ کیا کروں
چھالے بہت ہیں اے فلک پیر پاؤں میں

اسیر ۔ مظفر علی خان، تدبیر الدولہ۔ مدبر الملک مصاحب خاص حضرت سلطان عالم منشی اسیر خلف میر مدد علی، سید علوی اولاد میں حضرت عباس علیہ السلام کے، باشندہ قصبہ امیٹھی، بندگی میاں توابع لکھنؤ، مقیم لکھنؤ، ایک دیوان فارسی، دو دیوان ہندی، اور عشق نامہ ان سے یادگار ہیں۔ شاگرد رشید مصحفی سے

کیا کام اہل دل کو کسی سے سوائے دل
بیگانہ اک جہان سے ہے آشنائے دل

محنت ہزار سال سکندر کرے تو کیا
ممکن نہیں کہ آئنہ پائے صفائے دل

ہادی یہی ہے، خضر یہی راہ بر یہی
کعبے کو بھی نہ جائیں گے ہم بے رضائے دل

لائی ہے مجھ کو سوئے چمن جستجوئے دل
آئے خدا کرے کسی غنچے سے بوئے دل

اسیر:- وکیل عدالت دیوانی میر ہدایت علی اسیر، اور فارسی میں اسیری تخلص کرتے ہیں۔ خلف سیّد امیر علی باشندہ لکھنؤ شاگرد غلام ہمدانی مصحفی بعدہٗ شاگرد نواب حسین علی خاں آتش کے ۔

ہر بن مو سے اڑاتے ہیں شرارے ہاتھ پاؤں ۔ چار نخل آتشیں ہیں اب ہمارے ہاتھ پاؤں

گوہر مقصود ہاتھ آیا نہ پایا آشنا ۔ بحر الفت میں دلا لاکھوں ہی مارے ہاتھ پاؤں

شور اب زنجیر دست و پا کا پھر اٹھنے لگا

تو گرفتاروں نے بھی پھیلائے بارے ہاتھ پاؤں

اشراق:- حکیم محمد رضا خاں اشراق خلف رضا علی خاں ابن اللہ یار بیگ خاں رسالدار خواہر زادہ امیر الدولہ حیدر بیگ خاں باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد شیخ امداد علی بحرؔ کے

بے طرح دل میں سمائی ہے ہوائے گیسو ۔ کیا بلا دیکھئے سر پہ مرے لائے گیسو

چاند بدلی سے نکل آیا یہ معلوم ہوا ۔ رات کو اس نے جو چہرے سے اٹھائے گیسو

عرش اعلیٰ سے بھی بالا ہے یہ کاشانۂ دل

لامکان کہتے ہیں جس کو ہی جلوہ خانۂ دل

اشرف:- اشرف حسین اشرف، عزیزوں میں خادم حسین خاں صدر اعلیٰ کانپور، باشندہ بنارس شاگرد میر ہادی علی بیخود کے

صحرا میں بہا آنکھوں سے دریا مرے دل کا ۔ جنگل جو سنا بڑھ گیا رونا مرے دل کا

اس گل کی محبت میں گلابی سے نہیں کم ۔ ہے ایک ہزاروں میں یہ شیشا مرے دل کا

اشرف:- خوشنویس خفی و جلی، شیخ اشرف علی اشرف، ولد شیخ منظر علی باشندہ قصبہ مصطفےٰ آباد عرف کسمنڈی، توابع لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد رشید اصغر علیخاں نسیم دہلوی، کے

ہرگز نہ چھوڑے گا دل وحشی مقام زلف گو روز لا کھو سر پہ بلا لائے شام زلف
میرا ہی کچھ نہیں دل وحشی ہے رام زلف ہر طائر نگاہ ہے پا بند دام زلف

نیند آتی ہی نہیں بند ہوں کیوں کر آنکھیں
تیرے دیدار کی مشتاق ہیں دلبر آنکھیں

اشک:۔ سید علی حسن اشک ولد سید آغا میر جنتی تخلص سادات رضوی الحسینی سلسلہ ان کے نسب کا حسن الاصغر بن حضرت امام زین العابدینؑ سے ملتا ہے۔ اولاد میں میر عماد خوشنویس کے باشندہ لکھنؤ شاگرد شہید۔ ؎

ایسی ہیں مد نظر خلق میں دلبر پلکیں!
آنکھوں میں رہے بنگیں تپلیاں بنکر پلکیں

اشک:۔ مصحح مطبع محمدی زاہد و متقی مولوی ہادی علی اشک۔ خلف شیخ حسین علی، باشندہ درگاداں لکھنؤ۔ صاحب دیوان شاگرد برق:۔ ؎

چمک جو درد کی ہے بار بار پہلو میں تڑپ رہا ہے دل بے قرار پہلو میں
منفعل ہوں میں گناہوں سے خدایا دل میں ہے فقط تیری ہی رحمت کا بھروسا دل میں

ادب سے رکھ نہ سکے کوچۂ جناب میں پاؤں
ہمارے اٹھتے نہیں آپ کے عتاب میں پاؤں

اصغر:۔ میر امجد علی مرحوم۔ اصغر اکبرآبادی ؎

شاید کہ شوخ دیدے کا دیدار ہو نصیب
پھڑکے ہے آج میری بہت بار بار چشم

اصغر:۔ ظفر الدولہ معتبر الملک رفیع الامرا نواب علی اصغر خاں بہادر ناصر جنگ اصغر، وزیر بادشاہ دہلی ولد علی اکبر عزت بندول میں نواب شرف الدولہ بہادر وزیر اعظم شاہ اودھ وطن بزرگوں کا کشمیر، ان کا مولد و مسکن لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد آتش ہے

آتا ہے جبکہ یاد مزا اضطراب کا سینے پہ ہاتھ مار کے کہتا ہوں ہائے دل
کھل جائے گی حقیقت جام جہاں نما آئینہ جب دکھائے گی اپنی صفائے دل

گلوں کے وصف میں رطب اللسان ہے دل مرا
عجیب بلبل رنگیں بیاں ہے دل میرا

اضافت:۔ سید فضل علی اضافت ولد سید وارث علی لکھنوی۔ شاگرد امانت ہے

ہاتھوں ہی ہاتھ لیتے ہیں دل کو ملا کے ہاتھ ان ہاتھوں کو میں قہر کہوں یا بلا کے ہاتھ

اظہر:۔ غلام محی الدین مرحوم۔ اظہر دہلوی، شاگرد غلام حسین سرور ہی ہے

رکھتی ہے مری جان کو مضطر طپش دل
دکھلائے گی ہنگامۂ محشر طپش دل

اظہر:۔ ناظر عدالت دیوانی لکھنؤ، سید علی حسین، اظہر ولد مولوی ارشاد علی باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد مولوی محمد بخش شہید ہے

سیاہ ہو گا صنم روزگار آنکھوں میں لگا نہ سرمہ دنبالہ دار آنکھوں میں

اظہر:۔ میر غلام علی مرحوم اظہر دہلوی ترک دنیا کر کے عظیم آباد میں گوشہ نشین رہے۔ وہیں وفات پائی، صاحب دیوان فارسی و ریختہ شاگرد میر شمس الدین فقیر ہے

نہیں ہے مردمکِ چشم ساتھ آنسو کے   نکل کے داغ جگر جم رہا ہے آنکھوں میں

اظہر:۔ مولوی کرامت علی اظہر تاریخ گو ولد امانت علی باشندۂ شیخ پور ضلع فرخ آباد، مقیم لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد شاہ نصیر، نصیر دہلوی سے

نہ کیونکر اشک مسلسل ہو رہنما دل کا   طریق عشق میں جاری ہے سلسلہ دل کا

نہ دکھا رشک قمر تو عرق افشاں عارض
چشمۂ مہر پہ لاویں گے یہ طوفاں عارض

ساقی ترے بغیر تو اس دور میں مدام   مانند آفتاب ہے پر خوں ایاغ دل

اعجاز:۔ نواب اصغر علی خاں اعجاز خلف نواب نجابت علیخاں بن نواب شجاع الدولہ بہادر باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد شیخ امام بخش ناسخ سے

لڑ گئیں کس نئے عاشق سے تمھاری آنکھیں   آج کچھ ہم سے بچھڑی لگتی ہیں پیاری آنکھیں

کیوں نہ افسوس کروں ہاتھ پہ میں مار کے ہاتھ
مرنا جینا ہے مرا اک بت عیار کے ہاتھ

اعزاز:۔ میر باقر علی اعزاز، ولد میر اسد علی صبر، باشندۂ لکھنؤ، شاگرد میر علی اوسط رشک سے

خدا جانے بتوں نے پائے کیا اعجاز آنکھوں میں   نظر آتے ہیں جب بھچھو نئے انداز آنکھوں میں

اعظم:۔ مرزا اعظم بیگ مرحوم اعظم، باشندۂ شاہجہاں آباد سے

چھپتا ہے کہیں شمع صفت سوز دل اپنا
سر کاٹے اگر تو ہمو دار گلے سے!

اعظم:۔ مرزا اعظم شاہ اعظم نسبت رفاقت نواب امین الدولہ کے ایک رسالہ اور کنگری ان کے پائے نام رہا، خلف مرزا محمد اشرف

بنیرۂ خلیفہ عبد الکریم، وطن اجداد ترکستان تھا۔ وہاں سے آگے دہلی میں قیام کیا۔ اب مقیم لکھنؤ ہیں۔ شاگرد آتش سے

دیوانہ ہے کہے جو اسے ہر لبشر کا ہاتھ ۔ وسعت پری سے خوب ہے اس سیم بر کا ہاتھ
چاہے نہ اب کسی کو نہ ہم کو ستائے دل ۔ بس ہاتھ عاشقی سے اپنی اٹھائے دل
ویران ان دنوں میں پڑی ہے سرا دل ۔ اب تو کسی حسین کا رہنا محال ہے

اعظم:- محرر صدر دیوانی آگرہ، مرزا اعظم علی بیگ اعظم باشندۂ الہ آباد صاحب دیوان، شاگرد خواجہ حیدر علی آتش سے

نسیم باغ کی خوشبو ہے بہار میں روح ۔ گلوں کی بو سے ترو تازگی ہوئی حاصل
نکل نکل کے پھر آئی ہے جسم زار میں روح ۔ ازل کے دن سے تڑپنا جو ہے مقدر میں

اعلیٰ:- ملازم شاہزادۂ مرزا احمد جہاندار شاہ میر اعلیٰ علی مرحوم اعلیٰ خلف میر ولایت اللہ خاں دہلوی

سوتا ہے رکھے ہاتھ وہ بے پیر زیر سر ۔ ڈر کیا ہے بوسہ لیں گے ہے شمشیر زیر سر

افسر:- نصرت خاں مرحوم افسر خلف فتح خاں مرحوم قوم افغان بڑہیچ باشندۂ لکھنؤ کہن جا کے انتقال کیا۔

جب یہ پڑتی ہے سدا نرگس بیمار کی آنکھ ۔ بلبلو ایک ہزاروں میں ہے اس یار کی آنکھ

افسوس:- شاعر نامور زمانہ ماضیہ میر شیر علی مرحوم۔ افسوس ولد مظفر علی خاں، داروغہ توپ خانہ، نواب عالی جاہ بنگالہ، صاحب دیوان، شاگرد میر محمدی سوز اور میر حیدر علی حیران، باشندۂ لکھنؤ حسب الطلب لاٹ صاحب کے، کلکتہ گئے تھے، وہیں وفات پائی سے

یہ کس کی ناوک مژگان نے گھر کیا دل میں ۔ چبھا کرے ہے جو کچھ بھال سی سدا دل میں
یہ بات خوب نہیں آپ کے ہے کیا دل میں ۔ ہمیشہ مجھ کو دھرایا جو کرتے ہو صاحب
یقین ہے کہ وہ ظالم بھی ہو کر ٹھا دلیں ۔ عدو و دوست مرا حال سن کے سب روئے

افضلؔ:۔ بخشی عملہ سلطانی اسد الدولہ منشی حسن یار خاں افضلؔ ولد باقر علی خاں بن محمد یار خاں رسالدار باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد خواجہ حیدر علی آتشؔ ؎

شانے کو تم نے خوب بنایا ہے یار زلف ڈر ہے خفا نہ ہو کہیں بگڑے جو تار زلف
شانے تک آنے دیجئے نہ آگے بڑھائیے نازک ہو تم کمر سے نہ اٹھے گا بار زلف

ملے جو مجھ کو جو منا اس گلبدن کے پاؤں
دوش بنی پہ پہنچے تھے جس بت شکن کے پاؤں

افضلؔ:۔ جناب شاہ غلام اعظم افضلؔ۔ خلف شاہ ابو المعالی بن حضرت شاہ اجمل۔ اجملؔ۔ صاحب دائرہ الہ آباد دو دیوان ایک مثنوی ان کی مشہور عالم ہے۔ شاگرد شیخ امام بخش ناسخؔ:۔ ؎

یہ شرارے ہیں کہ آتے ہیں نظر آنکھوں میں ساتھ اشکوں کے نہیں لخت جگر آنکھوں میں

فیض عکس رخ سے ہے توقیر پشت آئینہ
رنگ دکھلاتی ہے جو تصویر پشت آئینہ

ہے بادشاہِ مملکت دو جہاں ہے عشق عرش آشیاں ہوا ہے ہمارا ہمائے دل

اکبرؔ:۔ نواب محمد اکبر خاں بہادر اکبرؔ برادر خرد نواب مصطفٰے خاں شیفتہؔ باشندہ دہلی صاحب دیوان ؎

خانۂ غیر میں گر لگنے لگا دل تیرا مجھ کو بھی اور سے آتا ہے لگانا دل کا
نالۂ بیکس و مضطر میں اثر ہوتا ہے بے وفا خوب نہیں دیکھ ستانا دل کا

دوستی کی ہے جو اکبرؔ کسی ہر جائی سے
ہو گیا دشمن جاں ایک زمانا دل کا

اکرامؔ:۔ حکیم اکرام اللہ خاں اکرامؔ ولد حکیم ہدایت اللہ خاں دہلوی ۔

آرزوئے وصل کی مٹانی تھی
کیا ہوا گر مٹا دیا دل کو

المؔ:۔ آغا مہدی المؔ ولد آغا مرزا۔ باشندۂ لکھنؤ۔ صاحب دیوان۔ شاگرد نواب عاشور علی خاں بہادر ۔

محفل میں اس کے گرم فغاں ہے مری زباں
مانند شمع دشمن جاں ہے مری زباں
سنکر مرے کلام کو کہتے ہیں مدعی
قینچی سے بھی زیادہ رواں ہے مری زباں

اماؔمی:۔ خواجہ امامی مرحوم اماؔمی ولد خواجہ آنحتی باشندہ دہلی مقیم مرشدآباد۔ شدت گریہ سے مجلس عزا میں بیہوش ہو کر راہی ملک بقا ہوئے۔

لٹ ہے کان کا موتی وہ زلف یار پہلو میں
رکھے جسطرح مخفی اپنے من کو مار پہلو میں

کف افسوس بیٹھے ملتے ہو
کیوں اماؔمی گیا نہ آخر دل

اماؔنت:۔ سید آغا حسن رضوی، اماؔنت خلف میر آغا رضوی باشندہ لکھنؤ۔ صاحب دیوان، شاگرد رشید میاں دلگیر مرثیہ گو۔ ان چند شعر پر شاعر کو نہایت فخر تھا کہ سوائے میرے یہ قافیے کسی نے نہیں کہے۔ لہذا ان کا لکھنا ضروری ہوا۔

کھیلا کرتا ہے سدا ٹٹی کی اوٹ اے دل شکار
طائر تصویر ہے نخچیر پشت آئینہ

آرسی پہنے ہوئے وہ گل جو لیوے شمع کا
ہم انگوٹھی کو کہیں گلگیر پشت آئینہ

دست جاناں کا ہے وصل اسکو ہمیں ہوتا ہے رشک
کیا اماؔنت کیجئے تدبیر پشت آئینہ

دیکھی اس نے غور سے تصویر پشت آئینہ
آج بارے لڑ گئی تقدیر پشت آئینہ

امیؔ:۔ روشن بیگ مرحوم امی تخلص اسم بامسمیٰ برادر خورد حمید الدولہ داروغہ سرکار ولی عہد بہادر شاہ دہلی۔ شاگرد شاہ نصیرؔ ؎

جی دھڑکتا تھا کہ پہونچے ہیں نہ آجائے لچکا
ہاتھ سے چھوڑ دیا میں نے ترا جان کے ہاتھ،

امیدؔ:۔ مولوی فرحت علی۔ امیدؔ ولد غلام شاہ، باشندۂ غازی پور شاگرد ڈپٹی کلب حسین خاں بہادر نادرؔ ؎

چھو جو لے زلف بت پیر اپنے ہاتھ سے
ڈالے اپنے پاؤں میں زنجیر اپنے ہاتھ سے

امیرؔ:۔ منشی امیر احمد امیرؔ خلف مولوی کرم احمد اولاد میں حضرت شاہ مینا قدس سرہ کے باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید منشی مظفر علی اسیرؔ ؎

کھینچتی ہیں دل بیمار پہ خنجر پلکیں!
ناتوان پا کے چڑھا لاتی ہیں لشکر پلکیں

ناوک فگن تڑپتے ہیں سنکر فغان دل — نالے ہمارے ہیں کہ خدنگ کمان دل
داغ پری وشان سے دو بالا ہے شان دل — بے ماہ و آفتاب نہیں آسمان دل

امیرؔ:۔ نواب امین الدولہ معین الملک مرزا مینڈو بہادر ناصر جنگ تخلص امیرؔ خلف نواب شجاع الدولہ بہادر، باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان فارسی و ریختہ ؎

پر خوں برنگ لالہ ہے اپنا ایاغ دل — بولے کباب سوختہ رکھتا ہے داغ دل

امین:۔ اہلحظہ خواجہ امین الدین مرحوم امینؔ عظیم آبادی۔ رفیق نواب ظفر جنگ میر محمد رضا خاں صاحب دیوان ۔ع

مجھے بے چین رکھتا ہے دل افگار پہلو میں
وہ سوئے کس طرح جس کے رہے بیمار پہلو میں

انتظار:۔ علی نقی خاں مرحوم انتظار ولد علی اکبر خاں، رہنے والے دہلی کے، عہد نواب مہابت جنگ میں سکونت مرشد آباد کی اختیار کی ۔ع

جو داغ ہے وہ پہلو میں فرمائش دل ہے
پنہاں نہ کرا اے سینہ کہ آرائش دل ہے

اندوہ:۔ علی حسین خاں مرحوم اندوہؔ خلف شمس الدولہ ابن بارگاہ قلی خاں دہلوی، شاگرد غلام ہمدانی مصحفیؔ ۔ع

کس سے دنیا میں رکھوں چشم مددگاری دل
جز غم دوست کسی نے بھی نہ کی یاری دل

دانہ خال نہ دکھلا ہمیں کافی ہے فقط
دام گیسو ہی ترا بہر گرفتاری دل

سر دشمن کو ہیں اندوہؔ ملول مثل مگس
اسد اللہ رسد گر بہ مددگاری دل

انس:۔ محمد مرزا انسؔ خلف علی مرزا فیض آبادی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان، ارشد تلامذہ شیخ امام بخش ناسخ ۔ع

روئے جاناں پہ نہیں اے دل مضطر گیسو
جان لینے پہ بلا آئی ہے بن کر گیسو

طول میں جو ہیں ترے قد کے برابر گیسو
کہیں برپا نہ کریں فتنۂ محشر گیسو

دنور اشک سے ہیں رشک آبجو آنکھیں
بچا یئو مرے پروردگار تو آنکھیں

دکھانہ برق سے اے ابرہم کو تو آنکھیں　　شب فراق ہے برسائیں گی لہو آنکھیں

بتوں کے عشق میں کھوتیں نہ آبرو آنکھیں

مرے کریم نہ دیتا جو مجھ کو تو آنکھیں

انیسؔ :۔ میر مہر علی انیسؔ خلف میر مستحسن خلیقؔ مرثیہ گو، ابن میر حسن حسنؔ صاحبِ مثنوی بدر منیر باشندۂ لکھنؤ، شاگرد اپنے والد ماجد کے۔

اس کے دیدار کی رہتی ہیں طلبگار آنکھیں

آشنا خواب سے کیا ہوں مری بیمار آنکھیں

انیسؔ :۔ میر ابوطالب انیسؔ ولد میر اکرم علی باشندہ لکھنؤ۔ صاحب دیوان۔ شاگرد میر کلو عرشؔ سے

آئی نہ مثل مرکز عالم نظر کمر　　ڈھونڈھا کیا میں شام سے لے تا سحر کمر

دست خیال میں مرے آئی اگر کمر　　دوں نقد جان چھوڑوں نہ آئے بسیر کمر

انسان کیا مجال کہ اوصاف کر سکے

صل علیٰ پڑھیں گے ملک دیکھ کر کمر

انسخؔ :۔ سید ابوتراب عرف منجھو صاحب انسخؔ خلف سید اکرام علی باشندۂ لکھنؤ۔ صاحب دیوان، شاگرد میر کلو عرشؔ سے

ہے یہ تصور بت بے پیر آنکھ میں　　پتلی کی شکل پھرتی ہے تصویر آنکھ میں

سرو کے ہاتھ آئینگے اس سیمتن کے پاؤں　　پروانے مرکے پڑتے ہیں شمع لگن کے پاؤں

ہوتا نثار قامت موزون یار پر　　قمری کی طرح ہوتے جو سرو چمن کے پاؤں

اعجاز ہر قدم پہ نمایاں ہے دیکھ لو

پتھر میں بھی ہیں نقش رسول زمن کے پاؤں

انشاؔ:۔ شاعر نامی ہمہ گو، ہمہ داں اکثر زبانوں سے آشنا، میر انشاء اللہ خاں مرحوم انشاؔ ولد میر ماشاء اللہ خاں مصدرؔ باشندۂ لکھنؤ ایک دیوان فارسی ایک دیوان ریختہ مع قصائد ایک دیوان ریختی ایک دیوان بے نقطان سے یادگار ہے ۔

توڑوں گا خم بادۂ انگور کی گردن ۔ رکھ دوں گا وہاں کاٹ کے اک حور کی گردن

دیکھ اس کی پڑی خاتم یاقوت میں انگلی
ماروت نے کی دیدۂ ہاروت میں انگلی

تڑپے ہے نبض کس قدر انگشت کے تلے ۔ دیکھ اے طبیب اپنے ہر انگشت کے تلے

کا ہے عظیم وسامق وکا سے سریع ہے
جنبش سے اس کی رکھ خبر انگشت کے تلے

ملا نے نالنامہ دکھاکے مجھے کہا ۔ اس میں سے ایک نقش دھر انگشت کے تلے

رکھتے ہی اس کے حرف اک بار ہو گیا
نقش مراد جلوہ گر انگشت کے تلے

انصافؔ:۔ عبدالرحمن خاں انصافؔ ۔ داروغہ اصطبل مہاراج بلوان سنگھ بہادر ولد سالار بخش باشندۂ اکبر آباد۔

کبھی رہا غم دوری کبھی وصال کا غم
رہی نہ چین سے اک دن بھی عشق یار میں روح

انورؔ:۔ سید مہدی حسین انورؔ ولد میر احمد علی باشندۂ لکھنؤ شاگرد مرزا مہدی کوثرؔ ۔

تو وہ ہمیشہ ہے معشوق تری الفت کو ۔ جب تلک سالش رہے کیجئے اخفا دل میں

آتش عشق نہیں رکھتی ہے تاثیر اگر ۔ کون بھڑکاتا ہے پھر عشق کا شعلا دل میں

اوجؔ:- مرزا علی حسین مرحوم اوجؔ خلف مرزا عسکری منجّمؔ باشندۂ لکھنؤ. صاحب دیوان شاگرد آتشؔ ہے

لٹکے ہے جو تیرے گل عارض پہ یار زلف ۔ دکھلا رہی ہے سنبل تر کی بہار زلف
بل عاشقوں سے کرتی ہے لیل و نہار زلف ۔ مثل شکنجہ دیتی ہے دل کو فشار زلف

اوجؔ:- میر محمود خاں مرحوم اوجؔ ولد میر جواد شاہ رضوی. عزیزوں میں خاص محل نواب معتمد الدولہ بہادر کے صاحب دیوان ، باشندۂ لکھنؤ مقیم کانپور شاگرد میر علی اوسط رشکؔ ہے

کب آگے اس طرح کا تھا اے بیوفا دماغ ۔ ملتا نہیں ہے اب تو کسی سے ترا دماغ

ابرو ہلال بدر جبین خال ہے زحل
کیونکر نہ ہو فلک پہ تمھارا بھلا دماغ

اوجؔ:- مولوی امام الدین اوجؔ باشندۂ قصبۂ پیہانی توابع لکھنؤ ، شاگرد نواب عاشور علی خاں بہادر ہے

دکھو لگی ہے اس بت نازک کمر کی لو ۔ اے اوجؔ دمبدم ہے عدم کے سفر کی لو

شب کو نگاہ گرم سے دیکھا جو یار نے
ہر اک مژہ ہوئی ہمیں تار سفر کی لو

اوصافؔ:- اوصافؔ تخلص ۔ اور حال معلوم نہ ہوا ہے

لغزش بہت ہے پاؤں کو دے ہاتھ ساقیا
ہوتے نہیں ہیں مست شراب کہن کے پاؤں

اولیاؔ:- میر اولیا مرشد آبادی، اولیاؔ تخلص ہے

ہنسی آتی ہے مجھ کو اولیا کی پارسائی پہ
ادھر تو ہاتھ میں سبحہ ادھر زنار پہلو میں

آہ:- میر اکبر علی خاں۔ آہ تخلص، ولد سید ولایت علی خاں بن میر محمد حسین خاں مخاطب بہ مرصع رقم خاں، صاحب نوطرز مرصع، باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان ؎

بے سبب ہیں کب حنائی سیمبر کی انگلیاں
تر کسی کے خوں میں ہونگی فتنہ گر کی انگلیاں

گیسوئے شب گوں دھواں ہو شعلۂ رخسار کا
آتش رنگ حنا سے ہیں شرر کی انگلیاں

ایمان:- سید محمد خاں مرحوم، ایمان تخلص، باشندۂ حیدرآباد دکھن ؎

مئے گلگوں کا جس دم بزم میں ساغر چھلکتا ہے
ٹپک پڑتا ہے خونِ دل مرا ایمان آنکھوں سے

باطن:- حکیم میر قطب الدین باطن باشندہ اکبرآباد شاگرد خلیفہ گلزار علی اسیر ؎

گئی ہے آنکھوں کی رہ تیرے انتظار میں روح
رہی نہ نام کو اب جسم خاکسار میں روح

فراق و درد و الم رنج و غم فغان و تپش
پھنسی ہے پھنسنے سے تنہا یہ تین چار میں روح

باقر:- باقر علی خاں، باقر ولد امجد علی خاں خویش سبحان علیخان کمبوہ، باشندۂ لکھنؤ، تمام کلام اسی طرز کا ہے مشتے نمونہ از خروارے

حادثت ہو کیوں نہ صورت عالم ترا دہن۔
لب بھی نئے نئے ہیں ترے اور نیا دہن۔
آگے تو گالی دے کے زباں خوب صاف کی
اب منہ چڑھا کے بگڑا ہے کیا آپ کا دہن

باقر:۔ نواب محمد باقر خاں باقرؔ۔ خلف نواب ظہیر الدولہ غلام یحییٰ خاں بہادر دستور اعظم حضرت محمد علی شاہ، بادشاہ باشندہ لکھنؤ۔ شاگرد خواجہ وزیرؔ، وزیرؔ سے

غیر کے کہنے سے گو اس نے چرائیں آنکھیں
ہوگئی صلح جو اک بار لڑائیں آنکھیں

باقی:۔ تخلص باقیؔ اور حال معلوم نہ ہوا سے

یہ مال کیا ہے گیا تو گیا بلا سے دل
چھپائیں کاہے کو اپنے دلربا سے دل

بحر:۔ شیخ امداد علی بحرؔ۔ خلف شیخ امام بخش ہاں باشندہ لکھنؤ۔ صاحب دیوان ان کا کلام ملاحت اور لطافت سے پر ہے۔ شاگرد و رشید شیخ امام بخش ناسخؔ سے

شاں نار بخی ہوئی زیبا وہاں بالائے سر — داغ سودا سے اٹھے شعلے یہاں بالائے سر
پاؤں کی مہندی ستم ہے اور آفت سر کے بال — آگ ان کے پاؤں کے نیچے دھواں بالائے سر

خورشید منکشف ہوا گر سر اٹھائے زلف
اپنے دھوئیں سے چشم فلک کو رولائے زلف

پردہ دوئی کا اٹھ گیا وحدت کی آنکھ سے — دیکھا مجاز کو جو حقیقت کی آنکھ سے

گل خورشید سے اعلیٰ ہے وقار عارض
کیجئے توڑ کے تاروں کو نثار عارض

بلمرر:۔ سید آغا علی خاں بدرؔ۔ خلف میر عباس شوستری باشندہ لکھنؤ۔ شاگرد مولوی محمد بخش شہیدؔ سے

غیروں کے ہاتھ میں ہیں تمھاری کلائیاں — نبضیں چھپٹ رہی ہیں دیکھو ہماری کلائیاں

برقؔ:۔ مصاحب خاص حضرت سلطان عالم۔ فتح الدولہ بخشی الملک مرزا محمد رضا خاں بہادر۔ برقؔ خلف مرزا کاظم علی صالح باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد رشید ناسخؔ سے

جم رہا ہے یہ غبار رہ جاناں سر پر
کرلئے پھرتے ہیں شہروں میں بیاباں سر پر

چڑھ گئی ہے بہت اے بلبل نالاں سر پہ
نالۂ دل سے اٹھا لی ہے گلستاں سر پہ

پارس سے بھی زیادہ ہے تاثیر پاؤں میں
چھوتے ہی خاک ہوتی ہے اکسیر پاؤں میں

کچھ پستئ نصیب سے اپنے عجب نہیں
بدلے جبیں کے ہو خط تقدیر پاؤں میں

برکتؔ:۔ برکت اللہ خاں مرحوم برکتؔ، باشندۂ گوہانہ ضلع سہارنپور سے

جلا یاں تک تپ غم سے دل غمناک سینے میں
اگر ڈھونڈے کوئی دل کو نہ پائے خاک سینے میں

برشتہؔ:۔ آغا حسین علی مرحوم۔ برشتہؔ باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان فارسی و ریختہ شاگرد میر تقی میرؔ سے

ہر وقت ہم سے کرتا ہے وہ نوجواں دماغ
اتنا دماغ اٹھانے کو ہم کو کہاں دماغ

نالہ پہونچ گیا جو کوئی میرا عرش تک
مٹ جائے گا وہیں ترا اے آسماں دماغ

جب دیکھئے ہے آپ کی تیوری چڑھی ہوئی
یاروں سے اس قدر نہ کرو مہرباں دماغ

بسملؔ:۔ مرزا اللہ یار بیگ عرف محمدی۔ بسملؔ خلف اور شاگرد مرزا محمد امین طاہر، باشندۂ لکھنؤ۔ صاحب دیوان سے

زلف بتاں سے اب رہائی جو پائے دل
کافر ہو جو کسی سے کہیں پھر لگائے دل

شاید کہ کوچ کر گیا ملک عدم کو آہ   آتی نہیں ہے سینے میں کل سے صدائے دل

بسمل :۔ میر جبار علی مرحوم بسمل رئیس جہانگیر گڑھ صاحب دیوان۔

بھلا کس چشم پر دریائے خوں میں
ڈبویا اپنا تو نے خانماں چشم

بسمل :۔ سر رشتہ دار پرمٹ کانپور پنڈت سندر لال آنجہانی بسمل ولد بخشی ٹیکا رام وطن بزرگوں کا کشمیر باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ سے

یہ نہیں ناقوس اے طفل برہمن ہاتھ میں   کر رہا ہے مرغ دل اپنا یہ شیون ہاتھ میں
سرخ اگر مہندی سے ہیں اس فتنہ گر کی انگلیاں   خون دل سے تر ہیں مجھ خونیں جگر کی انگلیاں

بسمل :۔ محمد عبدالحکیم بسمل ولد حکیم پیر بخش برادر زادہ مولوی امام بخش صہبائی باشندہ، شاہجہاں آباد سے

صبر و قرار و تاب و تواں سب چھٹے رفیق   اک دل یہ رہ گیا ہے سو کیا کیا اٹھائے دل
دل نام کو تھا اپنے سو وہ بھی نہیں ہے اب
مدت ہوئی کہ داغ ہے بر میں بجائے دل

بقا :۔ ہمعصر مرزا رفیع السودا بقا، اللہ بقا ولد حافظ سیف اللہ باشندہ دہلی۔ مقیم لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد شیخ ظہور الدین حاتم سے

رکھتا ہے یوں وہ زلف سیہ فام دوش پر
صیاد جس طرح سے دھریں دام دوش پر

آہستہ اے طبیب صبا دیکھ نبض گل   بلبل کا دل ہے تیرے ہر انگشت کے تلے
کیوں ہم جلوں کی راکھ دباتے ہو ہاتھ سے
آجائے گا کوئی شرر انگشت کے تلے

بہار:۔ مرزا علی بہار خلف مرزا حاجی بیگ۔ باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک ہے ۔

شب کو جو موبجو وہ گل تر دکھائے زلف — پیچاں دھوئیں کی طرح ہوئے مبتلائے زلف

چکر میں ہیں بھنور کی طرح پیچ تاب سے

ابتر ہے مثل موج ہر اک آشنائے زلف

اس سہی قد کی جو بگڑی نظر آئیں آنکھیں — ہو گیا حشر قیامت نے دکھائیں آنکھیں

پنجۂ خورشید میں تارے نظر آنے لگے

انگلیاں پھیلا کے جب اس نے دکھائیں گھائیاں

بیتاب:۔ افضل الدولہ منتظم الملک نواب احمد بخش خاں بہادر مرحوم بیتاب۔ عزیزوں میں عماد الملک نواب غازی الدین خاں وزیر کے باشندۂ دہلی مقیم موضع کندورہ ضلع کالپی صاحب دیوان ہے ۔

نہیں ہے آج جو وہ گلعذار پہلو میں — اچھل رہا ہے دل بے قرار پہلو میں

اب اس کی دید کے لالے پڑے ہیں شان خدا

جو اپنے رہتا تھا لیل و نہار پہلو میں

بیتاب:۔ عباس علی خاں، بیتاب ولد نواب عبد العلی خاں بن غلام محمد خاں بن نواب فیض اللہ خاں رام پوری ہے

آخر فریب کھا کے کیا اس نے مجھ کو قتل — ہم نے کہا تھا ہم سے اٹھائیں گے ہم کے ہاتھ

. . . .

بیتاب:۔ پنڈت مہتاب رائے۔ آنجہانی بیتاب دہلوی ہے

یا تنگ نہ کر ناصح ناداں مجھے ایسا

یا چل کے دکھادے دہن ایسا کمر ایسی

معاصر میرزا و میر شاعر خوش اطوار میر محمدی بیدار مرحوم۔

بیدار:۔ باشندہ دہلی، صاحب دیوان بقول میر حسن حسن تلامذہ مرتضےٰ قلی خاں فراق اور بقول سعادت خاں ناصر شاگرد ثناء اللہ خاں فراق سے

سبزۂ خط ہے ترا ابر بہار عارض
نہ سمجھ اس کو تو اے شوخ غبار عارض

ساقی چمن میں تو جو نہ تھا یاد کر تجھے — خون سے برنگ لالہ بھرا میں ایاغ دل
بھاتی نہیں ہے باس کسی گل کی اے صبا۔ — اس گل کی بو سے ہے یہ معطر دماغ دل
طلب مرگ کا باعث ہے یہ بیماری دل — اور کیا شرح کروں حال گرفتاری دل

کون سا غم ہے کہ اس دل پہ نہ گذرا دلبر
تو نے اک دن بھی نہ کی آن کے غمخواری دل

بیخود:۔ شاعر زمانہ ماضیہ بیخود تخلص قدماریں ہیں۔ اور حال معلوم نہیں ہے

رات تھا شاید ارادہ اسکے آنیکا ادھر — دمبدم دھڑکے تھا دل پھڑکے تھی سو سو بار چشم

کعبے سے اور دیر سے ہم نے فراغ پایا
آ بیٹھے تیرے کوچے میں تیرا سراغ پایا

بیخود:۔ سید ہادی علی، بیخود خلف سید ناصر علی سحر، زمیندار بریلی برادن، باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان و مثنوی جلوۂ اختر ارشد تلامذہ، خواجہ وزیر۔ وزیر سے

دل میں خیال خط رہے سر میں ہوائے زلف — جائے الٰہی اور یہ ری اور یہ بلائے زلف
یہ سرکشی کسی میں نہیں ہے سوائے زلف — کنگھی جو الجھے بال کے چابک لگائے زلف

پہلے تھی صاف صبح حلب اے قمر جبیں — افشاں چھڑک کے بن گئی اختر نگر جبیں

حاصل ہو گر زیارت پیغمبر جمال

آنکھیں درود پڑھنے لگیں دیکھ کر جبیں

بیخود:- ہدایت علی، بیخود، خلف میر مہدی عزیزدں میں شیخ محمد خوشنویس لاہوری کے باشندۂ دہلی ؎

جنبش نہیں ہے سایہ دیوار سے مجھے

حلقہ بنا ہے روزن دیوار پاؤں میں

پروانہ:- رائے جبونت رائے عرف کاکاجی پروانہ خلف راجہ بینی بہادر باشندۂ لکھنؤ شاگرد سرب سکھ دیوانہ ؎

جو گذرے عاشق حیراں کے وہ شمشیر گردن سے — نہ نکلے خوں ذرا جوں پیکر تصویر گردن سے

بھلی لگتی ہی کانوں کے تئیں آواز قلقل کی — گرے ہی شیشہ مے روز ہی تقریر گردن سے

ہلاکت زیر خنجر سر تو مت ہو سر گراں قاتل

گنہ اس میں نہیں میرا ہوئی تقصیر گردن سے

تاباں:- میر عبد الحئی مرحوم تاباں دہلوی، شاگرد محمد علی خاں حشمت ؎

ذرا اے گل نہ آیا رحم کچھ صیاد کے دل میں — رہی حسرت چمن کی بلبل ناشاد کے دل میں

ملایا خاک میں گھر کوہکن کا ہائے خسرو نے — یہ کیا بات آگئی اس خانماں برباد کے دل میں

مرے نزدیک شادی اور غم دونوں برابر ہیں

کر اصلا غم نہیں ہوتا کبھی آزاد کے دل میں

تاثیر:- لالہ کنھیا لال تاثیر ولد کیول کشن، باشندۂ فرخ آباد، شاگرد سید اسمٰعیل حسین منیر ؎

پیترے گلے میں پڑ نہ سکے ایک بار ہاتھ

شاخ خزاں رسیدہ ہیں اے گلعذار ہاتھ

تجلی :- فقیر آزاد مشرب تجلی تخلص مشہور شاہ تجلی باشندۂ حیدر آباد دکھن سے

دامن کا کسکے عکس پڑا ہے کہ چرخ تک

پھیلا رہا ہے سرو لب جوئے بار ہاتھ

تجلی :- میر حسن عرف میر حاجی تجلی تخلص، ولد میر محمد حسین کلیم خواہر زادے اور شاگرد میر تقی میر، باشندۂ دہلی صاحب دیوان و مثنوی لیلیٰ مجنوں سے

یہ چھاتی ڈھانپ اپنی جو ٹک یکے مرا بانہیں ہاتھ

بولی اک ناز سے کچھ آوے ہے اس گھاتیں ہاتھ

تجبر :- مرزا محمد بیگ تجبر ولد مرزا رستم بیگ خراسانی، مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امداد علی بحر، ان کا کلام معجز نظام پسند خاص و عام ہے سے

شکار مرگ ہوئی ہے فراق یار میں روح پھڑک رہی ہے بہت دام انتظار میں روح

بنائے رکھے گی مجھ کو یہ خار دامن یار

خدا کے فضل سے جبتک ہے جسم زار میں روح

تدبیر :- مرشد زادہ مرزا محمد سکندر قدر بہادر متخلص بہ تدبیر خلف مرزا محمد خورشید قدر بہادر قیصر، باشندۂ لکھنؤ

دل ہو تو کچھ بیان کریں ماجرائے دل معلوم ہی نہیں کہ کہاں بھول آئے دل

دل سوز جانتا ہے اسی شمع رو کو یہ پروانہ دار جس نے ہزاروں جلائے دل

تراب:۔ نواب حشمت الدولہ افتخار الملک مرزا ابوتراب خاں بہادر تراب خویش محمد علی شاہ بادشاہ خلف مرزا ابوطالب خاں بہادر، باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان ؎

اڑا کے لے گئی گلشن مجھے ہوا دل کی
ہوئی ہے بادِ صبا میری آشنا دل کی

ہو آشنا لب ساحل سے دیکھئے کبتک
محیط عشق سے کشتی ہے آشنا دل کی

تراب:۔ حضرت تراب علی شاہ تراب خلف اور سجادہ نشین حضرت شاہ کاظم علیہ الرحمۃ کے باشندۂ کاکوری توابع لکھنؤ، صاحب دیوان ؎

جواں چاہے تو راضی رکھے امیر کا دل
کماں چاہے تو بس میں کرے فقیر کا دل

دل شکستۂ فقرا ہیں گھر ہے مولا کا
حقیر جانیو مت بندۂ حقیر کا دل

سمجھ کے زلف گرہ دار میں لگا کنگھی
کہ ہر گرہ میں پھنسا ہے ترے اسیر کا دل

ترقی:۔ امیر با توقیر اسد الدولہ رستم الملک آغا تقی خاں بہادر فیل جنگ مغفور ترقی تخلص بزرگ، ان کے باشندہ مشیاپور کے ان کا مسکن فیض آباد مقیم لکھنؤ۔ صاحب دیوان، شاگرد رشید میر محمدی سوز ؎

یوں نہ زلف بند دار وہ رخ ہوتا ہے
ابر سے آئے نظر جیسے قمر کا پہلو

گر ایک شب بھی وصل کی لذت نہ پائے دل
پھر کس امید پہ کوئی تم سے لگائے دل

اک دل تجھے مدام ستانے کو چاہیئے
تیرے لئے کہاں سے کوئی روز لائے دل

ترغیب دے ہے کس لئے کعبے کی تو ہمیں
زاہد خدا کا گھر نہیں کوئی سوائے دل

تسخیر :- شاہزادہ عالی وقار مرزا محمد سلیمان قدر بہادر تسخیرؔ خلف اکبر مرزا محمد خورشید قدر بہادر بن مرزا آسمان قدر نمود اولاد میں حضرت صاحبقران امیر تیمور کے مولد و مسکن لکھنؤ، ان کا کلام بلاغت نظام پسند خاص و عام ہے۔ شاگرد میر ہادی علی بیخودؔ سے

الجھا ہے جب سے کاکل پیچاں میں دل مرا | ہر عضو تن سے آتی ہے آواز ہائے دل
مرتا ہوں جس کی یاد میں اس کو خبر نہیں | کیا فائدہ جو کوئی کسی سے لگائے دل
کسی طرح نہ سنا یار نے گلہ دل کا | غضب ہوا کہ رہا دل میں حوصلہ دل کا

مژہ پہ آکے نہ ٹھہریں گے لخت دل پل بھر
یہاں مقام کرے گا نہ قافلہ دل کا

تسکین :- میر حسین تسکینؔ ان کے نسب کا سلسلہ میر حیدر خاں قاتل فرخ سیر بادشاہ سے ملتا ہے۔ شاعر نامی دہلوی صاحب دیوان شاگرد حکیم مومن خان مومنؔ سے

مجھ کو پھر دام میں لازم ہے پھنسانا دل کا
سیکھے ہیں تیری لگاوٹ سے لگانا دل کا

تسکین :- میر سعادت علی مرحوم تسکینؔ برادر زادہ میر علی حامد، باشندۂ دہلی، مقیم لکھنؤ، پہلے شاگرد میر احمد علی رساؔ کے بعدہٗ ملک الشعرا میر قمر الدین منتؔ فارسی گو سے اصلاح لی۔

کرتا نہیں ہے جنس دو عالم پسند دل | خواہاں متاع درد کا ہے دردمند دل
آشفتگی کا اپنی سبب تجھ سے کیا کہوں | مدت ہوئی کہ زلف میں تیری ہے بند دل

لالہ ٹیکا رام تسلّی ولد بخشی گوپال رائے برادر خرد بخشی بھولا ناتھ

تسلّی:- شاگرد غلام ہمدانی مصحفی ؎

کیا منھ جو چڑھے کوئی تیرے تیر کے منھ پر | ہم تجھے گلا رکھ دیا شمشیر کے منھ پر
جب سے تیری تصویر لکھی کلک قضا نے | وہ حسن نہ دیکھا کسی تصویر کے منھ پر

جانے دے تسلّی تو نہ کر فکر سخن کی
پھبتا ہے سخن مصحفی و میر کے منھ پر

تسلّی:- میر شجاعت علی تسلّی تخلص ؎

پھر نہ دھو بیٹھوں عزیز و دل دلگیر سے ہاتھ
اگر آ جائے وہ اب اس بت بے پیر سے ہاتھ

تسلیم:- شیخ امیر اللہ تسلیم۔ ولد مولوی عبد الصمد باشندۂ فیض آباد صاحب دیوان اور مثنوی نالۂ تسلیم و مثنوی دل و جان شاگرد اصغر علی خاں نسیم دہلوی ؎

ایک دن بھی نہ ملیں شوق سے باہم آنکھیں | برسوں دیکھا کئے اے شوخ تری ہم آنکھیں
غیب سے ہوتی ہے بیمار ازل کی خدمت | دھوتی ہے نرگس بخواب کی شبنم آنکھیں

خندۂ زخم جگر باعث شادی ہے مجھے
دیکھیں یا رب نہ کبھی صورت مرہم آنکھیں

تصدق:- تصدق حسین خاں تصدق ولد قاسم علی خاں۔ باشندہ لکھنؤ۔ شاگرد مولوی محمد بخش شہید ؎

یوسف کی پھر نہ دیکھوں وہ پیاری کلائیاں | دیکھوں جو اک نظر میں تمھاری کلائیاں

تصور:- داروغۂ اخبار ملک سلطانی ذکی الدولہ میر تصور علی تصور خلف میر صفدر علی خاں، قدیم باشندۂ بنارس مقیم لکھنؤ صاحب

دیوان، ہندی و فارسی اور ریختی سے

عید کی شب اس نے تلوؤں سے جو مہندی کو ملا — ہو گئے زیر شفق وو چاند روشن پاؤں میں
کرکے آیا ہے وہ گل زخم شہیداں پائمال — یہ بہار نو ہوئی پھولا ہے گلشن پاؤں میں

تعشق:- سید مرزا تعشق ولد مرزا احمد انس باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد اپنے والد ماجد کے سے

کل نہ ہم ہوں گے مسیحا نہ یہ بیماریٔ دل — آج بس اور ہے تکلیف پرستاریٔ دل
اشک پہ اشک عیادت کو چلے آتے ہیں — وقت آخر ہے ترقی پہ ہے بیماریٔ دل

جاگنا ہجر کی راتوں کا ہوا باعث خواب
صبح محشر کو بھی ممکن نہیں بیداریٔ دل

تقی:- محمد تقی خاں تقی ولد بہادر خاں باشندۂ لکھنؤ مقیم کانپور اوّل شاگرد مرزا محمد رضا معجز بعدہ خواجہ وزیر وزیر سے اصلاح لی سے

جب تصور رخ گلگوں کا بندھا آنکھوں میں — خار ہر گل ہوا اے باد صبا آنکھوں میں

تا زیست نہ فیصل ہوا جھگڑا مرے دل کا
ہرگز نہ گیا آنکھ لڑانا مرے دل کا

تقی:- نواب علی خاں بہادر تقی خلف نواب امام علی خاں اولاد میں نواب شجاع الدولہ بہادر کے باشندہ لکھنؤ. شاگرد مرزا باقر اور اک۔

(اس زمین میں شعرائے سابق فکر کر چکے تھے اس زمانے میں جو غزل خواجہ اسد صاحب کی مشہور ہوئی۔ معاصرین نے بھی اس میں غزلیں کہیں

کرے اشارۂ ابرو اگرچہ وہ قاتل — تو اک نگاہ میں ہو جائے فیصلہ دل کا
بچائے جان ہماری خدا سے ہے یہ دعا — پڑا ہے عشق بتاں سے معاملہ دل کا
کھٹک نہ خار غم ہجر یار سینے میں — نہ ٹوٹ جائے کہیں دیکھ آبلہ دل کا

تمنّاؔ:۔ شاعر زمانہ ماضی تمنّاؔ تخلص باشندۂ دہلی اور کچھ حال ان کا معلوم نہ ہوا ؎

نرگستاں کے تماشے سے اسے شوق نہیں
آج دیکھیں ہیں تمنّاؔ نے تمھاری آنکھیں

تمنّاؔ:۔ مرزا علی رضا مرحوم تمنّاؔ باشندۂ عظیم آباد ؎

آتا نہیں میں آپ سے کوچہ میں یار کے
لاتا ہے کھینچ کر مجھے بے اختیار دل

تمنّاؔ:۔ مرزا مغل خاں تمنّاؔ اکبر آبادی شاگرد مرزا حاتم علی بیگ مہرؔ ؎

نہ ہند میں نہ ختن میں نہ ہے تتار میں روح
الجھ رہی ہے دمِ نزع زلفِ یار میں روح
ازل سے ہم کو مئے عشق نے کیا مخمور یقین ہے کہ ابد تک رہی خمار میں روح

تنہاؔ:۔ سررشتہ دار رزیڈنسی پنجاب سید کفایت علی تنہاؔ برادر خرد سررشتہ دار بانداولد میر الٰہی بخش رئیس اعظم میرٹھ شاگرد مرزا حاتم علی بیگ مہرؔ ؎

مارا ہمیں کو آپنے پہلے بڑھا کے دل!
کیوں روح کو بھی خوش نہیں کرتے اڑا کے دل

تنہاؔ:۔ محمد علیسیٰ مرحوم تنہاؔ باشندۂ لکھنؤ۔ صاحب دیوان، شاگردِ ناجی غلام ہمدانی مصحفیؔ ؎

یا ایک دن تھا دامن دلدار ہاتھ میں یا جیب کے ہیں اپنے کئے تار ہاتھ میں
لگائی ہے حنا اے دشمن احباب ناخن پر جما ہے یا کسی بیکس کا خون ناب ناخن پر
کدھر کو جاؤں اور کس سے کہوں ہائے ابھی پہلو میں میرے تو تھا مرا دل

ہجوم عاشقاں تھا اس گلی میں یہ کہتا تھا ہر اک ہے ہے مرا دل

تنویر:۔ میر کاظم حسین تنویرؔ ولد میر حسین داروغہ سرکار بہو بیگم صاحبہ والدہ نواب آصف الدولہ بن میر اکبر علی مقبلؔ مرثیہ گو باشندۂ فیض آباد مقیم لکھنؤ شاگرد میر علی اوسط رشکؔ ہے ؎

جل جل کے میرا خرمن ہستی نہ کیوں ہو خاک بجلی گرائی تو نے شرارت کی آنکھ سے

خود گم ہے پیش یار رخ صاف دیکھ کر ہے محو دید آئینہ حیرت کی آنکھ سے

توانا:۔ سید اکرام علی توانا خلف سید سجان علی باشندۂ فتحپور ہنسوا صاحب دیوان، پہلے شاگرد منشی تونگر سنگھ عاشقؔ کے تھے کہ وہ شاگرد مرزا قتیل کے تھے تب ناتوان تخلص کرتے تھے۔ جب شیخ امام بخش ناسخ الہ آباد میں تشریف فرما ہوئے۔ اور میر صاحب ان کے شاگرد ہوئے توانا تخلص کیا ؎

روندیو آکر ہماری خاک مدفن زیر پا ہاتھ اٹھا کر ہم دعا دیں گے کہ دشمن زیر پا

جل سکی کانٹوں سے کچھ مطلق نہ تلین زرگی لاکھ صحرا نے بچھایا اپنا دامن زیر پا

توقیر:۔ مرید پیر شیخ احسان اللہ توقیر ولد شیخ محمد رضا ابن غلام سرور مصنف قاف نامہ متوطن بجنور مقیم لکھنؤ صاحب دیوان ہے ؎

سخت ہوں تنگ اس کے ہاتھوں سے کس کے آگے کروں گلہ دل کا

عشق کی وہ فراخ منزل ہے

ہے جہاں تنگ حوصلہ دل کا

توقیر:۔ عبدالقادر توقیر پنجابی مقیم دہلی ہے ؎

زخمی تیرے نگاہ کے آخر کو مر گئے

کہہ کہہ کے ہائے ہائے جگر ہائے ہائے دل

توقیر: لالہ نرائن داس توقیر ولد لالہ پھول چند، باشندۂ فرخ آباد، شاگرد اسماعیل حسین منیر سے

آئینے سے بھی ہے وہ چند صفا ہاتھوں میں / مکھ نظر آتا ہے اے ماہ لقا ہاتھوں میں

ثاقب: مرزا مہدی ثاقب ولد مرزا انور علی بیگ استاد نواب محسن الدولہ بہادر، باشندہ لکھنؤ، شاگرد شیخ امام بخش ناسخ سے

ہو گیا بازیچہ سے تیرا بنلا عارض / کس نے دیکھا ہے بتادے کوئی ایسا عارض

کس نے بوسے لیے کیوں آج ہو مرجھائے ہوئے / گل افسردہ کی صورت ہے تمھارا عارض

دیکھو خالی ہاتھ اسکندر گیا آفاق سے

کہتی ہے رمز آ یہی تحریر پشت آ ببنہ

ثمر: سید ابو تراب ثمر خلف شاہ مرزا خاں باشندہ لکھنؤ شاگرد شیخ امان علی سحر سے

مجھ کو جو دیکھتے ہو عداوت کی آنکھ سے / غیروں کو بھی نہ دیکھو محبت کی آنکھ سے

ثمر: مرزا علی ثمر ولد مرزا جعفر علی، باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان ہندی و فارسی، شاگرد ناجی غلام ہمدانی مصحفی سے

جس نے رکھی تیرے لب میگوں پہ انگشت / گویا کہ دھری بادۂ سرجوش پہ انگشت

آنکھوں سے ملتے ملتے اگر سیم تن کے پاؤں

آتے جو ہاتھ چومتے اس گلبدن کے پاؤں

جان صاحب: میر یار علی جان صاحب خلف میر امن صاحب فخر ریختی گویاں، باشندہ لکھنؤ، ان کا طرز بیان مذاق کے پیرایہ میں دلچسپ ہے

دم ہے کتے کی کہ ہوتی نہیں سیدھی چوٹی / کس گنواری نے یہ گوندھی ہے تمھاری چوٹی

گویا گھٹا نے آج چمن کو ہے چھا لیا   مکھڑے پہ ان کے ہے یہ دکھاتی بہار زلف

نگوڑی سر کھلی آندھی میں کیوں کھڑی ہے تو
ہزار رنگ کی ہوتی ہے اس غبار میں روح

جرأت :۔ میر محمد حسین جرأت ولد سید امید علی واسطی الحسینی وطن بزرگوں کا بارہہ مسکن قصبہ اکبرپور معروف بہ بندگی توابع ضلع فتحپور ہنسوا شاگرد شیخ احمد علی کامل ؎

اٹھا کر صبح کو ملتا وہ مست خواب آنکھیں   لگا جرأت نے میسحا سے آفتاب آنکھیں

جرأت :۔ شاعر نامی میاں یحییٰ مان، عرف قلندر بخش، جرأت ولد حافظ مان باشندہ دہلی، مقیم لکھنؤ صاحب دیوان مع مثنوی و قصائد علم نجوم اور شعر گوئی میں یکتا روشن دل بظاہر نابینا شاگرد رشید مرزا جعفر علی حسرت ؎

ہو غضب ناک جو قاتل نے دکھائیں آنکھیں   اور تو بس نہ چلا میری بھر آئیں آنکھیں

نہ دیکھو نبض مری آہ مدت لگاؤ ہاتھ
طبیبو تم مرے جینے سے اب اٹھاؤ ہاتھ

پیرہنا کا تیرے وحشی کے عجب نقشہ ہے واہ   ہے گریباں زیر دامن اور دامن زیر پا
تلوے ہوں ایسے کیونکہ فراموش نقش پا   دیکھے سے جن کے صاف گیا ہوش نقش پا
افتادہ رہگذر میں یہ حیران ہے جو آہ   شاید کرے گیا ہے کوئی ہوش نقش پا

جرمی :۔ مرزا سرفراز علی مرحوم جرمی ولد مرزا نوازش علی بن مرزا غضنفر بیگ زمیندار محمود نگر محلہ لکھنؤ شاگرد فتح الدولہ برق ؎

آپنے اپنے سمند ناز کو کوڑا لگائیے   عارض پہ کھول دیجئے اے شہسوار زلف
دست جنوں کبھی پنجہ شانہ سے کم نہیں   ہے میرے پیرہن کی طرح تار تار زلف

جعفر:۔ میر جعفر معروف بہ زٹلی جعفرؔ تخلص باشندۂ شاہجہاں آباد
دیوان میں نظم و نثر دونوں ایک رنگ پر ؎

جعفرؔ بکو رے یار اگر بھیڑ بھاڑ ہے
تو بھی گھسڑ پسڑ کہیں جلدی پسار چشم

جلاؔ:۔ نواب مرزا واجد علی خاں مرحوم جلاؔ خلف نواب فخر الدین حیدر ابن
نواب شجاع الدولہ بہادر شاگرد نواب عاشور علی خاں بہادرؔ ؎

بت خانے کا خیال نہ کعبے کے ذکر کی ٗ | اللہ میرے دل کو لگی ہے کدھر کی لو
منہدی سے سرخ ہیں جو تیرے او نگار ہاتھ | ملتی ہے حسرتوں سے عروس بہار ہاتھ

جلالؔ:۔ ضامن علی جلالؔ ولد حکیم اصغر علی داستان گو، باشندہ لکھنؤ،
شاگرد امیر علی خاں ہلالؔ ؎

یقین ہے کہ ترے محو سر نہ بہکیں گے | کرے گی کوچہ کاکل کی رہبری چوٹی
ہر ایک عاشق سر کو دکھا رہی ہے بہار | بنی ہے سنبل گلزار دلبری چوٹی
وہ یارب اس قدر اونچی ہو وقت زینت سر | کرے پہاڑ کی چوٹی سے ہمسری چوٹی

کیا ہے ایک ہی چوٹی نے ہم کو سرگشتہ!
اب اے جلالؔ نہ دیکھیں گے دوسری چوٹی

جلیسؔ:۔ نواب مہدی علی خاں جلیسؔ خلف نواب صمصام الدولہ مرزا جمو
شیا پوری مقیم لکھنؤ شاگرد مرزا مہدی کوثر ؎

بیقراری کو جو فرقت سے ملی جا دل میں | خون بنا صورت سیماب سراپا دل میں
ربط غیروں سے ہے منظور کہ ہم سے صاحب | سچ بتا دیجئے جو کچھ ہو ارادہ دل میں

بجھ و بخود آپ جو تشریف مرے گھر لائے
آگیا آج یہ اے جہان جہاں کیا دل میں

جلیس:۔ تارک دنیا محمد جلیس مرحوم جلیس باشندۂ بدایوں ؎

غیروں سے لڑا کے یہ رنگیلی آنکھیں
کیوں کرتے ہو ہم پہ نیلی پیلی آنکھیں

جمشید:۔ مرزا جمشید بیگ جمشید ولد مرزا حیدر بیگ باشندۂ اکبرآباد شاگرد مرزا عنایت علی ماہ ؎

نکل گئی مرے تن سے گر انتظار میں روح — رہے گی حشر تلک جستجوئے یار میں روح

جنت:۔ علی ہادی جنت ابن محمد معروف باشندۂ لکھنؤ شاگرد امانت ؎

عارض چھوا جو یار کا ہم نے بڑھا کے ہاتھ
غم سے رقیب رہ گیا اپنے چبا کے ہاتھ

جنوں:۔ چندا پرشاد جنوں ولد کالکا پرشاد۔ باشندہ لکھنؤ شاگرد نواب عاشور علی خاں بہادر ؎

ساحری سے بھی سوا کرتی ہیں جادو زلفیں — جان پر کھیل گئے دیکھ کے ہندو زلفیں
وصف میں صورت شانہ جو الجھتا دل تنگ — خود بنا دیتی ہیں مضمون کا پہلو زلفیں

جنوں:۔ میر فضل علی مرحوم۔ جنوں باشندۂ دہلی شاگرد حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ ؎

دیکھا سرائے سینہ کو لیکر چراغ دل
دل سوز ایک بھی نہ ملا غیر داغ دل

جنوں:۔ میر مہدی حسین مرحوم۔ جنوں خلف میر عباس عرف میر مغل فیض آبادی برادر خرد میر رضی رہا۔ باشندہ فیض آباد مقیم لکھنؤ شاگرد رشک ان کے غزلیات و رباعیات مشہور ہیں ؎

ہے رشک مہر نور سے اے نازنیں جبیں — یا ہے لطافتوں سے گل یاسمیں جبیں

پھر رات آئے وصل کی اے بت خدا کرے لب میرے تیرے لب پہ ہوں زیر جبیں جبیں

جوش:۔ نواب احمد حسن خاں عرف اچھے صاحب جوشؔ ولد نواب مقیم خاں مقیمؔ فارسی گو، اولاد میں حافظ رحمت خاں صوبہ دار کٹھر کے مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد نواب ظفر یاب خاں راسخؔ سے

رو برو مہر کے ہو سکتی نہیں دور سے آنکھ غیر ممکن ہے لڑے اس رخ پر نور سے آنکھ
اس نے پائی ہے جو غضب کی آنکھ اس سے پڑتی ہے اس پہ سب کی آنکھ

جوش:۔ میر وارث علی مرحوم جوشؔ خلف منشی میر حسن علی باشندہ لکھنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناسخؔ سے

کاکل شبگوں نہیں اے جان جاں بالائے سر ہے چراغ روئے روشن کا دھواں بالائے سر
ناتوانی سے ہوئے ہیں موئے سر ایسے وبال نوک ہے ہر بال کی نوک سناں بالائے سر

جوشش:۔ محمد روشن مرحوم جوششؔ اولاد میں جسونت رائے ناگر کے باشندۂ عظیم آباد سے

روشن ہے آفتاب کے مانند داغ دل
روز جزا تلک نہ بجھے گا چراغ دل

جولاں:۔ تارک دنیا نام نامعلوم، تخلص جولاںؔ باشندۂ لکھنؤ وارد اکبر آباد شاگرد آتشؔ سے

نہ دیکھنے گئی پھر لاش کو مزار میں روح
لحد پہ بیٹھ رہی تیرے انتظار میں روح

جوہر:۔ پنڈت دینا ناتھ جوہرؔ ولد پنڈت دیبی پرشاد عرف سالیائے باشندہ لکھنؤ شاگرد آغا حسن اماناتؔ سے

قتل کرا دو قاتل بے پیر اپنے ہاتھ سے غیر کو دیتا ہے کیوں شمشیر اپنے ہاتھ سے

شاعر دو زبان جواہر سنگھ جوہر ولد رائے بختاور سنگھ راقم
جوہر:۔ بن رائے بہاری لال، عزیزوں میں رائے صاحب رام پیشر راجا
پورن چند، اور خواہر زادے بخشی الملک راجا لال جی بہادر کے باشندۂ
لکھنؤ کے، صاحب دیوان، فارسی و ریختہ مع فصاحت شاگرد خواجہ وزیر وزیر۔

پھیر لیں ہو کے خفا کس لیے اے یار آنکھیں — کیا کیا میں نے ذرا مجھ سے کرو چار آنکھیں
ہو رزق کو میں تو وہ دے بڑھ کے چار ہاتھ — رکھتا ہے دینے کو مرا خالق ہزار ہاتھ

یارب ہو اس کی زلف گرہ گیر ہاتھ میں
بیڑی نہ پاؤں میں ہو نہ زنجیر ہاتھ میں

شیخ علی حسن جویا ولد شیخ فتح علی جو قدسیہ محل کی آنو صاحبہ کے داماد
جویا:۔ تھے۔ عظیم آباد سے وارد لکھنؤ ہوئے۔ اس زمانے میں ان کا اور نادر علی
کا دور دورہ ہوا۔ چندے کانپور میں مقیم رہے، اب وطن کو گئے صاحب دیوان
شاگرد رشک ہے۔

نازک کہیں ہے شیشے سے بس ظلم تا کجا — ٹوٹے گا ایک ٹھیس میں ساقی ایاغ دل
کیونکر شگفتہ ہو نصیب اس ملول کو — اے گل خزاں رسیدہ ہے مدت سے باغ دل

محمد حسین علی خاں چکلہ دار جویا تخلص باشندۂ گو لہار توابع
جویا:۔ ملیح آباد ہے۔

بوسے اگر ملے گل رخسار یار کا — پھولا نہ اپنے جامہ تن میں سمائے دل

شیخ باقر علی جیر کین: باشندۂ قصبہ رودولی توابع لکھنؤ واسطے
جیر کین:۔ تحصیل معاش کے تمام دیوان ایسے مضمون کا ان سے
یادگار ہے۔

بگڑے اگرچہ وہ بت بے پیر ہاتھ میں — لے گو،کا بوسہ عاشق دلگیر ہاتھ میں

رستم کا خوف سے وہیں مہتاب ہو خطا   عریاں جو دیکھے یار کی شمشیر ہاتھ میں
اس وضع سے شیخ پھرتے ہیں گلیوں میں شہر کے
بوتل بغل میں مے کی ہے خنزیر ہاتھ میں

حاتم: تارک الدنیا مشہور عالم شیخ ظہور الدین عرف شاہ حاتم مرحوم حاتم
ایک دیوان موافق زبان ولی خطبے میں فہرست اپنے شاگردوں کی لکھی ہے۔ اور ہر غزل پر بحر غزل تحریر ہے۔ دوسرا دیوان بہ طرز سودا و میر ان سے یادگار ہے ؎

تھا پاس ابھی کدھر گیا دل   یہ خانہ خراب کر گیا دل
تھا دشمن جاں بغل میں حاتم   جانے دے بلا سے گر گیا دل
تیری جو زلف کا آیا خیال آنکھوں میں
وہیں کھٹکنے لگا بال بال آنکھوں میں

حبیب: شاعر زمانہ ماضی۔ حبیب تخلص باشندۂ مراد آباد اور حال کسی تذکرے میں مندرج نہیں ؎

خانۂ ویرانی مری گرچہ کی اس دل نے حبیب
پر خدا حشر تک آباد رکھے خانۂ دل

حبیب: حبیب اللہ بیگ مرحوم۔ حبیب دہلوی ؎

یکایک ہو گیا ہم سے جدا دل
نہ گویا تھا کبھی کا آشنا دل

حجام: عنایت اللہ مرحوم، قوم کا نائی۔ لہذا تخلص حجام کیا تھا۔ باشندۂ دہلی تربیت یافتہ مرزا رفیع سودا ؎

جاتا ہے اس گلی میں بصد اضطراب دل   اپنی طرح ہمیں بھی کرے گا خراب دل

حزیںؔ:- میر بہادر علی حزیںؔ. ملازم مرزا ولی عہد بہادر باشندۂ، دہلی، شاگرد زین العابدین عارفؔ ؎

دنیا کی حسرتیں ترے گوشے میں آگئیں	اللہ رے وسعتیں تری اے تنگنائے دل
دیکھا وہ اپنی آنکھ سے جو کچھ سنا نہ تھا	اور دیکھئے حزیںؔ ابھی کیا کیا دکھائے دل

حزیںؔ:- میر محمد باقر حزیںؔ دہلوی، مقیم عظیم آباد شاگرد مرزا جان جاناں مظہرؔ ؎

دل دیکھ اپنا کیوں عبث افسوس اب کھاتا ہے دل
جاتا رہا جب ہاتھ سے پھر ہاتھ کب آتا ہے دل

حسامؔ:- زائر کربلائے معلیٰ چودھری حسام الدین حسامؔ. ولد چودھری سعادت علی، باشندۂ سلیم پور پرگنہ گوشائیں گنج نوابع لکھنؤ دیوان فارسی اور ریختہ مع قصائد ان کا ہے. شاگرد کرامت علی فرخؔ :- ؎

یہ کس کی آتشِ لب سے ہے سینے میں سوزش
کرے ہے بصورت عنّاب آبلہ دل کا
تصور آنکھوں میں تیرا ہے دھیان خاطر میں
یہی ہے ہجر میں دن رات مشغلہ دل کا

حسامؔ:- نواب حسامؔ الدولہ حافظ الملک، محمد تقی علی خاں بہادر شمشیر جنگ، حسامؔ خلف نواب مہدی علی خاں، والد انکے داماد مرزا غازی الدین حیدر کے اور یہ داماد امجد علی شاہ بادشاہ کے ہیں. باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد امان علی سحرؔ ؎

بھلا فراق میں کس سے کریں گلہ دل کا	شب وصال یہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا
نکالا دودِ جگر ساتھ آہ سوزاں کے	ملا دیا ترے گیسو سے سلسلہ دل کا

نکالا وصل میں کیا کیا نہ حوصلہ دل کا   بلائیں لیں کبھی بوسے لیا کئے اس کے

حسرتؔ:۔ شاعر معروف مرزا جعفر علی مرحوم حسرتؔ ولد ابوالخیر باشندہ دہلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد سرب سکھ دیوانہؔ سے

اب تو یہ دل اک بت ناآشنا کے ہاتھ ہے   اسکے ہاتھوں یہ چھوٹنا اس کا خدا کے ہاتھ ہے

ہووے نہ ملک عشق سے کم رسم داغ دل
روشن رہے ہمیشہ الہٰی چراغ دل

ہم مل کے خاک میں ہوئے ہم دوش نقش پا   رکھنا قدم کہ ہو ویں ہم آغوش نقش پا

حسرتؔ:۔ میر محمد حیاتؔ مرحوم ملقب بہ ہیبت قلی خاں حسرتؔ عظیم آبادی

عبث ہم عشق میں روتے رہے ہائے
پسیجا بھی نہ اے ظالم ترا دل

حسنؔ:۔ طالب علم مستعد احمد حسن حسنؔ ولد سعادت علی باشندہ قصبہ موہان توابع لکھنؤ شاگرد رشکؔ سے

قید بے گیسوئے دلدار رہا را دل ہے
تیرہ بختی میں گرفتار ہمارا دل ہے

حسنؔ:۔ درویش مشہور و معروف خواجہ حسن مغفور حسنؔ. خلف خواجہ ابراہیم بنبیرہ خواجہ کمہاری علیہ الرحمۃ باشندۂ لکھنؤ. صاحب دیوان مقطع میں نام معشوقہ مجازی کا دو معنی میں لاتے ہیں. شاگرد مرزا جعفر علی حسرتؔ سے

اسکی جب جوش سے مستی کے جھک آئیں آنکھیں   شرم سے پھر نہ اٹھائیں نہ جھکائیں آنکھیں

جان بخشی کو نہ آیا وہ دم نزع حسنؔ!
اس نے اسوقت میں بھی ہم سے چھپائیں آنکھیں

حسن :- سید محمد حسن حسنؔ ولد میر حسینؔ باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر وزیرؔ :-

گر دیکھ لیں اعجاز شہ بت شکن آنکھیں
حق ہیں بخدا ہوں تری اوبرہمن آنکھیں

حسن :- نواب مرزا حسین بہادر حسنؔ چوتھے بیٹے آغا حیدر نشیا پوری کے شاگرد مولوی محمد بخش شہیدؔ ؎

یہ تو فرمائیے کیا آگیا ایسا دل میں
میری جانب سے جو ہیا آپ کشیدہ دل میں

حُسن :- اقتدار الدولہ محتشم الملک مہدی علی خاں بہادر ضیغم جنگ حسنؔ خلف مرزا امام الدین حیدر بن نواب شجاع الدولہ بہادر، باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد سعادت خاں ناصرؔ ؎

لاکھ میں ایک ہے تمھاری آنکھ
ایسی دیکھی نہیں ہے پیاری آنکھ

شعر برجستہ ہیں ترے ابرو
کیوں نہ اس پر پڑے ہماری آنکھ

حسن :- شاعر معروف میر حسن مرحوم، حسنؔ خلف الرشید میر غلام حسین ضاحکؔ دہلوی، مقیم لکھنؤ، دیوان ریختہ مع قصائد و بنین مثنوی کہ ایک ان میں بدر منیر ہے۔ اور ایک تذکرہ شعرائے اردو گو کا۔ ان سے یادگار ہے شاگرد میر ضیاء الدین ضیاؔ ؎

جو ہوا ہم پہ ستم ایجاد ترے ہاتھ سے
کیا کریں اب آہ ہم فریاد ترے ہاتھ سے

پایا ہے بیکسی میں عجب میں نے یار دل
میں دل کا غمگسار مرا غمگسار دل

وہ دن گئے جو گل کی طرح تھا کھلا ہوا
پہلو میں اب تو کھٹکے ہے مانند خار دل

مدت سے ڈھونڈتا تھا دل گمشدہ کو میں
ناگاہ اس گلی میں ملا ایک بار دل

حسین:۔ نواب غلام حسین خاں حسینؔ خلف نواب شیر داد خاں رئیس شاہجہاں پور وارد لکھنؤ فارسی اکثر اور ریختہ کمتر فرماتے ہیں ؎

لیلئ چشم ہوئی ناقہ سوار عارض
خط نہ سمجھو کہ یہ اٹھا ہے غبار عارض

حسینی:۔ مولوی حسین علی حسینیؔ تخلص باشندۂ کرنال ؎

جب لکھی حق نے تری تصویر اپنے ہاتھ سے
ہاتھ ملتی رہ گئی تقدیر اپنے ہاتھ سے

حشم:۔ حکیم باقر علی حشمؔ خلف حکیم مرزا احمد باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ ؎

اس درد سے کوئی نہیں واقف سوائے دل
داغ فراق خلق ہوا ہے برائے دل
موزوں کروں غزل میں اگر ماجرائے دل
ہر دل کو مثل قصۂ یوسف عزیز ہو

حشمت:۔ محتشم علی خاں مرحوم حشمتؔ باشندۂ دہلی صاحب دیوان ؎

خوب پیسا زمیں نے بعد فنا
خاک کے بھی غبار تھا دل میں

حشمت:۔ محمد علی مرحوم حشمتؔ معاصر میر عبدالحئی تاباںؔ ؎

غم نے لیا ہے گھیر مجھے یاں تلک کہ اب
دیتا ہے ساتھ دینے سے مجھ کو جواب دل

حصین:۔ امیر خوش تدبیر حضرت سلطان عالم کے بیشتر نازک خیال قدر دان اہل کمال احسن الدولہ محسن الملک محمد حسین علی خاں بہادر تحسین جنگ خواجہ سرا حصینؔ تخلص باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان ؎

کیوں نہ پیچ و تاب میں الجھا رہے شیدائے زلف
زیبی گر انصاف کا فر غیر جب سلجھائے زلف

حضور: بد لالہ بال مکند کھتری حضور آنجہانی باشندہ دہلی صاحب دیوان شاگرد میر درد مغفور سے

ہے پردہ دار چہرہ قیامت سحاب زلف — کھینچ اپنے منہ سے ابھی تو نقاب زلف

حضور: بد شاعر بے نظیر منشی عبد البصیر حضور تخلص ولد مولوی عبد الغنی باشندہ بلگرام مقیم لکھنؤ شاگرد میر وزیر صبا سے

پڑ جائے تیرے شعلہ رخ پر جو نظر آنکھ — پھر ماہ پہ ڈالے نہ کبھی کبک دری آنکھ

دل کو خون کرتی ہیں یا جان کو برباد آنکھیں
دیکھیے کرتی ہیں کیا کیا ستم ایجاد آنکھیں

حضور: بد شیخ غلام یحییٰ مرحوم تاجر حضور عظیم آبادی صاحب دیوان.

یہ خوں نہیں ہے کہ آ جم رہا ہے آنکھوں میں
ترے لئے مرا دم تھم رہا ہے آنکھوں میں

حضوری: بد فاضل یکتا ہوتے ہیں مبتلا مولوی مظہر علی حضوری باشندہ دیوا. جہانگیر آباد سے

کل جو غصے سے مجھے اس نے دکھائیں آنکھیں.
روتے روتے مری آشوب کر آئیں آنکھیں

حقیقت: بد والد ماجد مولانا سید شاہ حسین مغفور حقیقت خلف سید عرب شاہ وطن بزرگوں کا خوست داں سے آکے پہلے دہلی میں بعدہ لکھنؤ میں سکونت اختیار کی. چنیا پٹن مدراس میں ہمراہ کارکٹ صاحب بہادر کے میر منشی ہو کر گئے تھے. وہیں وفات پائی. دیوان ریختہ، تحفۃ العجم، خزینۃ الامثال، صنم کدہ چین وغیرہ آٹھ جلد اس مغفور سے یادگار ہیں. ارشد تلامذہ قلندر بخش جرأت سے

تمھاری یاد میں ہے رات دن ہمارا دل ہماری یاد میں بھی ہے کبھی تمھارا دل
بغل میں پالنے کا تھا سلوک آہ یہی ہوا ہے دشمن جاں دوستو ہمارا دل
کسی کے جانے سے کیا بیکسی کہیں اپنی
کہ صاف کرہی گیا ہم سے اب کنارا دل

حکیم :- محمد ابراہیم :- حکیم خلف حکیم یعقوب باشندہ لکھنؤ شاگرد اصغر علی خاں نسیم دہلوی سے

سبزۂ خط سے ہے سرسبز بہار عارض
خوب آباد ہیں اطراف دیار عارض

حلیم :- برادر نسبتی مولف میر محمد علی حکیم خلف حکیم میر احمد علی باشندہ لکھنؤ شاگرد محمد رضا برق سے

اے فلک دوڑ زمیں ہم نے اٹھائی سر پہ
تہ و بالا ہوئے نالوں سے یہ آئی سر پہ

حلیم :- شاہزادہ مرزا محمد سعید الدین عرف مرزا فیاض الدین بہادر حلیم تخلص خلف الرشید مرزا محمد ریاض الدین عرف مرزا محمد جان بن مرزا خرم بخت بہادر بن مرزا جہاندار شاہ ولی عہد حضرت شاہ عالم بادشاہ دہلی، اولاد میں حضرت صاحبقران امیر تیمور گورگانی، مقیم بنارس صاحب دیوان، شاگرد میر نواب، نواب سے

گرچہ ہے سیر چمن میں گل کا خرمن زیر پا گاہ بھولے سے بھی لا عاشق کا مدفن زیر پا
نازکی کہتے ہیں اسکو دیکھیے مانند خار آئے اس گل کے جو فرش کا سوزن زیر پا

حنا :- عبدالکریم خاں حنا ولد سرور خاں باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صبا سے

بند یارب ہوں کہیں جلد ہماری آنکھیں غم سے چھوٹے جائیں نہ یاد آئیں تمھاری آنکھیں

حیدر:۔ میر مراد علی مرحوم۔ حیدر تخلص۔

شریک آہ ہے شور جنوں ہے وحشت ہے
عجب جلوس سے جاتا ہے قافلہ دل کا

حیدر:۔ امیر ابن امیر نواب دلیرالدولہ محمد علی خاں بہادر عرف آغا حیدر
حیدر فیروز جنگ خلف نواب اسدالدولہ رستم الملک مرزا محمد تقی
خاں بہادر فیل جنگ ترقی وطن بزرگوں کا ینسیا پور باشندہ فیض آباد
مقیم لکھنؤ صاحب دیوان۔ شاگرد رشید فتح الدولہ مرزا محمد رضا خان برقؔ

دل کو وحشت ہوئی تو نے جو دکھائیں آنکھیں
مجھ کو آہو سے زیادہ تری بھائیں آنکھیں

حیران:۔ میر منور مرحوم حیران عظیم آبادی مرثیہ گو اور مرثیہ میں مظلوم تخلص
صاحب دیوان ؎

وہ ظالم ایک دن بھی آن کر بیٹھا نہ پہلو میں مگر دیکھا ہے یہ حال دل دیوانہ پہلو میں

حیرت:۔ میر مراد علی مرحوم حیرت تخلص مرادآبادی تجارت پیشہ ؎
سمجھ کے دیکھا تو بیجا تھا سب گلہ دل کا۔
یہ چشم تر نے ڈبویا ہے معاملہ دل کا

حیف:۔ شیخ محمد حاجی مرحوم حیف دہلوی شاگرد میر محمدی بیدارؔ ؎
پہلے کہہ لو کہ میں یہ کہنے کا نہیں
جب تم سے کہوں جو کچھ ہے میرے دل میں

خاکسار:۔ میر سجاں علی مرحوم خاکسار:۔
خواب کا ذکر کیا ہے آنکھوں میں
اشک حسرت بھرا ہے آنکھوں میں

خاکسار: زبان آور دو زبان غلام محی الدین خاں مرحوم خاکسار مرادآبادی۔ شاگرد قدرت اللہ شوق ؎

تکیۂ مخمل ہے گرچہ منعماں کے زیر سر
ہاتھ اپنا بس ہے یاں، مجھ ناتواں کے زیر سر

خاکسار: خادم قوم شریف دہلی میر محمد یار عرف میر کلو مرحوم خاکسار۔ شاگرد حضرت مرزا جان جاناں مظہر علیہ الرحمۃ ؎

ہے باغباں کا یہ دیکھو سلیقہ
کہ نرگس کو بویا نہ بوئیں یہ آنکھیں

خان: اشرف خاں مرحوم۔ خان تخلص ولد محمد علیخان باشندہ لکھنؤ۔ صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی۔ بہت شاگرد انکے اس شہر میں ہیں ؎

بنائیں گے تجھے فیروزہ اب تمھارے دانت
کھلائیں گے کوئی ہیرا یہ پیارے پیارے دانت

خاور: محمد اکبر خاور خلف مرزا محمد مہدی سیستانی برائے سیر ہند میں آئے تھے۔ مقیم اکبرآباد۔ فارسی میں شاگرد مرزا محمد حسن خراسانی کے ہندی میں میر وزیر صبا کے ؎

معمور ہے داغوں سے سراپا مرے دل کا
مثل شجر طور ہے نقشا مرے دل کا

خستہ: محمد عبداللہ عرف میر جیون مرحوم خستہ عالی خاندان والد انکے نواب مجد الدولہ عبد الاحد خاں کے منشی تھے۔ باشندہ دہلی ؎

سایہ ساں پہونچے تو تھے پاؤں تلک گر گر کر
اس نے دامن کو بھی پر ہاتھ لگانے نہ دیا

خسرو: مرزا محمد کیخسرو جلال بہادر عرف مرزا احمد جان خسرو تخلص خلف الرشید مرزا محمد خرم بخت بہادر مغفور بن مرزا محمد جہاندار شاہ

ولی عہد حضرت شاہ عالم بہادر غازی مقیم بنارس مرید خاص حضرت خلیفہ شاہ غلام قادر سے

سنتا ہے دلا اہل جہاں کی ہے یہ عادت
منہ پر تو خوشامد کریں تحقیر پس پشت

خطاؔ:۔ مرزا نظر علی بیگ خطاؔ ولد مرزا ایوب بیگ ایوبؔ۔ باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر وزیرؔ سے

مہندی لگائی تو نے جو لے یار ہاتھ میں | رنگ حنا ہوا ہے گرا نبار ہاتھ میں

خفیؔ:۔ مرزا محمد معروف بہ سفید دیو خفیؔ۔ خلف مرزا حیدر علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان سے

قتل عشاق پہ کھینچے ہیں جو تلوار ابرو | بیگناہوں کو سمجھتے ہیں گنہگار ابرو

خلیقؔ:۔ میر مستحسن مغفور خلیق مرثیہ گو خلف اکبر صاحب مثنوی بدر منیر میر حسنؔ۔ باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان بقول سعادت خاں ناصرؔ شاگرد میاں مصحفیؔ سے

مثل آئینہ ہے اس رشک قمر کا پہلو | صاف ادھر سے نظر آتا ہے ادھر کا پہلو
جانب دل ہے مری آہ شرربار کا گھر | روئی کے پہل سے سینکو نہ ادھر کا پہلو

خلیلؔ:۔ میر دوست علی خلیل ولد سید جمال علی باشندۂ قصبہ ڈولی متعلقہ بارہا مقیم لکھنؤ رفیق نادر مرزا انتیا پوری کے صاحب دیوان شاگرد رشید خواجہ حیدر علی آتشؔ سے

کرتے ہیں برہمن کو مرے تار زنار ہاتھ | ہو جاتے ہیں بہار میں بے اختیار ہاتھ

رونے پہ باندھ لے جو مری چشم تر کمر
کیسی زمیں فلک پہ ہو پانی کمر کمر

خلیل :- نائب ناظم بنگالہ علی ابراہیم خاں مرحوم۔ خلیلؔ گورنر جنرل ہیسٹنگ صاحب نے ان کو حاکم عدالت، دیوانی ضلع بنارس کیا تھا۔ ایک دیوان فارسی ایک دیوان اردو ایک تذکرہ فارسی مسمّی بہ محافل شعرا اور ایک تذکرہ مصحف ابراہیم شعرائے اردو یادگار ہے۔

خلش رکھتا ہے جب سے دل مرا جیوں خار پہلو میں
ہوا رکھتا ہے اس دشمن کا کیا دشوار پہلو میں
ہو رونے سے میرے تر ہوا جیب و کنار آخر
خلیلؔ آنکھوں کے آگے ہو گیا گلزار پہلو میں

خلیل :- نواب شرف الدولہ منتظم الملک محمد ابراہیم خاں بہادر مستقیم جنگ وزیر اعظم محمد علی شاہ بادشاہ، خلیلؔ تخلص خلف خواجہ عبد الحکیم باشندۂ لکھنؤ۔ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب عاشور علی خاں بہادر سے

مثل تذرو سرخ ہیں اس سیم تن کے پاؤں
یا لالۂ شگفتہ ہیں رشک چمن کے پاؤں
ہاتھوں پہ سر جو معرکۂ امتحان میں تھا
پیچھے ہٹے نہ ایک قدم کوہکن کے پاؤں

خلیل :- شیخ محمد خلیل مرحوم باشندۂ لکھنؤ شاگرد غلام ہمدانی مصحفیؔ سے

خم کیونکہ ہوا ایسے بت مغرور کی گردن
خم کر دے جو اک بات میں جمہور کی گردن

خورشید :- خورشیدؔ تخلص سے

سینے میں میرے کون ہے رو یا بجائے دل
آواز یہ جو کان میں آتی ہے ہائے دل

خورشید: خوش وقت علی خاں۔ خورشید، ولد داؤد خاں۔

خورشید:۔ تھانہ دار، باشندہ اکبرآباد نووارد لکھنؤ، کانپور میں میر علی اوسط رشک کے شاگرد ہوئے لکھنؤ میں جب آئے محمد رضا برق سے اصلاح لی ہے۔

دیکھتی ہیں دہن یار کا نقشہ آنکھیں   آب حیواں کا لگا لیتی ہیں چشمہ آنکھیں

دارا:۔ شاہزادہ مرزا محمد دارا بخت بہادر مغفور دارا ولی عہد اول بادشاہ جم جاہ مرزا محمد ابوظفر ظفر دہلوی۔ صاحب دیوان شاگرد محمد ابراہیم ذوق

تاک جھانک نہ طرف غیر کے وہ پردہ نشیں
اپنا رکھ آئے ہیں ہم روزن دیوار میں دل
دل لگی کیوں کہ ہماری ہو کہیں اے دارا
لگ گیا اپنا تو اک کوچۂ دلدار میں دل

داغ:۔ میر مہدی مرحوم داغ بیٹے اور شاگرد میر محمدی سوز کے، باشندۂ دہلی مقیم لکھنؤ۔ نوجوانی اس عالم سے گئے ہے۔

ہیں کس کچوں کے تصور سے کامیاب آنکھیں   کہ بدلے ڈھیلوں کے رکھتی ہیں آفتاب آنکھیں

دانا:۔ روشن لال دانا ولد مہتاب رائے قوم کایستھ، باشندہ لکھنؤ شاگرد نواب ماشیر علی خاں بہادر رسد

آفت نہیں جو زلف گرہ گیر ہاتھ میں   سودا ہو لپیٹ لو زنجیر ہاتھ میں

دبیر:۔ مرثیہ گوئی میں شاف صفت آرائی اور مضمون خیزی میں شہرۂ آفاق مرزا سلامت علی دبیر ولد مرزا غلام حسین متعلقان مرزا آغا جان کاغذ فروش باشندۂ لکھنؤ ارشد تلامذہ میر مظفر حسین

ضمیر مرثیہ گو۔

رباعی

پروا ہے کسے اگر سیم و زر ہاتھ لگے — کیا فخر جو یاقوت و گہر ہاتھ لگے
دنیا سے بھی ہم ہوں دست بردار ضمیر — دامان ید اللہ اگر ہاتھ لگے

سید علی جان درخشاں ولد میر مغل باشندۂ لکھنؤ

درخشاں:۔ صاحب دیوان شاگرد منشی مظفر علی اسیر ہے۔

کس طرح چشم شوق کو آئے نظر کمر — تار نظر سے اس کی ہے باریک تر کمر
معدوم کوئی چیز نہیں ہے دہان یار — غائب کوئی جہاں سے نہیں ہے مگر کمر

عارف کامل روشن ضمیر حضرت خواجہ میر مغفور درد خلف خواجہ
درد:۔ محمد ناصر عندلیب دہلوی، صاحب دیوان۔ فارسی و ریختہ اور پانچ رسالے نالۂ درد، آہ سرد، واقعات درد، درد دل اور ایک رسالہ حرمت غنا میں ان سے یادگار ہے۔

کہیں ہوئے ہیں سوال و جواب آنکھوں میں
یہ بے سبب نہیں تم سے حجاب آنکھوں میں

بارے یہ داغ عشق ہوا شہریار دل — مدت سے بے چراغ پڑا تھا دیار دل
اٹھتا ہے بعد مرگ بھی مانند گرد باد — اے درد خاک سے مرے اٹھے غبار دل

پنڈت رتن ناتھ دریا خلف پنڈت امر ناتھ شعلہ جو دیوان سجان
دریا:۔ علی خاں کمبوہ کے تھے۔ باشندۂ لکھنؤ شاگرد میر علی اوسط رشک ہے۔

پڑ گوش گل کی یا کہ چراغ قمر کی لو — اللہ جانے دل کو لگی تھی کدھر کی لو

دلؔ:۔ زور آور خاں مرحوم دل، باشندۂ کول صاحب دیوان ریختہ مع مثنوی ہے

کیا سینے کو وا کسنے لگائی آگ گلشن میں عیاں ہیں داغ حسرت لالۂ صحرا کی چھاتی

دلؔ:۔ محمد عابد مرحوم دل برادر محمد روشن جوشش مولد و مسکن ان کا عظیم آباد، اولاد میں جسونت رائے ناگر کے ہے

تیری زلفوں میں پھنسا دل یہی تقصیر ہوئی
نقد جاں لیجئے حاضر ہے گنہگار دل

دقتؔ:۔ بد دقت تخلص اور کچھ حال ان کا دریافت نہیں ہے
کیوں مرا دل دیکھتا ہے لیکے تو دل ہاتھ میں.
سر بکف میں ہوں ترے ہے تیغ قاتل ہاتھ میں

دوستؔ:۔ شیخ غلام احمد دوستؔ باشندۂ صوبہ بہار مقیم عظیم آباد ہے
صنم جو دیکھ مجھ کو تو کہے ہے دور آنکھوں سے
کچھ اپنا بس نہیں ظالم میں ہوں مجبور آنکھوں سے

ذاکرؔ:۔ میر جان مرحوم ذاکر خلف میر فخر الدین ماہر شاگرد اپنے والد ماجد کے باشندۂ لکھنؤ تمام دیوان ان کا اسی رنگ پہ ہے ہے
کرتا ہے اس کے آگے جو نقش برناک میں
دیتا ہے اس کے شوخ وہیں تیر ناک میں

چہرہ پری رو پیٹ ہے مخمل ہر اس کے پاؤں دھو دھو کے اس سے پیتا ہوں اس گلبدن کے پاؤں

ذرہؔ:۔ لالہ شنکر لال ذرہ قوم کایستھ باشندۂ لکھنؤ شاگرد میر علی اوسط رشک ہے
قامت ہے سرو لالہ ہے رخ نرگس آنکھیں ہیں
نسرین کے ساعد اور گل یاسمن کے پاؤں

ذکاؔ :۔ شیخ محمد مخدوم بخش مرحوم ذکاؔ نوحہ خوان جناب سید الشہدا ساکن لکھنؤ شاگرد مرزا خانی نوازشؔ ۔

یارب کسی کے بس میں کسی کا نہ آئے دل
مجھ سے یہ اب کہا نہیں جاتا کہ ہائے دل

لہرا رہا ہے دل میں مرے نور حسن یار
خورشید سے فزوں ہے ہماری ضیائے دل

ذکیؔ :۔ شیخ زادہ لکھنؤ شیخ مہدی مخاطب بہ ملک الشعرا ذکی ولد شیخ کرامت علی ۔ مولد و مسکن ان کا مراد آباد ۔

جلوۂ دست نگارین جو بسا آنکھوں میں
شمع فانوس ہوا رنگ حنا آنکھوں میں

انصاف عشق ہے بت رنگین ادا کے ہاتھ
ہو جائے دل کا خون تو باندھے حنا کے ہاتھ

ذکیؔ :۔ اسد الدولہ ہشتم الملک محمد ذکی خان بہادر فیل جنگ عرف نواب بہادر متخلص بہ ذکی خلف اکبر نواب دلیر الدولہ آغا حیدر متخلص بہ حیدر منتیا بوری باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا سرفراز علی قادر اور میر علی اوسط رشکؔ ۔

چڑھتا ہے زہر نسکے تجھے ماجرائے زلف
اللہ سر سے دور ہی رکھے بلائے زلف

سودائے بوئے گیسوئے جاناں کسے نہیں
باد صبا کے سر میں بھی دیکھی ہوائے زلف

ذوقؔ :۔ عالی طبع ملک الشعرا خاقانی ہند محمد ابراہیم ذوقؔ استاد حضرت ظل الٰہی مرزا ابو ظفر بادشاہ دہلی، صاحب دیوان ۔

ڈبائے سے سرمے کے دھواں ہیں تری آنکھیں
کہہ بیٹھیں نہ کچھ سیف زباں ہیں تری آنکھیں

ہم برہنہ پا جنوں اور گرم پتھر زیر پا
دو پہر ہے سایہ بھی آیا ہے جھک کر زیر پا

راجا:۔ مہاراجا بلوان سنگھ بہادر راجا خلف راجا اجیت سنگھ والئی بنارس مقیم اکبرآباد صاحب دیوان شاگرد مرزا حاتم علی بیگ مہر سے

کچھ مزا دیگی جو بوسے کی حلاوت لب پہ — جان دم مرگ نہ ہوگی گی ساعت ہے پہ

رنگ مہندی کا نہیں شام وسحر ہاتھ میں ہے

پنجۂ مہر ترے رنگ قمر ہاتھ میں ہے

راحت:۔ بھگونت رائے راحت ولد دین دیال باشندہ کاکوری توابع لکھنؤ۔ شاگرد سید آغا حسن امانت سے

چاہ ہو چشمہ ہو دریا ہو تو اس کو رد کرے

زور چشم تر سے بہتا ہے سمندر زیر پا

راحم:۔ میر محمد علی راحم شاعر قدیم اور کچھ حال معلوم نہ ہوا سے

ارمان مرے دل کے نکل جائیں گے سارے

گر تیرے رہی سامنے دو چار گھڑی آنکھ

راسخ:۔ نواب ظفر یاب خاں راسخ خلف ملا میاں اولاد میں حافظ الملک حافظ رحمت خاں مغفور صوبہ دار کٹہر کے باشندہ ضلع بریلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب منصور خاں مہر،

زخم تیغ یار کا کب ہے نشاں بالائے سر — خط پیشانی کا ہے یہ ترجماں بالائے سر

آئنے دو دحشت میں سنگ کودکاں بالائے سر — اے خوشا طالع جو بیٹھے میہماں بالائے سر

راسخ:۔ شیخ غلام علی مرحوم راسخ عظیم آبادی شاگرد فدوی سے

مجھے تو ہوش نہ تھا مجھ کو حال کیا معلوم

تمھیں کہو کہ لیا تم نے کس ادا سے دل

مسافرانہ رہے ہم جہان میں راسخ — لگا یا ہم نے تو قصداً نہ اس سرا سے دل

راغب:۔ سجان قلی بیگ مرحوم راغب باشندہ شاہجہان آباد شاگرد سعادت یار خان رنگین ؎

ہوتا ہے تازہ آہ سے ہر دم جو داغ دل
روشن ہے باد گرم سے اپنا چراغ دل

اے شام غربت آہ کدھر ڈھونڈھئے اسے
پایا نہ ہم نے زلف میں بھی کچھ سراغ دل

راقم:۔ لالہ نند رام آنجہانی راقم باشندہ متھرا صاحب دیوان شاگرد مرزا رفیع سودا ؎

راقم ہوتا نہیں وہ ہم آغوش
کیونکر ہو درد دور پہلو کا

راوی:۔ مصاحب علی راوی خلف اکرام علی نبیرہ حافظ عبداللطیف باشندہ موضع نادن متصل قصبہ بلگرام، صاحب دیوان شاگرد رشید مرزا مہدی کوثر ؎

کیونکر نہ باندھوں کھا کے میں خون جگر کمر
ملک عدم کو باندھ گئے ہم سفر کمر

رحمت:۔ پنڈت کشمیری گنگا پرشاد رحمت ولد موتی لال باشندہ لکھنؤ شاگرد سید آغا حسن امانت ؎

ہم رند کس طرح نہ دعا دیں اٹھا کے ہاتھ
دیتا ہے جام پینے کو ساقی بڑھا کے ہاتھ

رحیم:۔ رحیم بخش مرحوم رحیم ؎

غش میں مجھ کو دیکھ کر بولا طبیب مہربان
ہائے رے دیکھی تھی تو نے اس کی کیوں بیمار چشم

رحیم:۔ عبدالرحیم خاں رحیم خلف دوست محمد خاں رسالہ دار باشندہ لکھنؤ شاگرد رشید ہادی علی بیخود ؎

جھانکنے تاکنے کا رکھتی ہیں لپکا آنکھیں   نہ کریں اپنی طرح سے مجھے رسوا آنکھیں

رخشاں:۔ خیرات علی خاں رخشاں باشندۂ فرخ آباد سے

گردش میں ایسے آگئے مجھ بے وطن کے پاؤں
پھرنے سے باز رہ گئے چرخ کہن کے پاؤں

رسا:۔ لالہ ابنہ پرشاد داستان گو رسا ولد چندی پرشاد خواہرزادے راجہ جھاؤلال کے قوم کائستھ باشندۂ لکھنؤ، شاگرد نواب مرزا تقی خاں ہوس اور داستان گوئی میں یکتائے زمان میر قاسم علی کے سے

جان نکلی جو مرے جسم سے جب آنکھ لگی   اور بتلادے کوئی ہجر میں کب آنکھ لگی

رسا:۔ میر علی احمد رسا خلف میر نجف علی مجتہد فیض آباد رفیق نواب عالیجا بہادر کے مقیم لکھنؤ صاحب دیوان۔ شاگرد رشید میر علی اوسط رشک سے

کب مثل حباب آبلہ پھوٹا مرے دل کا
چھلکا نہ کسی روز پیالا مرے دل کا

آنکھوں میں گرا یار کے نقشا مرے دل کا
پیمانوں میں دیکھو تو ہے شیشا مرے دل کا

رسا:۔ میاں محمد بخش آرائش ساز رسا ولد شیخ محب اللہ باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد اشرف خاں سے

چلنے میں تھرتھراتی ہے جو سر بسر کمر   لچکا نہ کھائے اوہنت نازک کمر کمر

رستم:۔ مصاحب نواب سعادت علی خاں بہادر، نواب اشرف الدولہ رستم علی خاں رستم جنگ بہادر عرف اشرف خاں مرحوم، رستم تخلص

خلف نواب خان دوراں خان بہادر باشندۂ دہلی مقیم بنارس سے

اے دل و دیدہ بہت تم نے ستایا مجھ کو
میں ہوں اب جان سے بیزار تمھارے ہاتھوں

رسوخ :- حسن مرزا رسوخ خلف مرزا بندہ محمد خاں باشندۂ لکھنؤ شاگرد مہدی حسین خاں آباد سے

جیسی ہیں گوری گوری تمھاری کلائیاں — دیکھی نہیں کسی نے بھی ایسی کلائیاں

رشک :- محقق علم شعر، زائر کربلائے معلی میر علی اوسط رشک ولد میر سلمان، باشندۂ فیض آباد مقیم لکھنؤ، تین دیوان ایک لغت ہندی ان کا ہے شاگرد رشید ناسخ سے

تجھ سا ہے کون غیرت ماہ مبیں جبیں — اے گلعذار غنچہ دہن یاسمیں جبیں
شام شب دراز مصیبت سواد زلف — صبح امید عاشق اندوہ گیں جبیں

باتوں سے روشنی ہے شبستان دہر کو
مانند شمع رکھتے ہیں اہل ہنر زباں

رشید :- مرزا محمد زکی رشید ولد مرزا مہدی اولاد میں منشی مرزا جعفر کے برادر زادہ مرزا حاجی قمر باشندۂ لکھنؤ شاگرد مولوی محمد بخش شہید :-

حوروں کی ایسی ہوں گی نہ پیاری کلائیاں
نازک بہت ہیں یار تمھاری کلائیاں

رضا :- خوشنویسی میں یکتا غلام رضا رضا ولد ابنا پرشاد داستان گو اور خود بھی داستان خوب کہتے ہیں۔ باشندۂ لکھنؤ سے

رکھ تو نہ سر عاشق مضطر کے تلے ہاتھ — ہر شب مرے اے رشک مہ تیرے سر کے تلے ہاتھ

رضاؔ:- سید غلام رضا خاں طباطبائی رضاؔ خلف نواب نصر اللہ خاں باشندہ بنارس صاحب دیوان شاگرد مولوی ذاکر علی ذاکرؔ سے

اک نہ ایک آفت ہمیشہ ہی یہاں بالائے سر
بارِ غم رکھتا ہے ہر دم آسمان بالائے سر
خاکسار و کو ہی ایذا سرکشوں کو چین ہو
ہو زمیں پاؤں کے نیچے آسمان بالائے سر

رضواںؔ:- نواب واجد علی خاں بہادر رضواںؔ فرزند نواب نجابت علی خاں بہادر نواسہ نواب مظفر جنگ بہادر مسند آرائے فرخ آباد شاگرد رشید سید اسماعیل حسین منیرؔ سے

ہیں ترا جلوہ ہے جو اے ماہ لقا آنکھوں میں
چشم خورشید سے افزوں ہو ضیا آنکھوں میں

رعناؔ:- عبد الرحیم مرحوم رعناؔ ولد خواجہ بخی تاجر پشمینہ باشندہ لکھنؤ مقیم کانپور شاگرد غلام ہمدانی مصحفیؔ سے

دے بوسہ گر اس طفل پریزاد کے منھ پر
تو رنگ کچھ آئے دل ناشاد کے منھ پر
ہے مصحفیؔ استاد ترا شوق سے رعناؔ
پڑھ اپنی غزل جائے ہر استاد کے منھ پر

رفعتؔ:- طالب العلم غلام جیلانی مرحوم رفعتؔ پہلے تخلص بیدمؔ تھا باشندہ دہلی بحیثیت حافظہ ایسا درست تھا کہ قصیدہ تمام یکبارگی سننے میں یاد ہو جاتا تھا شاگرد مولوی قدرت اللہ شوقؔ سے

بہتی ہے زور شور سے اپنی مدام چشم
ایک بحر ہے عظیم کہ جس کا ہو نام چشم

شیخ محمد رفیع مرحوم رفعت الہ آبادی مقیم عظیم آباد سے

رفعت :- کیا کرتا ہے اکثر نالہ جانکاہ پہلو میں
الٰہی دل ہے میرا یا کوئی بدخواہ پہلو میں

اسد بیگ مرحوم رفیق دہلوی سے

رفیق :- یہ رہی ہے ہجر میں تیرے سدا خونبار چشم
اور تو ہم سے خفا ہو حیف ہو کر چار چشم

مرزا رستم علی مرحوم رقت باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان

رقت :- شاگرد قلندر بخش جرأت سے

کیوں نہ دیوانے گریباں کو کریں صد چاک آہ
دست شانہ ہو جو گستاخی سے دامنگیر زلف

دیا اک بوسہ پنہاں اس نے ہم کو رات لیکر دل
سو ہم بھی یہ سمجھتے ہیں حساب دوستاں در دل

مرزا قاسم علی مرحوم رقت ہیں بزرگ ان کے متوطن کشمیر مولد و مسکن

رقت :- ان کا دہلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میاں قلندر بخش جرأت سے

وقت رقص آگے بڑھا رکھ کے وہ جیب ہاتھ پہ ہاتھ
غش ہوئے ٹوٹ گئے مارے سب ہاتھ پہ ہاتھ

نواب احمد علی خاں مغفور رند مسند نشین رامپور سے

رند :-

پہونچے جب یار کے رخسار قمر تاب پہ ہاتھ
چوم کر کیوں نہ رکھوں دیدۂ پرآب پہ ہاتھ

بد نواب سید محمد خاں مرحوم رند خلف نواب سراج الدولہ
رند:۔ غیاث الدین. محمد خاں بہادر نصرت جنگ نشیا پوری. نواسے نواب نجف خاں کے باشندۂ فیض آباد مقیم لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد رشید خواجہ حیدر علی آتش ؔ ہے

بام پر آکر اڑاتے ہیں سر بازار آنکھ روزن در سے کبھی کرتے نہ تھے جو چار آنکھ

پڑتی ہے آکے جان پہ آخر بلائے دل
یارب کسی بشر پہ کسی کا نہ آئے دل

آنے دے میری جان کسی پر جو آئے دل کچھ مشغلہ ضرور ہے آخر برائے دل

بد میر حمزہ علی مرحوم رند سراپا برہنہ آزادانہ مرشد آباد میں تمام
رند:۔ عمر بسر کی ہے

گر نہ پیتا شراب وصل تو کیوں
کھینچتا ہجر کا خمار یہ دل

بد مہربان خاں مرحوم رند پسر خوانده نواب احمد بخش خاں تنگبش
رند:۔ رئیس فرخ آباد، صاحب دیوان شاگرد میر محمدی سوز ہے

درد دل دکھ مجھے دیتا ہے نہایت یارب
تجھ سوا کس سے کہوں اپنی میں بیماری دل

دزدی دل پہ تیرے زلف نے باندھی ہے کمر
اس شب تار میں ہو کس سے خبرداری دل

غم نہ دل کا تو کر اے رند بقول سودا ایک غم ہووے تو ہو سکتی ہے غمخواری دل

بد میر اکبر علی عرف میر سنگی مغفور رنگین باشندہ لکھنؤ
رنگین:۔ صاحب دیوان، شاگرد مرزا رفیع السودا ہے

بنی ہے مردمک کی جلوہ گر تصویر آنکھوں میں
رہا کرتا ہے ہر دم وہ بت بے پیر آنکھوں میں

برنگ طائر بسمل نہ کیونکر پیر گھڑی تڑپے
ہو جب تیر مژہ سے مرغ دل نخچیر آنکھوں میں

تیری آنکھوں کے یہ ڈورے نہیں ہیں سرخ اے قاتل
مگر لکھی ہے میرے قتل کی تحریر آنکھوں میں

رنگین:۔ طہماسپ خاں تورانی، باشندہ شاہجہان آباد، صاحب دیوان ریختہ و ریختی و حکایات رنگین اور فرسنامہ ان سے یادگار ہے۔ شاگرد شیخ ظہور الدین حاتم ؎

بعد شاعر مشہور سعادت یار خاں مرحوم۔ رنگین موجد ریختی، ولد

روشن بسان مہر ہے پر ایک داغ دل | یارو نہ ہوئے کیونکہ فلک پر دماغ دل
ساقی پہونچ شتاب پیے کوئی کب تلک | بھر بھر کے اپنے خون جگر سے ایاغ دل

خواہش نہ شمع کی ہو اسے نہ چراغ کی
فانوس تن میں جس کے ہو روشن چراغ دل

روشن:۔ میر جلیل فیض آبادی، مقیم لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد مولوی محمد بخش شہید ؎

بعد داروغہ سرکار نظام الدولہ بہادر میر علی حسین روشن۔ خلف

چراغ گو نہیں زیر مزار پہلو میں | ہے مشتعل تو دل داغدار پہلو میں
جو شب کو سوئے وہ زیب کنار پہلو میں | طپاں نہ ہو یہ دل بیقرار پہلو میں

رونق:۔ میں راجہ جھاؤلال کے باشندہ لکھنؤ، شاگرد ناسخ ؎

بعد لالہ رام سہائے۔ رونق۔ فارسی گو، ولد حکیم منالال عزیز دوں

صد چاک ہوں شانے کی طرح زلف کے غم میں
قاصد یہ اس سے کہیو زبانی مرے دل کی
پانی عرق شرم سے ہو کیوں نہ بہے کیوں
دیکھے جو سحاب اشک فشانی مرے دل کی

رہا:۔ میر رضی مرحوم رہا، ولد میر عباس، عرف میر مغل باشندۂ فیض آباد مقیم کانپور، صاحب دیوان، شاگرد میر علی اوسط رشک سے
آشنا خواب سے ہوتی نہیں اصلاً آنکھیں ۔ دیدۂ روزن دیوار ہیں گویا آنکھیں
ظاہر نہیں ہے کیسہ وقار کمال لب ۔ سیارہ ماہ چرخ ہی ثابت ہلال لب

رہائی:۔ شیخ عبداللہ ڈاکٹر رہائی تخلص ولد شیخ نقیر محمد باشندۂ موضع راگھوپور پرگنہ نیر ضلع عظیم آباد شاگرد عبداللہ خاں مہر سے
دیکھے دم خرام جو اس گلبدن کے پاؤں
حیرت سے اٹھ سکیں نہ تدرو چمن کے پاؤں

ریاضت:۔ اسلام علی ریاضت ولد عبداللہ شاگرد اور خانہ زاد سید آغا حسن امانت سے
آئے نظر نہ اس صنم مہ لقا کے ہاتھ ۔ کب کی دعا نہ جانب قبلہ اٹھا کے ہاتھ

زار:۔ لالہ دھنپت رائے زار خلف لالہ شنکر لال برادر ماموں زاد راجہ کندن لال بہادر باشندہ بریلی مقیم لکھنؤ، شاگرد خواجہ وزیر وزیر سے
کیونکر تمہارے روئے مصفا تک آئے دل ۔ اس درجہ ہی صفا کہ پھسلتا ہی ہائے دل
میری طرح کسی پہ تمہارا جو آئے دل ۔ سینے پہ رکھ کے ہاتھ کہو ہائے ہائے دل

زار:۔ سید سلامت علی زار خلف سید مختار علی۔ باشندۂ فتح پور ہنسوا۔ صاحب دیوان، شاگرد میر اکرام علی توانا سے

نہیں ہے آج جو وہ گلعذار پہلو میں　　　تو پھول سیج کے ہیں مثل خار پہلو میں
اٹھا سکا جو نہ صدمہ فراق کا آخر　　　تڑپ کے رہ گیا دل ایک بار پہلو میں

زار:۔ منشی مینڈھو لال زارؔ خلف لالہ مینیدنی لال۔ باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان ہندی و فارسی، شاگرد طوطا رام عاصی ؎

لپٹی ہے پھر وہ زلف گرہ گیر پاؤں میں
جائے نہ کس طرح مجھے زنجیر پاؤں میں
نقش قدم ہے پنجۂ خورشید روز حشر
کیا حق نے دی ہے یار کے تنویر پاؤں میں

زاہد:۔ شاہزادہ مرزا زاہد الدین زاہدؔ، ولد مرزا کام بخش بن مرزا سلیمان شکوہ، باشندہ لکھنؤ۔ صاحب دیوان شاگرد آتش ؎

طرزیں بناؤ کی یہ فقط ہیں برائے دل
کیونکر نہ اس پری پہ بھلا اپنا آئے دل
ایک شب اگر نصیب ہو جام مئے وصال
تا روز حشر ہوش میں ہرگز نہ آئے دل

زاہد:۔ خواجہ ولایت حسین زاہدؔ اکبر آبادی ؎
قضا پکار رہی ہے یہ نعش زاہد پر!
وہ لب ہلائے تو آجائے جسم زار میں روح

زلال:۔ خوشنویس میر دوست علی مرحوم پہلے تخلص دوست تھا۔ بعدہٗ زلالؔ تخلص کیا۔ ولد میر محمد پناہ باشندہ اٹاوا۔ پہلے اصلاح محمد عیسیٰ تنہاؔ سے لیتے تھے۔ بعدہٗ شاگرد مصحفیؔ کے ہوئے ؎
کسی کاتب نے مگر نامہ لکھا تھا اس کو　　　آجکل روز قلم ہوتے ہیں دو چار کے ہاتھ

ساحلؔ:۔ مرزا اکبر علی ساحلؔ ولد مرزا باقر علی خویش منشی محمد حسن، باشندۂ دہلی۔ مقیم کانپور شاگرد درخشاںؔ ہے۔ ؎

موسیٰ سے چل کے کیجئے طول کلام زلف ہو جائے آج وادیٔ ایمن میں شام زلف

اہل سخن میں آج مجھے سلطنت ملی قبضے میں میرے آ گئی اقلیم شام زلف

سالکؔ:۔ ارشاد علی شاہ سالکؔ مرد سیاح وارفتہ مزاج خلف محمد علی مرید شاہ افضل عظیم آبادی۔ باشندۂ بھوپال تال، لکھنؤ میں برائے سیر آئے، بہت دن مقیم رہے۔ اب معلوم نہیں کہ کس طرف کو گئے۔ شاگرد سید ہادی علی بیخودؔ ہے۔ ؎

مجھ کو دکھلاتی ہیں کیا نرگس شہلا آنکھیں
دیکھ ڈالیں ہیں مری آنکھوں نے کیا کیا آنکھیں

ہے صفائی صورتِ آئینہ گویا پاؤں میں
منھ نظر آئے نہ کیوں اے ماہ سیما پاؤں میں

ضعف میں بھی اے جنوں ہے زور ایسا پاؤں میں
تا گریباں پھٹ گیا دامن جو الجھا پاؤں میں

دشت گردی میں چبھا گر کوئی کانٹا پاؤں میں
ہم نے باندھا پھاڑ کر دامانِ صحرا پاؤں میں

سائلؔ:۔ حکیم عبد الحق سائلؔ خلف الرشید شاہ ابو الحسن قادری متوطن ضلع مونگیر واسطے طالب علمی کے وارد لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیرؔ وزیر اور منشی امیر احمد امیرؔ ہے۔ ؎

نیزہ بازی پہ جو آ جاتی ہیں بڑھ کر پلکیں
ترک تازوں کی الٹ دیتی ہیں لشکر پلکیں

سبقت:- مرزا مغل مرحوم سبقتؔ ولد مرزا علی اکبر بزرگ ان کے رہنے والے ملک فارس کے ان کا مولد دہلی مسکن لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد نامی قلندر بخش جراُتؔ سے

ناقہ لیلیٰ جو ٹھہرا وادیٔ مجنوں میں آہ
بولے کیا تیرا بھی یاں اے ساربان دل لگ گیا

سپہر:- شتاب خاں سپہرؔ دہلوی، صاحب دیوان، شاگرد شاہزادہ مرزا محمد قادر بخش صابرؔ سے

باغ میں تو نے جو نرگس سے ملائیں آنکھیں ہم نے اس رشک سے رو رو کے سوجائیں آنکھیں

بے حوصلہ سمجھ کے وہ ہنستا ہے اے سپہرؔ
روتا ہوں جس کے سامنے کہہ کر میں ہائے دل

سپہر:- خواہرزادۂ مولف میر محمدی سپہرؔ خلف میر مہدی بدخشی عرف میر شاہ علی۔ باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد خواجہ وزیرؔ سے

رہتا ہے سدا وہ بت مغرور بغل میں ہے جلوہ نما صاعقۂ طور بغل میں

ناحق جو اپنے زلف میں وہ بت پھنسائے دل
زنجیر کی طرح سے نہ کیوں غل مچائے دل

سجاد:- میر سجاد۔ سجادؔ دہلوی سے

میرے تمام حال کی تقریر ہے وہ زلف
روز سیاہ نالۂ شب گیر ہے وہ زلف

سجاد:- میر سجاد مرحوم، سجادؔ ولد میر محمد اعظم، جد ان کے میر منشی دارالانشائے شاہی کے تھے۔ باشندۂ اکبرآباد۔ صاحب دیوان سے

ایک دل رکھتا ہوں جو چاہے سو لیجائے اسے خواہ زلفین خواہ ابرو خواہ مژگاں خواہ چشم

سجاد:- میر حیدر علی، باشندہ موضع کڑا، صاحب دیوان، محافظ دفتر کلکٹری ضلع الہ آباد، میر علی سجاد، خلف شاگرد دبیر علی اوسط رشک ہے ؎

صدقے ترے قد پہ لاکھوں خوش قد
آنکھوں پہ فدا ہزار آنکھیں!

سحاب:- محمد اللہ یار خاں سحاب خلف محمد ہارون خاں رسالدار باشندہ خیر آباد مقیم لکھنؤ۔ صاحب دیوان شاگرد برق ؎

آتش رنگ حنا سے کیا بھبھو کا پاؤں ہے
اے پری نظروں میں اپنے صاف شعلا پاؤں ہے

سحر:- اجودھیا پرشاد سحر پسر رام دیال دیوان اعتماد الدولہ میر فضل علیخان باشندہ لکھنؤ۔ شاگرد کپتان مقبول الدولہ مرزا مہدی قبول ؎

تصور کمر یار میں ہیں اشک رواں
کھٹک ہو کیوں نہ جو پڑ جائے بال آنکھوں میں

سحر:- شیخ امان علی سحر ولد شیخ محمد امین۔ باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد رشید فتح الدولہ برق ؎

شب فراق عجب طرح سے بسر کی ہے
الگ چلو تو کہوں سارا ماجرا دل کا

کم نہیں ابروؤں سے یار آنکھیں | دو کیا ہو گیئں جو چار آنکھیں
پائے نظارا الجھتے ہیں ہر بار ہاتھ میں | آئینہ ہے حجاب کی دیوار ہاتھ میں

سحر:- زمیندار بریبراؤں میر ناصر علی سحر۔ خلف میر محمد علی وطن بزرگوں کا کویل مقیم لکھنؤ۔ صاحب دیوان، شاگرد رشید شیخ امام بخش

ناسخ ؎

اے سحر نہیں ساقی مخمور بغل میں   ہو جائے نہ کیوں شیشۂ دل چور بغل میں
آجائے اگر وہ بت مغرور بغل میں   کیا ہی دل ناشاد ہو مسرور بغل میں

سخاؔ:- شیخ سخاوت خاں سخاؔ۔ ولد گل محمد باشندۂ قصبۂ ڈیبائی توابع ضلع بلند شہر، شاگرد شیخ فدا حسین فداؔ کے، فداؔ شاگرد مصطفٰے خاں شیفتہؔ کے ؎

بھجوا دوں سر کو کاٹ کے پیغامبر کے ہاتھ
ایذا نہ پائیں قتل میں تا فتنہ گر کے ہاتھ

سخنؔ:- رام دیال گھڑی ساز سخنؔ تخلص ولد پرم سکھ، باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتشؔ ؎

خدا کے واسطے سن اے صنم گلہ دل کا   کہ تیری آنکھوں نے لوٹا ہے قافلہ دل کا
مری مراد بر آئے گی قتل ہونے سے   کرے گی یار کی تلوار فیصلہ دل کا

رکھے اگر وہ ناز سے اندر چمن کے پاؤں
سب پھول چومیں آن کے اس گلبدن کے پاؤں

سراجؔ:- شاعر قبل زمانہ میاں ولی سید قمر علی سراجؔ۔ باشندہ حیدرآباد دکھن صاحب دیوان ؎

مدت سے گم ہوا دل بیگانہ اے سراجؔ   شاید کہ جا پڑا ہے کسی آشنا کے ہاتھ

سردارؔ:- سردار مرزا۔ سردارؔ تخلص خلف الرشید سید محمد طباطبائی باشندۂ لکھنؤ۔ شاگرد خواجہ وزیر۔ وزیرؔ ؎

اے قمر ہیں ترے مہتاب سے بہتر تلوے
صاف آتے ہیں نظر مہر منور تلوے

شیخ پیر بخش سرورؔ خلف حکیم حیات اللہ قلاشؔ باشندۂ کاکوری

سرورؔ:- مقیم لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد مصحفیؔ ؎

ہوا پنہاں جو اس کا چہرۂ پر نور آنکھوں میں
یہاں تک روئے عاشق ہوگئے مجبور آنکھوں سے

سدا چشم تصور سے ہم اس کو دیکھ لیتے ہیں
وہ دل سے ہے بہت نزدیک گو ہے دور آنکھوں سے

مصنف قصہ جانعالم مرزا رجب علی بیگ سرورؔ، ولد مرزا اصغر علی

سرورؔ:- باشندہ لکھنؤ ایک دیوان و منتخبۂ سلطانی ترجمہ شمشیر خانی اور شگوفۂ محبت ان کا ہے۔ شاگرد مرزا خانی۔ نوازشؔ ؎

کیا غضب ہے کہ چار آنکھوں میں   دل چراتا ہے یار آنکھوں میں

نالۂ سرگرم فغاں ہے فصل گل کیا آ گئی!
پھرتے ہیں زنجیر میں پھر کچھ طرارے ہاتھ پاؤں

قوت بازو سے اس کو کھینچ کر لاتے تھے ہم
جن دنوں تک چلتے پھرتے تھے ہمارے ہاتھ پاؤں

سید کاظم حسین سرورؔ، خلف سید ظفر علی باشندۂ لکھنؤ شاگرد

سرورؔ:- مہدی حسین خاں آبادؔ ؎

پر نور کیا ہیں حسن سے ساری کلائیاں
ہیں شاخ نخل طور تمھاری کلائیاں

غلام مرتضےٰ خاں سرورؔ۔ ولد نصیر اللہ خاں عرب ہاشمی وطن

سرورؔ:- بزرگوں کا مدینہ منورہ مولد و مسکن ان کا لکھنؤ۔ صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتشؔ ؎

مجھ سے جو پوچھتا ہے کوئی ماجرائے دل یہ کہہ کے لوٹ جاتا ہوں میں ہائے ہائے دل
ایسا گداز ہے تپ فرقت سے ہجر میں ساتھ آنسوؤں کے ڈر ہے کہیں بہہ نہ جائے دل

سرورؔ:- ولایت علی سرورؔ خلف محمد جعفر مغفور پہلے شاگرد اپنے والد ماجد کے، بعدہٗ خواجہ حیدر علی آتشؔ کے۔ ان کی عبارت اشعار ملاحت آمیز سے تمام عالم آگاہ ہے ؎

محفوظ ہے گزند عداوت کی آنکھ سے جو دیکھتا ہے خلق کو رحمت کی آنکھ سے

نہیں رقیبوں سے کیں تونے گرم دو چار آنکھیں
چراتا کس لئے ہم سے ہے اے نگار آنکھیں

سعادتؔ:- سعادت خاں، سعادتؔ ولد جہاں خاں ساکن اعظم گڈھ، مقیم کانپور، تھانہ دار گرمیں گنج ضلع کانپور، شاگرد میر علی اوسط رشکؔ ؎

ہنس کے چھیڑوں اسے دکھلائے جو جاناں عارض
دیکھ تیرے نہیں ایسے گل خنداں عارض

سعیدؔ:- مرزا آغا نجف سعیدؔ ولد مرزا امیر بیگ باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد مقبول الدولہ مرزا مہدی قبولؔ ؎

شوریدہ بوئے گل سے ہوا یار کا دماغ
نازک ہے اس قدر مرے دلدار کا دماغ
اس گل نے اپنے ہاتھ سے توڑا جو ایک پھول
پہونچا پرے بہشت کے گلزار کا دماغ

سفیرؔ:- خواجہ بادشاہ سفیرؔ خلف اکبر اور شاگرد رشید خواجہ وزیرؔ وزیر باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان ؎

لی ہے جوان کی زلف گرہ گیر ہاتھ میں　　اس جرم پر پنہائی ہے زنجیر ہاتھ میں

کس قدر نرم ہے تمھارا پیٹ
مثل مخمل ہے صاف سارا پیٹ

سلطانؔ:۔ راجا طالب علی خاں عرف سلطان جان سلطانؔ خلف الرشید خواجہ حسین علی خاں بخاری، سلسلہ ان کی ننھیال کا حضرت خواجہ میر دردؔ علیہ الرحمہ سے ملتا ہے۔ باشندۂ عظیم آباد صاحب دیوان ہ

اے نشہ خوبان جہاں دل ہوا تسخیر زلف
ہے عجب دام محبت حسن عالمگیر زلف
عرش پر ہے اب دماغ کافر پُر پیر زلف
طائر طوبیٰ و سدرہ ہوتے ہیں نخچیر زلف

سلطانؔ:۔ سلطانؔ تخلص دیوان ان کا مولف کی نظروں سے گذرا ہے۔ اور حال معلوم نہ ہوا۔ شاید دختر نواب معتمدالدولہ کی ہوں ہ

کب تک یہ تیرے ہجر کے صدمے اٹھائے دل
ڈر ہے یہی کہ جان سے اپنی نہ جائے دل

سلیمؔ:۔ میر سلامت علی سلیمؔ بنارسی، وہاں کے استاد ناجیؔ ہیں ہ

کس قدر نازک و بہتر لب معشوق ہوا
نسبت لعل سے احمر لب معشوق ہوا
قطرے شبنم کے نہ حلقۂ بینی کے گہر　　صورت برگ گل تر لب معشوق ہوا

سلیمؔ:۔ میر عباس سلیمؔ خلف میر عالم علی۔ داروغہ چھوٹی شاہزادی، باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد آتشؔ ہ

ساحری ہیں تری او ترک جفا کار آنکھیں!
دل الٹ دیتی ہیں ہو جاتی ہیں جب چار آنکھیں
یا الٰہی ہے عجب طور کا پھوڑا دل میں
پک گیا دل نہ یہ پکا نہ یہ پھوٹا دل میں

سلیماںؔ:۔ سلیماںؔ تخلص:۔
تجھ سے ظالم سے ملا دیکھو طراری دل
کچھ بھی دھڑکا نہ گیا بل بے جگرداری دل

سلیماںؔ:۔ سلیمان خاں مرحوم سلیماںؔ، باشندۂ دہلی مقیم عظیم آباد شاگرد اشرف خاں فغاںؔ سے
یہی رونا ہے تو کیوں کر رہے گا نور آنکھوں کا
الٰہی یہ کہیں بھی دور ہو ناسور آنکھوں کا

سلیماںؔ:۔ شاہزادہ والا گوہر مرزا محمد سلیمان شکوہ بہادر مغفور سلیماںؔ خلف حضرت شاہ عالم آفتابؔ، بادشاہ غازی باشندۂ دارالخلافت دہلی، مقیم لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد میر انشاء اللہ خاں انشاؔ سے
کل دیکھتے ہی اس مرے مخمور کی گردن ساقی نے وہیں شیشے کی جھٹ دور کی گردن
کہاں ہے شیشۂ مے محتسب خدا سے ڈر
مری بغل میں چھلکتا ہے آبلہ دل کا

سوداؔ:۔ ملک الشعراء سخنور نامی و گرامی مرزا رفیع مغفور تخلص سوداؔ، خلف مرزا محمد شفیع باشندہ دہلی مقیم لکھنؤ۔ صاحب دیوان ہندی و فارسی، قصائد اور ہجوان کے غایت شہرت سے محتاج مدح کے نہیں اول شاگرد سلیمان قلی خاں وداؔد، بعدہ شیخ ظہور الدین عرف شاہ حاتمؔ سے

کیا جانے کس کی خاک ہو رکھ ہوش نقش پا
یوں دھر قدم کرتا نہ دبے دوش نقش پا

اعمال رفتگاں کے مکافات کر نظر
حیراں رہے ہے صورت خاموش نقش پا

کثرت سے کوئے یار میں گرمی یہ ہے کہ واں
پڑتا ہے پا میں آبلہ از جوش نقش پا

سوزؔ:۔ مولوی عبدالکریم سوزؔ۔ خلف مولوی امام بخش صہبائی باشندۂ دہلی سے

اے سوزؔ ابتدا ہی میں بگڑی ہوائے دل
آگے کو رنگ دیکھیے کیا کیا دکھائے دل

سوزؔ:۔ اپنے رنگ کے یکتا زبان آور نامی میر محمدی مغفور سوزؔ ولد میر ضیاء الدین اولاد میں حضرت قطب عالم گجراتی کے، وطن بزرگوں کا بخارا، ان کا مولد ومسکن دہلی، عہد نواب آصف الدولہ میں لکھنؤ آئے، صاحب دیوان، جو مضمون شعر میں ہوتا اس کی صورت بنا کے دکھا دیتے تھے۔

چھپ گیا حسن یار آنکھوں میں ۔۔۔ کیا ہی پھولی بہار آنکھوں میں
کٹ گئیں انتظار میں راتیں ۔۔۔ ایک دو، تین چار آنکھوں میں

بہا ہے پھوٹ کے آنکھوں سے آبلہ دل کا
تری کی راہ سے جاتا ہے قافلہ دل کا

سیاحؔ:۔ میاں داد خاں سیاحؔ، خلف عبداللہ خاں باشندۂ اورنگ آباد دکھن، پہلے عشاقؔ تخلص کرتے تھے۔ جب مرزا اسداللہ

خاں غالب کے شاگرد ہوئے۔ سیاح تخلص پایا ہے

ہے شاد شاد مقدم جاناں سے تن میں روح
آتے ہی اس کے جا کے پھر آئی بدن میں روح
کنجِ قفس کو دیکھ کے تڑپی یہ تن میں روح
مرغِ چمن کی اڑ گئی آخر چمن میں روح

سید:۔ آغا سید، سید تخلص خلف مولوی میر محمد باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان ہے

ہے جنون زار یہ سرِ زلف چلیپا دل میں
گو بنا دانۂ زنجیر سویدا دل میں!

سید:۔ میر امداد علی سید، ولد سید حسین، سادات، بارہہ مقیم لکھنؤ، شاگرد نواب منصور خاں مہر ہے

حسن کی ہے اب سراپا میں سمائی پیٹ پر
خط نے رخ گھیرا نظر اپنی اب آئی پیٹ پر

سید:۔ نواب نظام الدولہ سید علی خاں بہادر دلاور جنگ سید تخلص خلف دوم نواب معتمد الدولہ بہادر ضیغم جنگ مولد لکھنؤ، مسکن کانپور، صاحب دیوان، شاگرد میر علی اوسط رشک ہے

چھلے کے تیرے کھائے گل اے یار ہاتھ میں
گلدستہ کیا کہ پھولا ہے گلزار ہاتھ میں

سیر:۔ مرزا عباس سیر خلف مرزا بندہ حسن، عزیزوں میں تجمل حسین خاں کے باشندۂ لکھنؤ شاگرد مہدی حسین خاں آباد ہے

کس درجہ صاف صاف ہیں ان کی کلائیاں
سو حصے ہیں بلور سے اچھی کلائیاں

سیفؔ:۔ مرزا محمد حسین سیفؔ ولد مرزا علی جان اعظمؔ فارسی گو بن مرزا محمد فاخرؔ مکینؔ، باشندۂ دہلی، مقیم لکھنؤ، صاحب دیوان ہے

شاید کہ گنج حسن بتاں ہاتھ آئے گا
کھجلاتی ہیں جو آج ہماری ہتھیلیاں

سیفیؔ:۔ میر وارث علی، خوشنویس سیفیؔ ولد میر بشارت علی باشندۂ نواب گنج توابع فرخ آباد، مقیم کانپور شاگرد ناسخؔ ہے

سامنے عشاق کے کیونکر نہ ہو تو قیر زلف ۔۔۔ سر چڑھایا یار نے اپنے خوشا تقدیر زلف
دن جو روشن ہے اثر ہے چہرۂ پر نور کا ۔۔۔ رات جو تاریک ہوتی ہے یہ ہے تاثیر زلف

شادؔ:۔ شیخ فضل علی مرحوم شادؔ، صاحب دیوان، شاگرد غلام ہمدانی مصحفیؔ ہے

بنا ہے برق وش دونوں کا کیا دل ۔۔۔ میرا بے چین تیرا چلبلا دل!
نہیں سنتا کبھی وہ دردِ دل کا ۔۔۔ عجب بے درد کے پالے پڑا دل

عجب کمبخت وہ ساعت تھی اے شادؔ
لگا تھا جس گھڑی اس سے مرا دل

شادؔ:۔ شیخ محمد جان شادؔ، خلف شیخ وارث علی شیخ زادۂ لکھنؤ، فارسی میں شاگرد مرزا علی اکبر شیرازی، ہندی میں میر کلو عرشؔ ہے

نظر سے دیکھ سمجھ کر اتار دل میرا ۔۔۔ گرا تو ٹوٹ ہی جائے گا یار دل میرا
ملا کے خاک میں جائے تو بار دل میرا ۔۔۔ گرے گا پاؤں پہ ہو کر غبار دل میرا

شاداںؔ:۔ رائے چندو لال آنجہانی شاداںؔ، نائب رئیس حیدر آباد دکھن، باشندۂ رائے بریلی توابع لکھنؤ، شاگرد شیخ حفیظ الدین ہے

ملا کے گیسوئے دلبر سے سلسلہ دل کا
عجب بکھیڑے میں ڈالا ہے معاملہ دل کا

شاعر:۔ میر بسم اللہ، شاعرؔ، خلف میر نوروز علی، ملازم، راجہ نواب علی خاں باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد رشید کرامت علی خاں فرخؔ سے

نہ سرمہ دے صنم بے حجاب آنکھوں میں
خدا کا نور ہے ان لاجواب آنکھوں میں

نازکی سے صدمۂ جانکاہ پہنچا ہاتھ میں
پہنا اس گلرو نے جو پھولوں کا گجرا ہاتھ میں

شاغل:۔ اشرف حسین شاغلؔ خلف الرشید اور شاگرد کاشف علی کاشفؔ باشندۂ لکھنؤ، مقیم کانپور سے

نازک جو نیز احد سے زیادہ ہے یار ہاتھ
رنگ حنا کا کیونکر اٹھائے گا بار ہاتھ

شاغل:۔ باشندۂ دہلی شاگرد بسملؔ سے

شاغل کو روز و شب ہے تری فکر زلف و رخ
آٹھوں پہر ہے ورد زباں ذکر زلف و رخ

شاہی:۔ شاہزادۂ مرزا نور الدین بہادر شاہیؔ، خلف مرزا کام بخت عرف مرزا سلیمان شکوہ بہادر سلیمانؔ وطن دہلی، مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتشؔ اور نواب عاشور علی خاں بہادر سے

ملو گلے سے تو جاتا رہے گلہ دل کا
تمھارے وصل پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

یہ اس کی زلف میں جاتا ہے خیر ہو یارب
ہوا ہے کالی بلا سے مقابلہ دل کا

جگر تو کیا ہے نہ کی جان بھی بتوں سے عزیز
خدا کی شان ہے دیکھو تو حوصلہ دل کا

شائق:- لالہ فتح چند رشائقؔ ولد لالہ بستی رام قوم کالیستھ باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخؔ سے

اس پری زاد کی جادو ہیں مقرر آنکھیں ۔۔۔ سیکڑوں جی سے گئے اس سے ملا کر آنکھیں
ٹھہرتا ہے غم اندوہ کو دشوار پہلو میں ۔۔۔ وہ کیا پہلو میں بیٹھے ہر دل بیمار پہلو میں

مرا پہلو فراق یار میں ہے خانۂ ماتم
بجائے یار یہاں بیٹھے مرے غمخوار پہلو میں

شائق:- خواجہ فیض الدین عرف حیدر جان شائقؔ ولد خواجہ تحلیل الدین باشندۂ ڈھاکہ وارد دہلی شاگرد اسد اللہ خاں غالبؔ سے

مت لے خدا کے واسطے بخیر ہاتھ میں
دلکو ہمارے پہلو سے لے چیر ہاتھ میں

شجاعت:- شیخ بہادر علی شجاعتؔ ولد شیخ فتح علی عرف شیخ مداری باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد ناسخؔ سے

سمائی گیسو و رخ کی بہار آنکھوں میں ۔۔۔ دیا ہے گردش لیل و نہار آنکھوں میں
ہرن کی آنکھ نہ ایسی نہ حور کی آنکھ ۔۔۔ ہے ایک آنکھ تمھاری ہزار آنکھوں میں

شرر:- مرزا صادق علی مرحوم شررؔ برادر مرزا جعفر علی فصیحؔ سے

گلستاں میں جائے کھایا میں نے جو گل ہاتھ پر
خار کھا کر رشک سے آ بیٹھی بلبل ہاتھ پر

شرر:- مرزا آغا حسن شررؔ ولد محمد آغا فیض آبادی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتشؔ ۔ ان کا کلام پسند خاص و عام ہے

کیا دیکھوں اے حضور اسے رغبت کی آنکھ سے
نرگس کی آنکھ چھوٹی ہے حضرت کی آنکھ سے

اٹھتے نہیں ہیں سامنے اس تیغ زن کے پاؤں
ہوتے ہیں دونوں پاؤں حرے لاکھ من کے پاؤں

شررہؔ:۔ عبدالغفور خاں شررؔ۔ خلف نور محمد خاں پوتے شاہ محمد خاں کابلی کے مولد ان کا دہلی، سکونت رامپور، بندیل کھنڈ میں تحصیلدار ہیں صاحب دیوان سے

اس قامت دلچسپ پہ اپنی جو پڑی آنکھ
سر کی نہ پھر اس جا سے کہ جس جا پہ گڑی آنکھ
بعد مردن اس لئے باندھے ہمارے ہاتھ پاؤں
گور میں بھی تا کہ یہ وحشی نہ مارے ہاتھ پاؤں

شرفؔ:۔ نواب سرفراز الدولہ مرزا ابو طالب خاں بہادر شرفؔ خلف نواب منیر الدولہ مرزا ابو الحسن خاں، نواسے محمد علی شاہ کے، صاحب دیوان، باشندہ لکھنؤ کے سے

وحشت دل کا دکھاؤں گا تماشا ہاتھ سے
چاک کر ڈالوں گا میں دامان صحرا ہاتھ سے
کیجئے رمہندی لگا کر خون ہمارا ہاتھ سے
آج قاتل دیکھئے رنگیں تماشا ہاتھ سے

شرفؔ:۔ سید سعادت حسین خاں عرف آغا حجو شرفؔ، خلف سید محمد میر عرف میرن صاحب، وطن بزرگوں کا مشہد مقدس، باشندہ لکھنؤ شاگرد رشید خواجہ حیدر علی آتشؔ سے

نہ مجھ میں ہے نہ بتاتا ہے یار دل میرا
یہ کیا ہوا مرے پروردگار دل میرا
وہ سوختہ ہوں سمجھتا ہوں دست شفقت میں
ٹوٹتا ہے جوان کا کٹار دل میرا

مری خوشی ہے جو مرتا ہوں اس ستمگر پر
کسی کا مجھ پہ ہے کیا اختیار دل میرا

شرف :۔ تھانہ دار ضلع کانپور شیخ شرف الدین حسین. شرف خلف شیخ شہاب الدین، باشندۂ علی گڈھ، صاحب دیوان شاگرد رشک :۔ ؎

اسی کسی حسین نے بھی پائی نہیں جبیں	دن کو ہے مہر رات کو ماہ مبین جبیں
گیسو ہی رات تارہ ہیں تل مانگ کہکشاں	ابرو اگر ہلال ہیں یا ماہ مبین جبیں

شرق :۔ میر غلام عباس شرق خلف سید غلام رضا باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صبا ؎

مجھ سے نہ کیجئے مری جان اس قدر دماغ
کچھ خیر ہے بشر ہے کرے یوں بشر دماغ

کیوں نہ افسوس کروں سینہ پہ میں مار کے ہاتھ
کیا وہ دن تھے کہ مرے ہاتھ میں تھے یار کے ہاتھ

فکر عقبا کی نہ کچھ خواہش دنیا دل میں	ہے فقط یار کے ملنے کی تمنا دل میں
دیکھنے کو بھی دم نزع نہیں آتے ہو	کیا سمائی ہے یہ اے رشک مسیحا دل میں

چار ہی دن میں کیا عشق نے یہ زار و نحیف
اپنی طاقت کا میں رکھتا تھا بھروسا دل میں

شرم:- جناب شمس النساء بیگم صاحبہ۔ شرم بنت حکیم قمرالدین خان، بنارسی، باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد خواجہ وزیر وزیر سے

قدم جو باغ میں مجھ اشکبار کا پہنچا
تو مژدہ آمد فصل بہار کا پہنچا

شعور:- شیخ عبدالرؤف مرحوم شعور ولد شیخ حسن رضا عرف بستی میاں بلگرامی، مقیم لکھنؤ۔ صاحب دیوان، شاگرد غلام ہمدانی مصحفی سے

دل مرا عشق کے پھندے میں نہ ڈالے کا کل
مو بمو مجھ پہ ہوا احسان بچائے کا کل

نازکی یار کی ہے وجہ پریشانی کی
بوجھ دامن کا سنبھالے کہ سنبھالے کا کل

کیوں شب ہجر پریشان ہو مشتاں کا کل
کیا اسے بھی ہو تمنائے وصال کا کل

مصحف رخ پہ پریشاں ہو جو حال کا کل
سورۂ شمس میں اب دیکھئے فال کا کل

شفا:- مرزا کریم بیگ شفا۔ ولد مرزا نور علی، باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد فتح الدولہ مرزا محمد رضا برق سے

کاٹ کر سر میرا قاتل نے اٹھایا ہاتھ میں!
شکر ہے تڑپا نہ سر پہونچا نہ صدما ہاتھ میں

خزاں کہاں کی ہمیشہ سے ہے بہار میں روح
سرشتہ یہ ہے کہ رشتہ ہوئی ہر ہار میں روح

شفا:- حکیم یار علی مرحوم شفا دہلوی، ہمعصر میاں ولی کے یا ان سے پہلے کے شاعر ہیں سے

جوں ڈانک دینے سے دونا کھلے ہو یاقوت
چمکا ہو رنگ پان سے شہرہ ترے لبالب

شفق:۔ نواب انوارالدولہ سعیدالملک محمد سعیدالدین خاں بہادر صولت جنگ عرف منجھلے صاحب شفق۔ خلف نواب احمد بخش خاں بہادر، باشندہ کندورا ضلع کالپی صاحب دیوان شاگرد امجد علی قلق ہے

برنگ نقشِ قدم جسم رہ گیا ہر جا	چلا فضائے عدم کو جو قافلہ دل کا
وہ آتش اور یہ سیماب کیا ٹھہرتی ہے	پڑا ہے حسن سے جا کر معاملہ دل کا

لگائے دیدۂ خونبار سے جو خواب میں پاؤں
تو صبح تر تھے ستمگر کے خونِ ناب میں پاؤں

شفیق:۔ مرزا علی جان شفیق خلف مرزا جان باشندہ لکھنؤ، غلام نے ان کا دیوان پنساری کی نذر کیا کہ پڑیوں میں صرف ہو گیا۔ شاگرد رشید شیخ امداد علی بحر ہے

کم ہیں صدائے صور سے کب نالہائے دل
کیونکر نہ خفتگان لحد کو جگائے دل

پھونکا ہے تن بدن کو مرے سوز عشق نے
روشن ہے شمع سینے کے اندر بجائے دل

تڑپ رہی ہے یہ اس بت کے انتظار میں روح
کہ بن گئی ہے رگ برق جسم زار میں روح

شفیق:۔ نواب خواجہ نورالدین خاں عرف سانولے صاحب۔ شفیق خلف نواب احمد بخش خاں بہادر بتایا ہے عزیزوں میں نواب امیرالملک کے باشندہ، موضع کدورا ضلع کالپی صاحب دیوان، شاگرد امجد علی قلق ہے

واں ہار جو پھولوں کے ہیں تصویر گلے میں
یاں موج ہوا ہوگئی زنجیر گلے میں
پیدا کرے ہلال کی تنویر دوش پر
رکھیں جو آپ ناز سے شمشیر دوش پر
گلدستے بن گئے ہیں مرے داغ کھاکے ہاتھ
آئے ہیں اسکے کوچے سے کیا گل کھلاکے ہاتھ

شکوہ:۔ محمد رضا مرحوم شکوہ، شاگرد مرزا قتیل لکھنوی سے
نہ اس کا وصل ہے ممکن نہ تاب ہے دل کو
عجب طرح کا الہٰی عذاب ہے دل کو

شگفتہ:۔ نواب سیف الدولہ سیف علی خاں بہادر مغفور شگفتہ خلف نواب شجاع الدولہ بہادر باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان ہے

آہ دل نالۂ دل گریۂ دل زاریٔ دل
غم میں کرتے ہیں ترے یاری و غمخواریٔ دل
کسی غنچے میں نہیں بوئے وفاداریٔ دل
جستجو کرتی ہے گلگشت میں بیہودہ صبا

شمس:۔ میر آغا علی شمس شاگرد مرزا مہدی ثاقب باشندۂ لکھنؤ
دستِ جاناں میں بڑھی توقیر پشت آئینہ
مثل روئے شمس ہے تنویر پشت آئینہ
نور کا لکا ہے تصویر پشت آئینہ
ہو گیا روشن ہیں یہ تنویر پشت آئینہ

شمس:۔ شیخ علی محمد مرحوم شمس باشندۂ بریلی سے
اللہ ری صفائی بدن نازک جاناں
سینے کی نظر آتی ہے زنجیر پس پشت

شمشاد:۔ میر احمد علی شمشاد نواسے اقبال الدولہ کے جو کنڈیا گھاٹ پر رہتے ہیں۔ شاگرد مرزا علی حسین اوج ؎

مل گئی اس سے کسی روز اگر پیار سے آنکھ
عمر بھر سیر نہ ہوگی کبھی دیدار سے آنکھ
خوف کیا ہم کو اگر ساتھ ہے اس گل کے رقیب
کہیں بلبل کی جھپکتی ہے بھلا خار سے آنکھ

شمیم:۔ عباس مرزا عرف امداد مرزا شمیم خلف مرزا امداد علی باشندہ لکھنؤ۔ صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صبا ؎

ہر وقت ہجر یار میں ہے یہ صدائے دل | بھولے سے بھی کسی سے نہ کوئی لگائے دل
جس وقت یاد آتا ہے وہ شعلہ رو مجھے | کس کس طرح میں روتا ہوں کہہ کہہ کے ہائے دل

شمیم:۔ سید غالب علی شمیم۔ ولد سید حیدر بخش باشندہ بنارس صاحب دیوان شاگرد مرزا الطاف حسین ؎

میں نہیں گوشہ نشین ہوں باعث تقصیر پا | ناتوانی ہوگئی ہے باعث زنجیر پا
رہبر اہل جنوں ہوتے ہیں اسباب جنوں | پیچھے پیچھے ہم ہیں آگے نالۂ زنجیر پا

شناور:۔ صاحب مرزا مرحوم شناور خلف شاہ میر خاں ابن آغا نصیر ننیا پوری۔ باشندہ فیض آباد مقیم لکھنؤ صاحب دیوان۔ شاگرد آتش ؎

ایک دن داغ جنوں ہوں گے عیاں بالائے سر
پھولے گا عشق پری میں گلستاں بالائے سر
وہ ترک جو ٹیکا تا ہے شمشیر گلے میں
یاں خوں کی عیاں ہوتی ہے تحریر گلے میں

کیا حال بیان کیجئے اس شورش دل کا
پڑجاتے ہیں چھالے دم تقریر گلے میں

شورش:- میر غلام حسین مرحوم شورش خواہر زادۂ ملا وحید صاحب دیوان مع قصائد شاگرد میر محمد باقر حزیںؔ سے

ابر روتا ہے تو بھی روائے چشم
اس میں جو ہو نی ہو سو ہوائے چشم

شوقؔ:- حکیم تصدق حسین خاں، عرف نواب مرزا شوقؔ خلف حکیم آغا علی خاں متوطن لکھنؤ۔ شاگرد خواجہ حیدر علی آتشؔ سے

خوش چشم ہے تو تجھ سے زمانے کی لڑی آنکھ
کس کس کی تری آنکھ کے اوپر نہ پڑی آنکھ

دیکھ لیتا ہوں جو میں اس گل کے پیارے ہاتھ پاؤں
بیخودی سے بھول جاتے ہیں ہمارے ہاتھ پاؤں

قاصد اپنے یاد رکھنا ان کی صورت کا پتا
بھولی بھولی شکل ہے اور پیارے پیارے ہاتھ پاؤں

شوخیاں کرتے ہیں چل نکلے ہو تم حد سے سوا
باندھیں گے مہندی لگا کر ہم تمھارے ہاتھ پاؤں

شوقؔ:- رائے دولت رائے شوقؔ ولد رائے شیو سنگھ باشندۂ لکھنؤ۔ محلہ اشرف آباد، شاگرد منشی منیڈو لال زارؔ سے

یاد زنداں میں رہیں جانب اختر آنکھیں
کیا کہوں بند ہوئیں رات نہ دم بھر آنکھیں

شوقؔ:- مولوی قدرت اللہ مرحوم شوقؔ باشندۂ موضع موی ضلع سنبھل مراد آباد ایک دیوان ایک تذکرہ طبقات الشعرا ان سے یادگار ہے سے

خالی رہتی نہیں جس دن سے لگائیں آنکھیں
شوقؔ جب یاد کیا ان کو بھر آئیں آنکھیں

شوقؔ:۔ حکیم اور فاضل سید علی ضامن شوقؔ خلف اکبر اور شاگرد میر علی اوسط رشکؔ، باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان۔ ان کی ہر غزل کا مقطع تاریخی ہوتا ہے ؎

شوقِؔ دیدار میں پتھرائیں سراسر آنکھیں
بدلے ڈھیلوں کے یہاں رکھتی ہیں پتھر آنکھیں
ہجر میں اشک مسلسل سے خجل ہیں دریا
عاشق چشم کی گویا ہیں سمندر آنکھیں
ہجر تھا کل پڑھو اب وصل کی تاریخ اے شوقؔ
آج کب ڈھونڈھیں گی یہ صورت دلبر آنکھیں

شوقؔ:۔ محمد بخش مرحوم شوقؔ۔ باشندہ شاہجہاں آباد شاگرد برکت اللہ خاں ؎

ساقی یہ کون سی تھی مے تند جس نے آہ
غربال کر دیا ہے ہمارا ایاغ دل

شوکتؔ:۔ مولوی باسط علی شوکتؔ باشندۂ لکھنؤ، محلہ بھوانی گنج شاگرد اصغر علی خاں نسیمؔ دہلوی ؎

داغ فرقت نہ رہے ایک بھی دل پر باقی
کاش اس ماہ کا یک شب ہو میسر پہلو
جی میں آتا ہے کہ ہوں بخت رسا کے صدقے
آج قاتل کے ہتھ سر ہے ہمارا زانو

میر حسین علی شوکت، باشندہ دہلی سے

شوکت:۔ ہیں اگر طائر رسا سر کے نوائے جوش جنوں
اس کے دروازے کا آجاتا ہے پتھر ہاتھ میں

مولوی محمد بخش شہید ولد شیخ خدا بخش خوشنویس اولاد

شہید:۔ ہیں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے باشندہ قصبہ سندیلہ
مقیم لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ سے

نشے سے لال لال جو دلربا کی آنکھ ہے
اشکوں سے سرخ عاشق مضطر کی آنکھ ہے

نہیں ہے جب سے کہ وہ گلعذار پہلو میں
تڑپ رہا ہے دل بیقرار پہلو میں

نہ آئے گی مجھے اب نیند تا دم محشر
سلائے گا مجھے جب تک نہ یار پہلو میں

دکھاؤں کس کو دل داغدار کا عالم
گلوں سے ہے یہ شگفتہ بہار پہلو میں

کرامت علی خاں شہیدی ولد عبدالرسول خاں عرف علمی

شہیدی:۔ باشندہ لکھنؤ مقیم بریلی مدینہ منورہ میں جس وقت
پہونچے اسی وقت روضۂ مبارک کو دیکھ کے جوش اشتیاق سے دم نکل
گیا۔ راہی جنت ہوئے۔ صاحب دیوان۔ شاگرد مصحفی اور میاں
نصیر دہلوی کے سے

جلوۂ حسن کسی کا یہ بھرا آنکھوں میں
حرم دیدہ یہ اب تنگ ہی جا آنکھوں میں۔

چھوڑ سکیں دامن دیبا سے بھی تصویر کے ہاتھ
جیب میں الجھے رہیں عاشق دلگیر کے ہاتھ

شہرت:۔ امیر بخش مرحوم شہرت باشندۂ دہلی شاگرد ثنار اللہ خاں فراق سے

درد پہ درد دکھ پہ دکھ بس جو ہر اک ہے پائے دل
خاک تمہی سے دوستو اپنا کوئی لگائے دل

ہو کے ہر اک پہ مبتلا سہتا ہے جور اور جفا
اس میں ہے اس کو کیا مزہ یہ تو مجھے بتائے دل

شیدا:۔ امیر باتوقیر زائر جناب شیدالشہدا مرزا عالیجاہ بہادر عرف نواب منجھلے صاحب موسوی، شیدا خلف دبیرالدولہ محمد علی خاں، عرف آغا حیدر بہادر فیروز جنگ حیدر تخلص نیشاپوری فیض آبادی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا سرفراز علی قادر سے

منہ لگے ہیں بڑے رسا ہیں بال — سر چڑھے ہیں ترے بلا ہیں بال
عاشقوں کی نہ کھو سکے الجھن — پھر یہ کس درد کی دوا ہیں بال

اے مہر جو سر کا کبھی بھاہا مرے دل کا
روشن ابھی ہو جائے گا نقشہ مرے دل کا

سینے کو کرے شق نہ تڑپنا مرے دل کا
ہو جائے کہیں فاش نہ پردا مرے دل کا

شیدا:۔ شاہزادۂ مرزا قمرالدین مرحوم عرف مرزا اکلو شیدا ولد مرزا قیام الدین حضرت شاہ عالم مغفور خویش حضرت مرزا ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ باشندۂ قلعہ مبارک دہلی۔ شاگرد محمد ابراہیم ذوق سے

ایک مدت سے ہے یہی پہلو — نہیں معلوم کیا ہوا دل کو

شیدا:- نواب محمد حسن خاں شیدا ولد نواب رمضان علیخان جو نواب سعادت علی خاں کے برادر نسبتی تھے باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتش ہے

مجرم ہوا ہوں پاؤں پہ صاحب کے دھر کے ہاتھ
پہونچوں سے کاٹو عاشق شوریدہ سر کے ہاتھ
کی عرض گر دکھاؤ کمر بولے خیر ہے
کس کی کمر کہاں ہے کمر ہے کدھر کمر!

شیریں:- بگا طوائف شیریں تخلص باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان اول شاگرد میر محمدی سپہر بعدۂ ہجر سے

میں دیکھتا ہوں تجھ کو جو الفت کی آنکھ سے
سب گھورتے ہیں مجھ کو عداوت کی آنکھ سے

شیفتہ:- نواب حاجی محمد مصطفےٰ خاں بہادر شیفتہ فارسی میں تخلص حسرتی خلف عظیم الدولہ سرفراز الملک نواب مرتضےٰ خاں بہادر مظفر جنگ باشندۂ دہلی. صاحب دیوان اور تذکرۂ گلشن بیخار، شاگرد رشید. مومن خاں. مومن سے

دیکھتے ہم کبھی تو آرام سے سوتے کچھ نکر.
نہ سنا تم نے کبھی ہائے فسانہ دل کا
ہم سے پوچھیں کہ اسی کھیل میں کھوئی ہے عمر
کھیل جو لوگ سمجھتے ہیں لگانا دل کا
کس طرح درد محبت میں جتاؤں اس کو
راز لڑکوں سے نہیں کہتے ہیں دانا دل کا

صابر:۔ احمد مرزا صابر خلف سوم اور شاگرد محمد مرزا انس باشندۂ لکھنؤ۔ صاحب دیوان ہے

کیا کہوں یاد نہیں کیسی ہی بیمارئ دل ہے مگر روز ازل روز گرفتارئ دل
تا سوم بال جو قاتل نے پریشاں رکھے ہوئی کاشانۂ گیسو میں عزادارئ دل

بے دوا عشق وہن میں گئے ہم سوئے عدم
نہ طبیبوں پہ کھلا عقدۂ بیمارئ دل

صابر:۔ شاہزادۂ مرزا قادر بخش صابر مولد و مسکن قلعہ مبارک شاہجہان آباد۔ صاحب دیوان ہے

خاکِ پا تیری جو پڑ جائے ذرا آنکھوں میں
کیمیا تجھی نہ سمائے بخدا آنکھوں میں

صاحبقراں:۔ سید امام علی مرحوم صاحبقراں ولد ملک غلام حسین ملک زادۂ بلگرام عہد نواب آصف الدولہ میں، وارد لکھنؤ ہوئے۔ دیوان ان کا نخش سے مملو ہے۔ اور نام ان کا ہر شہر و دیار میں مشہور کو بجو ہے ہے

جیتوں غضب ہی شوخی کی ہی بہتیاں آنکھ چھوٹے سے سن میں اسکی بڑی ہی چھنال آنکھ
کہتی ہے نایکا کہ برا ہو بڑھاپے کا پر بال پر کی ہوگئی مجھ کو وبال آنکھ

صادق:۔ صادق حسین خاں صادق۔ ولد نثار علی خاں۔ خواہرزادہ تاج الدین حسین خاں کمبوہ باشندۂ لکھنؤ۔ شاگرد رشک ہے

اے جنوں یہ خوں بہاتا ہی کہ روغن زیر پا ہر چراغ آبلہ بہتا ہی روشن زیر پا
طوق و بیڑی کی نہیں حاجت ہی اے ہنگمہ ہے گریباں ہاتھ میں صحرا کا دامن زیر پا

صادق:۔ پسر فوجدار خاں فیلبان۔ حضرت شاہ عالم، باشندۂ دہلی مقیم لکھنؤ۔ شاگرد میر انشاء اللہ خاں انشاء سے
صادق علی فیلبان مرزا سلیمان شکوہ بہادر، صادق تخلص

سرسبز ایسا جل کے ہوا ہے یہ باغ دل
لالے کو داغ ہو جو دکھادوں میں داغ دل

صادق:۔ لکھنؤ۔ شاگرد قلندر بخش جرأت سے
صادق علیخاں۔ عرف میاں مستیا مرحوم صادق، باشندۂ

کس سے کہوں آہ جا کے حالت دل کی
گھٹتی جاتی ہے روز طاقت دل کی
وہ جان جہاں نہ آیا اور جان چلی
افسوس رہی دل ہی میں حسرت دل کی

صادق:۔ حکیم سید محمد حسن خاں بنیرۂ سید روشن علیخاں برادر نواب معتمد الدولہ بہادر باشندۂ لکھنؤ مقیم کانپور شاگرد سید ہادی علی بیخود سے
حکیم سید محمد صادق عرف صادق مرزا صادق ولد

بے سبب آٹھ پہر رہتی نہیں وا آنکھیں
تاک آئی رخ پر نور کسی کا آنکھیں

صبا:۔ لالہ کانجی مل آنجہانی صبا باشندۂ فیروز آباد سے
اپنے پاؤں کی صدا مجھ کو سنا کر پھر گئے
کل جو آئے تھے وہ سننے کو مرا احوال دل

صبا:۔ میر وزیر صبا ولد میر بندہ علی پسر خواندہ اور خواہر زادۂ میر

اشرف علی. باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد رشید آتش سے

حلقے کمند کے ہیں نہیں حلقہائے زلف
سو پھانسیاں ہیں ایک میں ہوں مبتلائے زلف

افشا ہوں راز حسن کھلیں عقدے ہائے زلف
شانے کی ہر زبان پہ ہو ماجرائے زلف

لی یار نے جو زلف سیہ فام ہاتھ میں
رنگ حنا ہوا شفق شام ہاتھ میں

صبر:۔ میر اسد مرحوم صبر خلف میر مہدی عزیزوں میں خالص محل نواب معتمد الدولہ کے باشندہ لکھنؤ۔ صاحب دیوان شاگرد ناسخ سے

یاد مژگان صنم ہر روز رہتی ہے مجھے خواب میں چلتی ہیں ہر شب آریاں بالائے سر
میرے سر پہ ہیں شگفتہ مثل گل داغ جنوں
کیا عجب گھر ہو ہجوم بلبلاں بالائے سر

صحبت:۔ عالی طبیعت مرزا بخشش علی خاں، صحبت۔ خلف نوروز علی خاں بن امیر الدولہ حیدر بیگ خاں، باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد ناسخ سے

طرہ پھولوں کا وہاں رکھے ہے جاناں سر پہ آسمان نے دیئے ہیں داغ جنوں یاں سر پہ
وصف اس مصحف رخ کی جو کروں میں موزوں
رکھیں وہ شعر مرے سارے مسلماں سر پہ

صحت:۔ محمد محسن خاں صحت ولد حکیم غلام عباس نواسے محمد یار خاں وکیل کے باشندہ لکھنؤ، شاگرد سید آغا حسن

امانتؔ: سے

اے دل نہ مضطرب ہو دعا کر اٹھا کے ہاتھ
پہونچے گا رزق لاکھ ہیں تیرے خدا کے ہاتھ

میر صدر الدین مرحوم صدرؔ۔ ولد میر بدر الدین نواسے
صدرؔ:۔ خواجہ باسط کے، باشندۂ لکھنؤ۔ صاحب دیوان،
شاگرد رشید خواجہ حیدر علی آتشؔ سے

کسی غمگیں نے ہماری سی نہ پائیں آنکھیں
نام رونے کا لیا جب ابل آئیں آنکھیں

محمد بشارت علی صدقؔ۔ ولد نوازش علی کنبوہ میرٹھ،
صدقؔ:۔ شاگرد مظفر خاں گرمؔ سے

سمایا اس قدر ہے تو بت طناز آنکھوں میں
عوض پتلی کے پھرتا ہے ترا انداز آنکھوں میں

شیخ حیدر علی صغیرؔ ولد شیخ دھومن باشندۂ لکھنؤ۔ صاحب مشاعرہ،
صغیرؔ: صاحب دیوان، شاگرد رشکؔ سے

نہیں آتی ہے اک دم نیند اے ہمراز آنکھوں میں
پھرا کرتا ہے جب سے یار کا انداز آنکھوں میں

شاعر نامور رائے منولال صفاؔ۔ ولد رائے پورن چند اخبار نویس
صفاؔ:۔ باشندہ لکھنؤ۔ صاحب دیوان شاگرد میر تقی میرؔ سے

جب داغ دیکھتا ہوں میں سینے میں جائے دل
بے اختیار منہ سے نکلتا ہے ہائے دل
صورت تمھاری دیکھتے ہیں دل میں ہم سدا
حاصل ہے مثل آئینہ ہمکو صفائے دل

صفدر:۔ میر فرزند حیدر صفدرؔ خلف منشی میر امیر حیدر باشندۂ فرخ آباد صاحب دیوان۔ شاگرد دبیرؔ سے

افشاں سے خوب چمکے ہیں زلف دوتا کے بال
ہیں کوڑیالے سانپ مرے دلربا کے بال
سنبل کا دل گھٹاتے ہو اپنے بڑھا کے بال
لٹکاتے ہو کمر سے جو زلف دوتا کے بال

دست موسیٰ کی طرح روشن ہیں سارے ہاتھ پاؤں
شاخ نخل طور ہیں گویا تمہارے ہاتھ پاؤں
ہنس کے اے قاتل دکھا دے پیارے پیارے ہاتھ پاؤں
کاٹ دے تیغ تبسم سے ہمارے ہاتھ پاؤں

صولت:۔ معدن مودت خواجہ محمد صولتؔ خلف مولوی عبدالغفور باشندۂ لکھنؤ۔ شاگرد رشید خواجہ حیدر علی آتشؔ سے

کوہ غم میں نے اٹھایا ہے جو تنہا سر پر — ایڑیوں کا حری پہونچا ہے پسینا سر پر
ماہ کے گرد سمجھتا ہوں شفق پھولی ہے — باندھتے آپ ہیں جب سرخ دوپٹا سر پر

ضاحک:۔ شاعر نامی میر غلام حسین مرحوم ضاحکؔ ولد میر عزیز اللہ دہلوی، میر حسن حسنؔ ان کے بیٹے اپنے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ ایسے ظریف تھے کہ کوئی غزل ہزل سے خالی نہیں، مرزا رفیع کی ہجو خوب کہی اور بہت پر گو تھے۔ کلام ان کا سوائے تذکروں کے نظر مولف سے نہیں گذرا سے

جب سے اس طفل پریوش نے چھپائیں آنکھیں
بس میرا کچھ نہ چلا رو کے سجائیں آنکھیں

ضبط:۔ سید آغا جان ضبطؔ خلف الرشید سید روشن علیخاں مرحوم۔ برادر نواب معتمد الدولہ بہادر مولد ان کا کانپور مسکن لکھنؤ، شاگرد میر ہادی علی بیخودؔ سے

کیونکر غم فراق کا صدمہ اٹھائے دل | اتنا جگر کہاں سے مری جان لائے دل
دام بلائے عشق بتاں میں پھنسائے دل | خود چاہتا ہوں میں کہ مجھے آزمائے دل

ضبط:۔ جناب عموی مولف سید حسین شاہ ضبطؔ۔ خلف الرشید۔ سعرب شاہ، مرات حیدری اور کئی رسالے منظوم رمل اور جفر میں ان سے یادگار ہیں۔ شاگرد قلندر بخش جرأت سے

شمشیر یار کی نہیں تنویر دوش پر | رکھی ہوئی ہے برق کی تصویر دوش پر

ایسا نہ ہو کہ پاؤں تلک آرہے کہیں
آئی لٹک کے زلف گرہ گیر دوش پر

ضبط:۔ نوازش علی خاں ضبطؔ۔ خلف مقصود علی خاں بن فیض اللہ خاں دو پٹے باز، مصاحب خاص محمد شاہ بادشاہ باشندہ دہلی، مقیم لکھنؤ۔ صاحب دیوان۔ شاگرد شیخ امام بخش ناسخؔ سے

اس مہ کے رخ سے ماہ فلک گر ملائے رخ
رہ جائے کے منہ نہ اسے پھر دکھائے رخ

چھٹ جائیں منہ پہ شعلہ رخوں کے ہوائیاں
محفل میں شمع رویوں کے گروہ دکھائے رخ

ضحاؔ:۔ مولوی غلام رسول ضحاؔ۔ خلف شیخ محمد شاہ۔ ساکن قصبہ ملاواں متعلقہ لکھنؤ۔ شاگرد نواب عاشور علی خاں بہادرؔ سے

مانع ہے کون کوچۂ جاناں میں جائے دل | اپنی وہی رضا ہے جو کچھ ہو رضائے دل

اٹھ کر گلی سے یار کے پہونچا قریب گور

وہ ابتدائے دل ہے یہ ہے انتہائے دل

ضعف:- شیخ غلام عباس آئینہ ساز ضعف ولد شیخ غلام محی الدین باشندہ لکھنؤ شاگرد امیر احمد امیر سے

کیوں نہ کھٹکیں دل عاشق میں ستمگر پلکیں

ہے رگ جاں کے لئے صورت نشتر پلکیں

ضمیر:- میر مظفر حسین ضمیر مرثیہ گو ناحی خلف میر قادر علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی سے

کیا کہوں میں کہ اب کہاں ہے دل — اس گلی میں رواں دواں ہے دل

گاہ پہلو میں گاہ یار کے پاس — دیکھیو تو کہاں کہاں ہے دل

دیکھنا عاشقوں کی ارزانی — ایک بوسے پہ بھی گراں ہے دل

ہائے بے رحم اسے اٹھاتا جا — خاک اور خون میں طپاں ہے دل

اس قدر اس پہ رکھ نہ بار فراق

ناتوانوں کا ناتواں ہے دل

ضیا:- سید محمد میر ضیا خلف میر محمد تقی، باشندہ لکھنؤ، شاگرد مرزا محمد حسن عرف چھوٹے مرزا۔ مذہب مرثیہ گو سے

پڑا ہے عربدہ جو سے معاملہ دل کا

بھرا ہے جا کے کہاں بل بے حوصلہ دل کا

ضیا:- شیخ ولی اللہ صاحب المتخلص بہ ضیا اکبر آبادی سے

ترے فراق میں اے گل یہ اپنی حالت ہے

کہ مثل خار کھٹکتی ہے جسم زار میں روح

ضیائی:- میر بدر الدین ضیائی باشندہ دہلی سے

پھر گلِ داغ جگر کے واسطے ساماں ہوا
پاس اپنے کیا دھرا تھا اے فلک جز نقدِ دل

طالب:- نقشہ نویس عدالت فرخ آباد طالب علی خاں طالب ولد دلاور علی خاں باشندہ آنولہ صاحب دیوان، شاگرد سید اسماعیل حسین منیرؔ سے

سادی پگڑی نہ رکھ اے آئینہ سیما سر پر
ہے مناسب زرِ خورشید کا طرا سر پر
مل گئی میری شب عیش ترے بالوں میں
وصل کی رات سمٹ کر ہوئی جوڑا سر پر

طالب:- محمد عباس طالب ولد داروغہ عدالت نظام احمد خاں، باشندۂ لکھنؤ شاگرد منشی مظفر علی اسیرؔ سے

انجام برا رکھتی ہے آرائش دنیا
نازاں نہ انگوٹھی کی ہو آغوش پر انگشت

طبیب:- حکیم محمد حسن خاں طبیب ولد فتح خاں باشندۂ فرخ آباد شاگرد رشید اسماعیل حسین منیرؔ سے

ہر گھڑی فاسد ہے اس میں اے بت گردوں نظم شیشۂ ساعت بنا مینائے دل
بیٹھ پیچھے ہم کو کہتے ہو برا
ناصحو معلوم ہو جو آئے دل

طپاں:- مرزا احمد بیگ خاں مرحوم طپاںؔ ولد نواب عطار اللہ خاں، اولاد میں تغتمش خاں والی دشت قپچاق کے، باشندہ

شاہجہاں پور مقیم کلکتہ صاحب دیوان شاگرد مرزا جان طپش ہے

دن کی نہ کچھ خبر ہے نہ ہے ہوش رات کا!
ہم ان دنوں میں ایسے کسی کے ہیں مست زلف

حال دلِ شکستہ پہ ہنستے ہیں سب عدو
گر میرے دل میں وہ نہ سماتی شکست زلف

طپش:- مرزا محمد اسماعیل عرف مرزا جان مرحوم طپش، سلسلہ انکے نسب کا سید جلال بخاری سے ملتا ہے۔ مولد و مسکن دہلی، وہاں سے آکے لکھنؤ میں رہے۔ حسب الطلب نواب گورنر کلکتہ کو گئے تھے۔ بعدہٗ عظیم آباد میں رہے۔ وہیں سے راہی مالک عدم ہوئے۔ صاحب دیوان، پہلے شاگرد محمد یار بیگ. مائل کے تھے بعدہٗ مشورہ خواجہ میر درد علیہ رحمتہ سے ہوا ہے

باغ عالم میں جو اس شوخ نے پائیں آنکھیں
پوچھو نرگس سے کہ ایسی نظر آئیں آنکھیں

کھٹکتا ہے یہ دل کانٹا سا کچھ ہر بار پہلو میں
خدا دشمن کو دشمن کو نہ دے آزار پہلو میں

طپش حالت پہ اپنی کیوں نہ آئے ہمکو اب روتا
کہ بیٹھا ہم پہ ہنستا ہے لب سوفار پہلو میں

طرار:- گردھاری لال آنجہانی طرار، باشندہ امروہہ، شاگرد قائم ہے

نہ سلجھا شانے کے ہاتھوں بھی زلف سے تیری
سرِ ڈٹ کو پیچ پڑا ہے معاملہ دل کا

طرب:۔ شاعر معروف میاں دیگر مرثیہ گو چھنو لال نام پہلے طرب تخلص تھا کایستھ سکینہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ دیوان اپنا موتی جھیل میں ڈبو دیا۔ اور مرثیہ گوئی اختیار کی۔ پہلے شاگرد مرزا خانی نوازش کے بعدہٗ ناسخ کے ؎

کس کو دکھاؤں میں یہ بھلا ماجرائے چشم
ناسور بن گئے ہیں عزیزو بجائے چشم
باتیں تری سنا کریں اور دیکھیں تری شکل
وہ مدعائے گوش ہے یہ مدعائے چشم
اے طرب ترا جو وہ خوش چشم باغ میں
نرگس کے دستے کیجیو تو بھی فدائے چشم

طوبیٰ:۔ سید علی حسین طوبیٰ ولد میر امان علی، باشندہ لکھنؤ، مقیم حیدرآباد دکھن ؎

چہرۂ یار پہ بکھری ہوئی کیا خوب ہے زلف — دستۂ سنبل گلشن سے یہ منسوب ہے زلف
عضو جو اس کا ہے اعجاز نما ہے طوبیٰ
پر مجھے اس کی بہت سنتا ہے مرغوب ہے زلف

طورہ:۔ مرزا محمد رضا طورہ خلف مرزا اعظم بیگ قوم افشار بزرگ انکے پہلے ولایت سے دہلی آئے بعدہ مقیم فیض آباد ہوئے مولد مسکن ان کا لکھنؤ۔ صاحب دیوان، شاگرد برق ؎

نظیر عرش کا پایا جو سیر کی دل کی — کرے گا ساغر جم کیا برابری دل کی
کھلا ہے کوئی بھی دنیا میں پھول مرجھا کر
[illegible] غنچہ کی جانے گر فتگی دل کی

طوفاںؔ:- زائرِ روضۂ دلبند شاہ مرداں میر حسین طوفاںؔ ولد میر عبداللہ عرف میرا لّو باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد مرزا محمد رضا برقؔ سے

جل گیا دیکھتے ہی ان کے خریداروں کو
متحمل نہ ہوا گرمیٔ بازار کا دل
سخت باتیں نہ کر اے رشک مسیحا مجھ سے
توڑتا کوئی نہیں سنتے ہیں بیمار کا دل

طوفاںؔ:- میر نوازش علی طوفاںؔ خلف میر نظیر علی باشندۂ قصبہ آسیون توابع لکھنؤ، شاگرد رشکؔ سے

چشم بد دور تمھاری ہیں وہ زیبا آنکھیں
انھیں آنکھوں کی رہا کرتی ہیں شیدا آنکھیں
ابر برسات میں ایسا نہ برستا ہوگا
ایسی روتی ہیں بہا دیتی ہیں دریا آنکھیں

ظریفؔ:- لالہ بینی پرشاد آنجہانی ظریفؔ ولد روشن لال برادر خرد چھنگی لال حریفؔ۔ باشندۂ لکھنؤ۔ صاحب دیوان، شاگرد مصحفیؔ سے

تیرے عشق میں اے بت ماہ لقا گئی۔ مفت میں ساری مشقت دل
رہا مورد رنج دالم ہی سدا ہوئی شاد کبھی نہ طبیعت دل
ہے ظریفؔ کو تجھ سے ہی چشم وفا کوئی اور بھی اسکا ہے تیرے سوا
میری جان جو تو نہ سنے تو بھلا کہے جائے وہ کس سے مصیبت دل

ظفرؔ:- حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی مرزا ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ خلد اللہ ملکہٗ اورنگ نشین شاہجہان آباد، تخلص ظفرؔ خلف محمد اکبر شاہ، اولاد میں حضرت صاحبقران

امیر تیمور گورگانی، صاحب دیوان، شاگرد ذوقؔ سہ

حنا سے تو وہ کھاوے اپنی آب و تاب ناخن پر
کہ ہوں صدقے ترے برگ گل شاداب ناخن پر

مرے تار رگ جاں سے صدائے درد نکلے ہیں
چڑھاتا ہے جو وہ مطرب پسر مضراب ناخن پر

سودائے محبت میں نہیں سود کی امید
یا جی کا زیاں اس میں ہے یا ہے ضرر دل

ظفرؔ:- نواب نصیر الدولہ معین الملک تجمل حسین خاں بہادر ظفر جنگ ظفرؔ خلف نواب شوکت جنگ بن نواب ناصر جنگ مسند آرائے فرخ آباد۔ سید اسماعیل منیرؔ ان کے لازم تھے ان کے واسطے یہ غزل آئی سہ

سلجھائیے نہ گیسوئے خمدار ہاتھ سے — جاتے رہیں گے مفت خریدار ہاتھ سے

اچھا نہیں ہے دامن محشر کا پھیلنا
چھوڑو نہ پائچے دم رفتار ہاتھ سے

ظفرؔ:- میاں ظفر علی ظفرؔ ولد مولوی کرامت علی، تاجر باشندۂ لکھنؤ محلہ احاطہ خانساماں شاگرد اسیرؔ سہ

دل لے گئی ہے چھین کے مجھ سے ادائے زلف — سر میں مرے ہے روز ازل سے ہوائے زلف
دولت کا سلسلہ نہیں کوئی سوائے زلف — سر پر مرے ہے سایۂ بال ہمائے زلف

ظاہرؔ:- میر بندہ حسن خاں ظاہرؔ باشندۂ فتحپور ہنسوا وارد لکھنؤ شاگرد نواب عاشور علی خاں سہ

کبھی دکھائے جو نرگس کو وہ نگار آنکھیں — یقیں ہے شرم سے ہرگز کرے نہ چار آنکھیں

ظہورؔ:- منشی شیخ ظہور محمد ظہورؔ، ولد منشی اسماعیل عرف منشی نہال بن حافظ محمد صالح تاریخ تولد ان کے نام ہیں ہے۔ صاحب دیوان و مثنوی ظہور عشق شاگرد غلام ہمدانی مصحفیؔ سے

نکلے نہ اس کے رہتے تھے دیوانہ پن میں ہاتھ
وحشی کے تیرے اس لئے باندھے کفن میں ہاتھ

سچ ہے سوائے حسرت و حرمان و یاس و غم
کچھ بھی لگا ظہورؔ محبت کے فن میں ہاتھ

عابدؔ:- کپتان پلٹن ذوالفقار حیدری میر عابد علی عابدؔ، ولد میر مہدی باشندۂ لکھنؤ، شیخ امان علی سحرؔ ان کو کہتے ہیں کہ یہ میرے شاگرد ہیں اور میر انیسؔ مرثیہ گو فرماتے ہیں کہ مجھ سے اصلاح لی ہے مولف سے ملاقات نہیں کہ حال معلوم ہوتا سے

معلوم تم کو بھی ہو کسی پر جو آئے دل ناحق ستایا کرتے ہو صاحب برائے دل

مٹی ہوا ہوا ہوا پامال ہو گیا
کیا پوچھتے ہو خاک ہم کو ماجرائے دل

عاجزؔ:- لالہ موہن رام آنجہانی عاجزؔ دہلوی سے

آکر بسا ہے جب سے وہ گلرو بہ باغ دل
تب سے ہوا ہے کیا تر و تازہ دماغ دل

عاجزؔ کچھ احتیاج نہیں ہے شراب کی پر ہے ہمارا خون جگر سے ایاغ دل

عارفؔ:- میر جمال الدین مرحوم عارفؔ خلف میر بدر الدین نواسے خواجہ باسط کے، صاحب دیوان باشندۂ لکھنؤ شاگرد

حیدر علی آتش ہے

سرِ رخ اک پیچ نہ باندھ اے جانِ جاں بالائے سر
خون ہو جائے گا لاکھوں کا رواں بالائے سر
ہوں تصور سے ترے ابرو کی قید سخت میں
تیغ رہتی ہے کھنچی ہر دم یہاں بالائے سر

عاشق ہے:- شیخ نبی بخش مرحوم عاشقؔ ولد شیخ محمد صالح باشندۂ اکبر آباد، شاگرد میر ولی محمد نظیرؔ اکبر آبادی ہے

اس گل کو جو وقتِ رخصت ہم چھاتی سے لگاتا ہوں گے
اب یاد گلے سے چبھتے ہیں سو خارِ ندامت سینے میں

عاشق ہے:- شاعر قدیم مولوی جلال الدین عاشقؔ مرحوم دہلوی ہے

یہ تیری نوک مژگاں سے پڑا ناسور سینے میں
کہ بند ھنے بھی نہ پایا زخم پر انگور سینے میں

عاشق:- سدا سکھ آنجہانی عاشقؔ ہے

شام سے تا صبح عاشق بس بقول میرؔ آہ!
مجھ کو بالیں پر نہ دیکھا کھولی سو سو بار چشم

عاشق ہے:- راجہ کلیان سنگھ آنجہانی عاشقؔ ولد راجا شتاب رائے ناظم عظیم آباد، ہر زبان میں صاحب دیوان ہے

مچایا ہے جگر نے حشر کا سا شور پہلو میں
مگر دیکھا ہے یہ حال دل رنجور پہلو میں

عاشق ہے:- شیخ محمد جان عاشقؔ متوطن فیض آباد مقیم موضع دیوی پرگنہ ...ضلع فتحپور ہسوا شاگرد شیخ احمد علی کامل ہے

ہر عضو بدن یار کا ہے کان ملاحت ہیرے کی کلائی ہے تو بلور کی گردن

ساقی جو اٹھا بزم سے دل اس کا ہوا خون

ہم نے سر مینا سے دہیں دور کی گردن

عاشقؔ:۔ مرزا محمد رضا عرف مرزا بھچو، عاشقؔ، خلف نوازش علیخان ضبط باشندۂ لکھنؤ، شاگرد مرزا مہدی کوثرؔ سے

جلوہ حور کی کس کو ہے تمنا دل میں کھپ گئی شکل تری یار سراپا دل میں

لے اڑی کعبے سے اکدم ہی کلیسا کی طرف

بڑھ گئی ایسی ہوائے بت ترسا دل میں

عاشقؔ:۔ مہدی علی خاں، عاشقؔ اولاد میں نواب علی مردان کے باشندۂ شاہجہان آباد سے

دن تو جوں توں کے کٹا رات پھر آئی سر پہ

آفت تازہ جدائی تری لائی سر پہ

عاشقؔ:۔ زائر کربلائے معلیٰ مشیر الدولہ محمد علیخان عاشقؔ ولد رحمت اللہ خاں باشندۂ فیض آباد۔ مقیم لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد میر حیدرؔی مرثیہ گو سے

لٹ کو لٹکائے جو آیا وہ جواں بالائے سر

آگئی عاشقؔ بلائے ناگہاں بالائے سر

عاشقؔ:۔ امیر کبیر نواب والا جاہ بہادر عرف چھوٹے صاحب موسومی عاشقؔ برادر حقیقی مرزا اعالی جاہ بہادر خلف نواب دلیر الدولہ محمد علی خاں عرف آغا حیدر، حیدرؔ بنتیا پوری، فیض آبادی مقیم لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد مرزا سرفراز علی تحاؔدر سے

سنا ایسا سخن دیکھا نہ ایسا ناز آنکھوں میں
کرامت ہے لبوں میں آپ کے اعجاز آنکھوں میں

اٹھتا ہوں تو اٹھتا ہے جنازا مرے دل کا
صندوق میں سینے کے ہے مردہ پڑا مرے دل کا

اس مہر نے دیکھا نہ پھپھولا مرے دل کا
چمکا نہ کبھی روز ستارا مرے دل کا

عاشق:۔ سید ہدایت علی خاں مرحوم عاشق باشندۂ دہلی، احمد درانی کے باعث جب انقلاب دہلی میں ہوا یہ مرشد آباد میں مقیم ہوئے، دیوان ریختہ اور فارسی ان سے یادگار ہے ؎

بے دیکھے ترے ایسی ہیں متصل آنکھیں
بے نور ہوئیں نور نظر تجھ سے مل آنکھیں

عاشور:۔ امیر ابن امیر صاحب توقیر نواب عاشور علی خاں بہادر خلف نواب محمد علی خاں ابن نواب شجاع الدولہ بہادر باشندۂ لکھنؤ۔ بہت اہل تہران کے فیض صحبت سے شاعر ہوئے ہیں ؎

کعبۂ صدق وصفا مشرق انوار دل
عارف علم خفی مخزن اسرار دل

خضر طریق وفا عیسیٰ معجز نما!
برق تجلی طور طالب دیدار دل

خاکی وقدسی سرشت نوگل باغ بہشت
آئینۂ حق نما شمع شب تار دل

نادرۂ قلب سلیم گوہر اشک یتیم
کشتۂ رنگ گلگوں قبا بزم عزادار دل

عاصیؔ:- منشی صدرالدین عاصیؔ باشندۂ اکبرآباد ے

جہان تیرہ و تاریک ہو گیا مجھ پر
کھلتی ہے جب سے تری زلف مشکبار ہے روح

عالیؔ:- شاہ ابو المعالی مغفور عالیؔ خلف الرشید حضرت شاہ اجملؔ صاحب دائرۂ الہ آباد شاعر فارسی و ریختہ سے

سحر کہوں یا جادو پیارے ایسی تونے پائیں آنکھیں
چشم بد دور اپنے ہاتھ سے صانع نے یہ بنائیں آنکھیں

خانہ خراب ہو اس چاہت کا دن کو چین نہ خواب ہی شبکو
آنکھ لگی ایک پل نہ ہماری جب سے تم نے لگائیں آنکھیں

عالیؔ:- شفیق ولی محب صادق خواجہ عبداللہ عرف عبوجی عالیؔ خلف الرشید خواجہ عبدالشکور شاکرؔ وطن بزرگوں کا کشمیر ان کا مولد و مسکن لکھنؤ شاگرد آتشؔ ہے

خواب میں آئے اگر فرش مشجر زیر پا
میری قسمت سے بنے ہر برگ خنجر زیر پا

آبلہ پائی کی آسائش جسے حاصل ہوئی
جانتا ہے آبلہ کو بالش پر زیر پا

صورت دامان گل دل ہو گیا بس چاک چاک
آگیا ہے باغ میں بلبل کا جب پر زیر پا

عبادتؔ:- مرزا عابد علی بیگ زائر عبادتؔ تخلص ولد مرزا بخشش اللہ بیگ باشندۂ لکھنؤ شاگرد سید آغا حسن متخلص بہ امانتؔ سے

کرتے ہیں خوں مرا وہ حنائی دکھا کے ہاتھ
ہیں قہر کے ستم کے غضب کے بلا کے ہاتھ

عباس:- میر امام الدین باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد تھانہ دار متعلقہ کوتوالی لکھنؤ، میر عباس، عباسؔ ولد خواجہ وزیر وزیرؔ سے

پاس اگر آئے کروں چار نہیں حور سے آنکھ
وہ پری زاد لڑائے جو کبھی دور سے آنکھ

دکھلائی دے جو گوشِ بتِ سیمبر کی لو
سمجھوں کہ آج دیکھی چراغ قمر کی لو

یہ رخ سے پھر کے نہیں آئی زلفِ یار میں روح
حلب سے آئی ہے یہ کشورِ تتار میں روح

چلے گی آپ سے قاتل یہ بہرِ قتلِ عدو
سما گئی ہے مری تیغ آبدار میں روح

پس از فنا ہوئی میری طرح سے دامن گیر
الجھ رہی ترے دامن کے تار تار میں روح

عبرت:- نواب محمد علی خاں بن نواب شجاع الدولہ بہادر، باشندۂ نواب حسین علی خاں، عرف بڑے مرزا عبرتؔ خلف لکھنؤ۔ صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفیؔ سے

اجڑا پڑا ہے آج سراسر دیارِ دل
کس زلف نے کیا ہے الٰہی شکارِ دل

تکیے میں دفن میں ہوں وہ ہے کوئے یار میں
میرا الگ مزار جدا ہے مزارِ دل

روئے کیا نہ شب ہجر پریشانی میں
نہ ہوا پر نہ ہوا ہائے وصال کا کل

عرشؔ:۔ میر حسن عسکری عرف میر کلو عرشؔ، پہلے زارؔ تخلص تھا خلف میر تقی میرؔ۔ باشندۂ لکھنؤ، شاگرد شیخ امام بخش ناسخؔ سے

رات دن آتے ہیں سنگ کودکاں بالائے سر
عشق بت اٹھوائے گا کوہ گراں بالائے سر

فکر رنگیں سے جگہ دیں قدرداں بالائے سر
میں وہ گل ہوں جس کو رکھیں باغباں بالائے سر

کیا وصف مژہ کرتی ہے تاثیر گلے میں
پڑ جاتے ہیں کانٹے دم تقریر گلے میں

عرفاںؔ:۔ میر عباس عرفاںؔ دہلوی اور کچھ حال معلوم نہ ہوا۔ بنارس میں شعران کے شاہزادہ فیاض الدین نے پڑھے تھے لکھ لیے ہے

تیر برسائے جو وہ ابرو کماں بالائے سر ہو بسیرا داغ جنوں شاید یہاں بالائے سر
بید مجنوں جان کر مجنوں کے جسم زار کو
ہر پرندے نے بنایا آشیاں بالائے سر

عروجؔ:۔ منشی احمد حسن خاں عروجؔ۔ خلف منشی محمد حسن خاں وطن بزرگوں کا قصبہ اسیون مقیم کانپور شاگرد میر علی اوسط رشکؔ سے

راز اشاروں میں بھی سمجھاتی ہیں کیا کیا آنکھیں
لب تقریر رہیں اس شوخ کی گویا آنکھیں

ہے ہر اک محو تماشائے بہار عارض
آئینہ بندئ بازار دیار عارض

سر بسر ازل سے ہے نوشتا مرے دل کا ملتا ہے خط یار سے لکھا مرے دل کا
ثابت ہے خدائی کو علاقا مرے دل کا لکھتا ہے ہر اک آپ کو قبلا مرے دل کا
مدت سے اسی بات کی تھی مجھ کو تمنا
چھیڑا ہے تو سن لیجئے قصا مرے دل کا

عزیز :- مولوی عزیز الدین عزیز مہین پور مولوی امام بخش، صہبائی دہلوی سے

کٹ کٹ کے خون آنکھوں سے آتا ہے بار بار
خنجر رکھا ہے پہلو میں میرے بجائے دل

عزیز : رسالدار اعتماد الدولہ راجہ یوسف علی خاں بہادر عزیز ولد غلام رضا خاں، خواہر زادہ سعید الدولہ علی محمد خاں بہادر کے باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد مولوی محمد بخش شہید سے

سلک دردندان صنم سے جو لڑی آنکھ
دکھلانے لگی اشک میں موتی کی لڑی آنکھ
مژگانوں پہ بن جاتے ہیں گل لخت دل آکر
پلکوں کو بنا دیتی ہے پھولوں کی چھڑی آنکھ
ثابت یہ ہوا جب گل نرگس نظر آیا
اے گل پئے تعظیم چمن میں ہے کھڑی آنکھ
سمجھا کوئی مہتاب ہے یا مہر درخشاں
میری جو کبھی اس رخ انور سے لڑی آنکھ

عسکر:- عسکر علی خاں مرحوم عسکرؔ باشندۂ بنگالہ سہ

روتے روتے نہ رہا نام کو نم چشموں میں
آبرو دیکھو بکہ رہے گی مرے ہم چشموں میں

عشرت:- مرزا اکبر علی عشرتؔ باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان، سہ

اس لئے آتا نہیں گور غریباں کی طرف
تا نہ آجائے کسی عاشق کا مدفن زیر پا

عشرت:- میر غلام علی مرحوم عشرتؔ شاگرد مرزا علی لطفؔ سہ

بسان جام خالی پھوڑ ڈالوں چشم پر خوں کو
نہ دیکھوں گر صراحی دار اس مخمور کی گردن

عشق:- آغا رضا مرحوم عشقؔ، ولد مرزا تہور علی، باشندۂ لکھنؤ، شاگرد خواجہ حیدر علی آتشؔ سہ

آنکھوں سے یوں لگاتا ہوں اس گلبدن کے پاؤں
جس طرح گبر پوجتے ہیں برہمن کے پاؤں

مجھ گرم رو کا ساتھ دیا ہے جو دشت میں
شل ہو گئے ہیں دو ہی قدم میں ہرن کے پاؤں

تلوؤں سے آنکھیں ملئے جو سونا ہوا سکے ساتھ
چاندی ہے ہاتھ آئیں جو اس سیم تن کے پاؤں

صحرا میں مجھ غریب کو یہ ڈھونڈتے پھرے
دم ستم ہوئے ہیں سوج کے اہل وطن کے پاؤں

عشق:- مرثیہ گو سید حسین مرزا عرف آغا سید عشقؔ، خلف اکبر ادر شاگرد محمد مرزا انسؔ باشندۂ لکھنؤ سہ

پس فنا بھی ہوں اے شہسوار پہلو میں
رواں ہے دیکھ لے میرا غبار پہلو میں

نہیں ہے جلوۂ ابروے یار پہلو میں
دھری ہوئی ہے مگر ذوالفقار پہلو میں

تڑپ رہا ہے دل بے قرار پہلو میں
کہ برق کوندتی ہے بار بار پہلو میں

خدا ہی خیر کرے آج دل نہیں بچتا
وہ آکے بیٹھتے ہیں بار بار پہلو میں

ولہ

ہے یہاں یار کی تلوار کا جلوا سر پہ
اے اجل کوندتی ہے برق تجلا سر پہ

برہمی زلف کی قاتل نہیں بیجا سر پہ
ہیں یہ تار نظر عاشق شیدا سر پہ

عشق:۔ عشق تخلص۔ حاکم عظیم آباد تھے اور کچھ حال معلوم نہ ہوا۔

ہو گئے کور گئے پر نہ تری آنکھوں سے
کھل گئی چاہ مری اشک بھری آنکھوں سے

عشقی:۔ صادق الولا شیخ الٰہی بخش عشقی ولد شیخ محمد بخش باشندۂ کانپور، صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط رشک سے

بال بھورے نہیں اے جان تمھارے سر پر آتشِ حسن جبیں کے ہیں شرارے سر پر
بال رکھے نہیں وحشت میں یہ سارے سر پہ ایک پری زاد کا سایہ ہے ہمارے سر پہ
اللہ کو پسند کسی کا نہیں دماغ اے بت خدا کے بندوں سے اچھا نہیں دماغ

رکھتا ہوں سر کو پاؤں پہ ملتا نہیں دماغ
اے بید باغ ایسا کسی کا نہیں دماغ

روشن ہے مہر سے ترے اے مہ جبیں جبیں
چشم فلک نے دیکھی نہ ایسی کہیں جبیں

جیسے نظر پڑی تری اے نازنیں جبیں
تکیہ کلام اپنا ہوا ہے جبیں جبیں

عظیم :- محمد عظیم بیگ مرحوم عظیم باشندۂ شاہجہان آباد، شاگرد شیخ ظہور الدین حاتم اور مرزا رفیع سودا کے ہے

دوزخ ہو باغ باغ جو دیکھے یہ باغ دل
اعجاز یاں خلیل کا رکھتا ہے داغ دل

علی :- مرزا محمد علی خاں علی۔ خلف مرزا احمد بیگ خاں طپاں۔ بزرگ ان کے رہنے والے دشت قپچاق کے، بعدہٗ دہلی میں مقیم ہوئے۔ ان کا مولد و مسکن کلکتہ ہے۔ لکھنؤ میں بطریق سیر آئے تھے۔ شاگرد خواجہ وزیر وزیرؔ کے ہوئے ہے

ہے کہاں میکدۂ دہر میں مجھ سا میخوار
دونوں آنکھیں ہیں اگر جام تو شیشا دل ہے

قدم اے باد صبا رکھیو سنبھل کر اپنا
کوچۂ زلف میں افتادہ کسی کا دل ہے

علیؔ:۔ حکیم محمد علی مرحوم تاجر علیؔ تخلص ولد حکیم غلام حیدر باشندہ لکھنؤ براہ مدینہ منورہ میں راہی ملک عدم ہوئے۔ شاگرد جرأتؔ سے

کیسی اس دل نے یہ آفت میں پھنسائیں آنکھیں
خالی ہونے نہیں پاتیں کہ بھر آئیں آنکھیں

علیؔ:۔ عالی دودمان حافظ قرآن اشرف الامراء رئیس باندا، نواب علی بہادر علیؔ۔ ولد نواب ذوالفقار علی بہادر، اولاد میں سلاطین دکھن کے، ملقب بہ پیشوا، صاحب دیوان اور مثنوی مہر و ماہ شاگرد سید اسمٰعیل حسین منیرؔ سے

خلق نہیں جو غم بیشمار دل میں ہے
ہزار بھیڑ ہو پر جائے یار دل میں ہے
ہمیں سمجھتے ہیں اس رنگ سرخ کی تہہ کو
عتاب چہرے سے ظاہر ہے پیار دل میں ہے
کبھی تو سیر طلسمات عشق دیکھیں آپ
مرقعہ چمن روزگار دل میں ہے

عیاشؔ:۔ نواب شہریار مرزا عیاشؔ صاحب مشاعرہ خلف نواب سلطان مرزا عرف مرزا اسیدبخش تیموری، مقیم لکھنؤ۔ شاگرد میروزیر صباؔ سے

داغ عشق رخ محبوب جو چمکا دل میں
روشنی ہو گئی شکل ید بیضا دل میں
عشق نخل قد جاناں کو ملی جا دل میں
کیا تماشا ہے کہ پیدا ہوا طوبا دل میں
لے چلے ہم ہوس عشرت دنیا دل میں
رہ گئی یار کے ملنے کی تمنا دل میں

علیش:- شیخ ابو محمد فاروقی علیش، ولد شیخ نور اللہ، عزیزوں میں قاضی امین اللہ مغفور کے باشندہ کانپور، صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک سے

یا پھرتے تھے وہ ہاتھ لئے ساتھ ہاتھ میں
یا قوں کو بھی دیتے نہیں ہاتھ ہاتھ میں

علیش:- میر علی حسین مرحوم علیش خلف میر محمدی علی مرحوم سید تخلص، باشندہ لکھنؤ، شاگرد اور داماد خواجہ وزیر وزیر کے سے

خاک بھی چھوئے تو ہو اکسیر ہاتھ میں اے بت خدا نے دی ہے یہ تاثیر ہاتھ میں

تیغ نگاہ ناز سے کیجے مجھے شہید
کیوں آپ لیکے آئے ہیں شمشیر ہاتھ میں

عیش:- نواب محمد مرزا عیش، خلف شوکت الدولہ علی مرزا بہادر مٹیابرجی، باشندہ لکھنؤ، شاگرد میر دوست علی خلیل سے

سبب ہے اس کے رخ روشن کا ہے جلوا دل میں
مہر کی طرح سے روشن ہے سویدا دل میں

سات سونے کی ہے مدت سے تمنا دل میں
کہہ دیا ہم نے مری جان جو کچھ تھا دل میں

عیشی:- نظم و نثر میں نامی، طالب علی خاں مرحوم عیشی ولد علی بخش خاں، باشندہ لکھنؤ، دیوان فارسی مع قصائد دیوان ہندی اور سرو چراغاں ان سے یادگار ہے، شاگرد مرزا قتیل سے

خراش دل سے یاں رہتا ہے خون ناب ناخن پر
حنائی رنگ ہے واں عزت عناب ناخن پر

کیا کہوں آتش عنانی اس کے گھوڑے کی مگر
برق جائے نعل رکھتا ہے وہ توسن زیر پا
بسکہ ہوں میں ناتواں خوکردۂ افتادگی
سائے کے مانند ہے میرا نشیمن زیر پا

غافل:- خاں باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مصحفی سے
داروغہ سرکار فقیر محمد خاں رسالدار منور خاں غافل ولد صلابت
عبث وہ شرمگیں رہتا ہے اب مستور آنکھوں سے،
کہ روتے روتے یاں جاتا رہا ہے نور آنکھوں سے،
گھورتی ہے بے طرح تصویر پشت آئینہ
مجھ سے کیا ایسی ہوئی تقصیر پشت آئینہ
میرے اور اس کے تو یہ سد سکندر بن گئی
تو ہی کرائے نالہ کچھ تدبیر پشت آئینہ

غالب:- مرزا اسد اللہ خاں عرف مرزا نوشہ غالب ولد عبد اللہ بیگ خاں، قوم ترک، اولاد میں گشتاسپ کے، مولد اکبرآباد مسکن دہلی، دیوان، فارسی و ریختہ اور پنج آہنگ ان کی طبع زاد ہے۔ مشاہیر شعرا دہلی میں ہیں مولف کو یہ غزل اپنے خط میں شیخ فدا حسین فدائی قصبہ ڈبائی سے بھیجی تھی سے
دھوتا ہوں جب میں پینے کو اس سیم تن کے پاؤں
رکھتا ہے ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے پاؤں
مرہم کی جستجو میں پھرا ہوں جو دور دور
تن سے سوا فگار ہیں اس خستہ تن کے پاؤں

بھاگے تھے ہم بہت سو اب اس کی سزا یہ ہے
ہو کر اسیر دابتے ہیں راہزن کے پاؤں

غالبؔ:- انور علی غالبؔ ملازم نواب جھجر ؎
کام تو سو طرح نکل آئے کوئی جانے جو مدعا دل کا

غضنفرؔ:- غضنفر علی خاں مرحوم غضنفرؔ ولد غلام حسین خاں، باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد قلندر بخش جرأتؔ ؎
حاضر جواب خط یہ ہوا اس کا گرد ماغ
تیرا بھی پھر ملے گا نہ اے نامہ بر دماغ

دو دن کے حسن پر نہ ہو مغرور اس قدر
اے گل تو عندلیب سے اتنا نہ کر دماغ

یہ دلِ سوزاں لیا تھا کس کا قاتل ہاتھ میں
جو نکل آیا ہے اب ننھا سا اک نل ہاتھ میں

غلامیؔ:- شاعر زمانہ ماضی ہمعصر ولیؔ ہرکارۂ اخبار بادشاہی، غلامی نام باشندۂ دہلی ؎
سرخ لاتی ہیں نشے بیچ جو ڈورے انکھیاں
دلِ زخمی پہ لگاتی ہیں ٹکورے انکھیاں

غلامیؔ:- غلام محمد مرحوم غلامیؔ معاصر ظہور الدین حاتمؔ ؎
پھر آج وہی دور سے قاتل نظر آیا
کل جس کی نظر تیر سی گزری ہے دل سے

غمؔ:- ترک سوار سلطانی علی خاں غمؔ ولد عبداللہ خاں باشندۂ کانپور شاگرد مولوی خدا بخش فرد ؎

جوش ہے گلرنگ سے مخمور ہیں آنکھیں!
اے نرگس شہلا تیری مخمور ہیں آنکھیں

غنیؔ:۔ مرزا عباس غنیؔ خلف مرزا حسن باشندۂ لکھنؤ شاگرد مرزا محمد حسن شیدؔا ہے

لے گیا رنج بڑا عاشق شیدا دل میں   رہ گئی یار کے ملنے کی تمنا دل میں
بے سبب مجھ سے خفا رہتا ہے کیسا دل میں
کیا سمائی بت کافر کے خدایا دل میں

غنیؔ:۔ شیخ عبد الغنی غنیؔ ولد شیخ عبد الصمد ساکن کانپور، شاگرد مولوی ہادی علی اشکؔ ہے

جنت میں نہیں ایسے کسی حور کے تلوے   اللہ نے بنائے ہیں ترے نور کے تلوے
ہیں ایڑیاں اس وقت رگڑتا ہوں زمیں پر
یاد آتے ہیں جب خواب میں اک حور کے تلوے

غنیؔ:۔ غنی احمد غنیؔ ولد ابو محمد عیش خویش مولوی عباس عاشقؔ حاجا مئوی۔ جن کا رسالہ صولت الضیغم ہے باشندہ کانپور شاگرد میر علی اوسط رشکؔ ہے

پریوں کو بھی ملی نہیں یہ نازنیں جبیں   ابرو ترے ہلال ہیں یا ماہ مبیں جبیں
اے یار دیر سجدے کا کیا پوچھنے ہو حال   وہ رنگ آستانہ جہاں ہے وہیں جبیں
حیرت دکھا رہا ہے یہ تیرا خیال لب
آئینے میں نظر نہیں آتا ہلال لب

فاطرؔ:۔ پیر بخش مخاطب بہ حمید الدولہ رضا قلی خاں بہادر فاطرؔ کوکا محمد علی شاہ کے، باشندۂ لکھنؤ شاگرد محمد حسن مذنبؔ مرثیہ گو سے

ہم یہ سمجھے تھے محبت میں بہل جائے گا دل
یہ نہ معلوم تھا رنگ اور ہی کچھ لائے گا دل

فائزؔ:۔ محرر عدالت دیوانی میرٹھ کریم بخش فائزؔ ولد شیخ فتح علی ساکن اترولی توابع علی گڈھ، شاگرد سید ہدایت علی اسیرؔ سے

دیکھے جب بہزاد نے وہ دست و پائے لاشبیہ
تھرتھرائے اس کے چاروں ڈر گے مارے ہاتھ پاؤں

فخرؔ:۔ میر فخر الدین فخرؔ خلف میر محمد علی مرحوم سید تخلص باشندۂ لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر وزیرؔ سے

مسی کا رنگ وہ ہے مہربان ہونٹوں پر
کہ صدقے دور سے ہو آسمان ہونٹوں پر

فداؔ:۔ شیخ فدا حسین فداؔ خلف شیخ کریم اللہ باشندہ قصبہ ڈبائی ضلع بلند شہر صاحب دیوان ارشد تلامذہ نواب مصطفےٰ خاں شیفتہؔ سے

کوئی دھوکے سے نہ سمجھے آسماں بالائے سر ہے یہ میری آہ سوزاں کا دھواں بالائے سر
ہے یقیں ہوگا ہجوم بلبلاں بالائے سر
تو نہ رکھنا پھول او غنچہ دہاں بالائے سر

فداؔ:۔ مرزا فدا حسین مرحوم فداؔ نواسے حاتم خاں کے باشندۂ دہلی سے

لے تو ہی کچھ عزیز نہیں مجھ سے یار دل
قربان تیری جان پہ ایسے ہزار دل

فدوی:۔ فیض اللہ بیگ مرحوم فدوی باشندۂ لاہور شاگرد صابر علی شاہ صابر، عہد نواب احمد خاں بنگش میں وارد کلکتہ ہوئے۔ وہاں مجمع شعرا تھا ان کی خود نمائی کسی کو پسند نہ آئی۔ آخر کار سودا کے شاگردوں سے، ہجو بازی ہوئی ہے

گر بسے گلعذار آنکھوں میں
گل لگے جیسے خار آنکھوں میں

فدوی:۔ مرزا محمد علی عرف مرزا بھچو مرحوم فدوی۔ باشندۂ دہلی۔ مقیم عظیم آباد اپنے وقت کے استاد، ان کے شاگرد بہت ہیں ہے

ایک عیار ہے مرا گلرو دل چرائے ہزار آنکھوں میں

فراغ:۔ میر مہدی حسن فراغ۔ ولد میر طالب علی، باشندۂ لکھنؤ، استاد مرزا رفیع الدین حیدر عرف منا جاں ہے

محو نظارہ ہے اے گل کیا فقط نرگس کی آنکھ
چشم بد دور آپ پر پڑتی نہیں کس کس آنکھ

فراق:۔ خواجہ بہادر حسین فراق خلف خواجہ مرزا جان اٹلی، باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد شیخ امام بخش ناسخ ہے

بالائے سرو یہ نظر آتی ہے شاخ گل
یا ہے ہلالی یار کی شمشیر دوش پر

جس روز سے کہ تو مری آغوش میں نہیں
رکھتا ہوں اے صنم تری تصویر دوش پر

فرحتؔ:۔ فرحت تخلص، باشندۂ عظیم آباد:ـ

کل چمن میں مری اشکوں سے بھر آئیں آنکھیں
یاد نرگس نے مجھے ان کی دلائیں آنکھیں

فرقتؔ:۔ پنڈت کشمیری دیبا پرشاد فرقتؔ، ولد ٹھاکر پرشاد عرف خشادہ، باشندۂ لکھنؤ، شاگرد امانتؔ:ـ

کر بد دعا تو شوق سے مجھ کو اٹھا کے ہاتھ
عزت مری ہے اے بت کافر خدا کے ہاتھ

فرحتؔ:۔ شیخ فرحت اللہ مرحوم۔ فرحتؔ ولد شیخ اسد اللہ اولاد میں قاضی مظہر کے جانشین مرزا شاہ بدیع الدین عرف شاہ مدار صاحب کے، مولد ان کا فرخ آباد، اکثر دہلی میں رہے بسبب رفاقت بہادر علی خاں داروغہ ناظم بنگالہ مسکن مرشد آباد، وہیں وفات پائی۔ صاحب دیوان، شاگرد سراج الدین علی خاں آرزوؔ:ـ

جوں اشک گرا ہوں میں گو یار کی آنکھوں سے
لیکن مجھے دیکھے ہے وہ پیار کی آنکھوں سے

چمن میں کیوں نہ میں رووں گلے سے لگ کے غنچے کے
اسی صورت کا اپنے پاس اے فرحتؔ کبھی دل تھا

فرحتؔ:۔ پنڈت کدار ناتھ عرف ناتھن پرشاد، فرحتؔ، ولد بسنی رام دکھنی، باشندۂ لکھنؤ، شاگرد امانتؔ:ـ

چومے جو غیر نے کبھی اس دلربا کے ہاتھ بولا وہ مجھ سے قطع کر اس بیحیا کے ہاتھ

فرخؔ:۔ کرامت اللہ خاں فرخؔ خلف حفیظ اللہ خاں باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد رشید ناسخؔ:ـ

کس سے بیاں میں جا کے کروں ماجرائے دل
ایذائے دل مصیبت دل مدعائے دل
کیا غم ہے دوجہاں اگر بھول جائے دل
پر یہ نہ ہو کہ یار کو دم بھر بھلائے دل

فرد:۔ وحید الدین خاں عرف مولوی خدا بخش خاں فرد، ولد محسن خاں قوم افغان یوسف زئی معلم پیشہ، باشندہ دربھنگا متعلقہ صوبۂ بہار مدت سے کانپور میں مقیم، اس شہر میں بہت شاگرد ان کے ہیں اور خود استادی کا دم مارتے ہیں اور اپنے تئیں سب سے اونچا جانتے ہیں۔ دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی سہ

سودائی کہیں پہنے جو زنجیر گلے میں
ہے طوق غم زلف گرہ گیر گلے میں

(شاعر کو اپنی تمام غزل پر ناز ہے، خصوصاً اس مطلع پر فرماتے ہیں کہ ناسخ کے جواب میں یہ مطلع لاجواب ہے)

کیا زلف مسلسل کی گرہ ہو گئیں آہیں
اک آہ سے کھنچ آتی ہیں زنجیر گلے میں
بیتاب ہوں ہیں تشنگی نزع میں قاتل
ٹپکا دے تو آب دم شمشیر گلے میں

فروغ:۔ خواجہ غلام مصطفٰے فروغ ولد مولوی خواجہ محمد یحیٰی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد میر وزیر صبا سہ

تجھ پہ پڑتی ہے یار سب کی آنکھ
چشم بد دور ہے غضب کی آنکھ

اس پری کا مرے پہلو سے جو سرکا پہلو
تیغ غم سے ہوا مجروح جگر کا پہلو
امتحاں تیر نگہ کا انھیں منظور ہے آج
زخمی ہوتا ہے مرا دیکھوں کدھر کا پہلو

کیوں عاشقوں کے دل کو ستاتے ہو اے صنم
ایسا نہ ہو تمھارا بھی کوئی ستائے دل

اس کی سزا یہی ہے کہ ہر دم جلا کرے
اس شعلہ رو سے جو کوئی اپنا لگائے دل
خیال چاہ زنخداں ہے اس پری رو کا
نہ ڈوب جائے کہیں بحر اضطراب میں روح
فراق یار کا صدمہ بلائے جاں ہے دلا
نکل نہ جائے کہیں دیکھ اضطراب میں روح

فروغ:۔ شاہزادہ محمد عمر سلطان فروغ۔ خلف مرزا قادر بخش صابر دہلوی ؎

اک الجھاؤ اس کے زلفوں کا
سو بلا کا ہے سامنا دل کو

فروغ:۔ عنایت علی خاں، فروغ ولد قادر علی خاں، پسر خواندہ آنو صاحبہ قدسیہ محل، باشندہ عظیم آباد مقیم کانپور شاگرد واحد علی کامل ؎

کیا خوش ادا بنائے ہیں حق نے تمھارے ہاتھ
کرتے بوقت رقص ہیں کیا کیا اشارے ہاتھ

فریادؔ:۔ صاحب رائے آنجہانی فریادؔ شاگرد میر محمدی سوزؔ سہ

غم جب سے ہوا ہے یار دل کا
کوئی نہیں ہے غمگسار دل کا

فریادؔ:۔ سررشتہ دار رجسٹری ضلع الہ آباد مرزا مغل بیگ مرحوم فریادؔ ولد مرزا علی نقی بیگ لکھنوی، مرثیہ میں شاگرد بیاںؔ افسردہ، غزل میں شاگرد شیخ ناسخؔ۔ دو دیوان ان سے یادگار ہیں۔ مگر ایک دیوان کی ہر غزل تین شعر کی ہے سہ

اس قدر تھا حاصل اموال دنیائے دنی
لے گیا قاروں نہ گنج رائیگاں بالائے سر

کس طرح لوں میں زلف گرہ گیر ہاتھ میں — ڈرتا ہوں پڑ نہ جائے یہ زنجیر ہاتھ میں
آئینہ کیا لے بھلا وہ ماہ طلوت ہاتھ میں — دیکھتا ہے آئینہ ساں اپنی صورت ہاتھ میں

فصیحؔ:۔ مرثیہ گو مرزا جعفر علی مرحوم فصیحؔ۔ ولد مرزا ہادی لکھنوی۔ مقیم بیت اللہ شریف، شاگرد شیخ امام بخش ناسخؔ سہ

دیکھے گا پھنس کے زلف میں جب پیچ و تاب دل
پچھتائے گا بہت ہی یہ خانہ خراب دل

فضاؔ:۔ گوبند پرشاد فضاؔ قوم کایستھ ولد دیبی پرشاد باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد منشی مینڈو لال زارؔ سہ

شمشاد کیوں نہ چوم لے اس گلبدن کے پاؤں
گر ہاتھ شاخ گل ہیں تو شاخ سمن کے پاؤں

ہیہات ہمکنار نہ اکبار وہ ہوا
سو بار ہم پڑے بت پیماں شکن کے پاؤں

فضاؔ:۔ مرزا محمد جعفر عرف ننھے مرزا فضاؔ ولد مرزا بندہ حسن باشندہ لکھنؤ شاگرد مولوی محمد بخش شہیدؔ ؎

جب میں کہتا ہوں کہ آہو سے ہیں بہتر آنکھیں
غصہ ہو ہو کے دکھاتا ہے وہ دلبر آنکھیں

فطرتؔ:۔ فطرت اور حال معلوم نہ ہو سکا ؎

کیونکر نہ آسماں پہ ہو اس کا دماغ دل
روشن ہو جس کے سینے کے اندر چراغ دل

فغاںؔ:۔ اشرف علی خاں فغاںؔ، کوکا احمد شاہ بادشاہ غازی، آخر عمر میں بہ سبب خرابیٔ دہلی عظیم آباد میں جا کر مقیم ہوئے صاحب دیوان، شاگرد قزلباش خاں امیدؔ اور بقول مصحفی شاگرد ندیمؔ ؎

رچا ہے جب سے کہ وہ گلعذار آنکھوں میں
خزاں ہوتی ہے چمن کی بہار آنکھوں میں

بک گیا اب تو یہ دل قاتل خونخوار کے ہاتھ
بندھ گئے رشتۂ الفت سے گنہگار کے ہاتھ

فلکؔ:۔ میر بہادر علی عرف میرن صاحب فلکؔ خلف میر اکبر علی باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد فتح الدولہ مرزا محمد رضا خاں برقؔ ؎

بھڑکی جو میرے شعلۂ داغ جگر کی لو ڈر کر سفید ہو گئی شمع قمر کی لو

روشن ہے آپ کا ید طولیٰ کمال میں
ہاتھوں کی انگلیاں ہیں چراغ ہنر کی لو

فنا:- شیخ ببر مرحوم فنا بھکیت اپنے فن میں شہرۂ آفاق، خلف شیخ طاہر علی، باشندۂ لکھنؤ سے

ظاہرا گو خط نورس ہوا خار عارض
پر حقیقت میں دوبالا ہے وقار عارض

فوق:- میر ولد حسن فوق خلف میر مولود علی، باشندۂ فرخ آباد، مقیم لکھنؤ، شاگرد میر وزیر صبا سے

چاہیے حال یہ ہو صدق وصفا کا دل میں
دونوں عالم کا نظر آئے تماشا دل میں
وہ صفا اب مجھے حاصل ہے کہ یہ صورت ہے
دیکھ لیتا ہوں رخ یار کا جلوا دل میں
دید منظور رہے گر اس رخ روشن کی تجھے
مثل آئینہ کدورت نہ رکھو اصلا دل میں

فہیم:- پنڈت سندر لال فہیم ولد پنڈت بدری ناتھ باشندہ لکھنؤ مقیم کانپور، شاگرد سید اسمٰعیل حسین منیر سے

عارض پہ ان کے کیوں نہ ہلے بار بار زلف
ہے باغ حسن کے لئے ابر بہار زلف
ہر دم رہے جو متصل چشم یار زلف
بن جائے شاخ آہوئے دشت تتار زلف

فیض:- ظفریاب الدولہ میر احسان علی خاں بہادر فیض ولد سید محمد تقی خاں بن میر زین العابدین خاں جو رفیق میاں الماس کے تھے۔ باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی

آتش سہ

شوق وصل بت کم سن یہ سمایا دل میں
نہ رہا صبر و تحمل کا ٹھکانا دل میں
مر گئے پر بھی نہ راحت کو ملی جا دل میں
رہ گئی یار کے ملنے کی تمنا دل میں

قادرؔ: مولوی عبد القادرؔ، خلف سید کرامت علی باشندۂ الہ آباد سہ

تم نے جوڑے کو جو باندھا ہاں جان بالائے سر
بار غم رکھوں نہ کیوں میں ناتواں بالائے سر
چشم کے چشمے سے طوفاں نوح کا ہوگا رواں
ہوئے گا آخر کو یہ دریا رواں بالائے سر

قادرؔ: مرزا سرفراز علی مرحوم قادرؔ، ولد مرزا ہینگا۔ داروغہ میر علی مرثیہ خواں باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد طالب علی خاں عیشیؔ سہ

زیبائے روئے یار کے اوپر شکست زلف!
بالی کی مچھلی پھانس کے لائی ہے شست زلف
ہے پیچدار میری طبیعت سا اسکا حال
سنبل چمن میں مجھ سے زیادہ ہے مست زلف

قادرؔ: میر قادر علی پھیکت قادرؔ دہلوی مقیم کلکتہ سہ

مانگ بالوں میں نہیں اسکے عیاں بالائے سر
نہر حیواں کی ہے ظلمت میں رواں بالائے سر

قاسم:۔ حکیم قدرت اللہ خاں مرحوم قاسم دہلوی، مرید حضرت مولانا فخر الدین علیہ الرحمۃ کے صاحب دیوان ہے

مرقد کو عاشقاں کے نہیں کچھ ضرور شمع
یاراں چراغ گور غریباں ہے داغ دل

وہ آئے بغل میں کہیں یا جی ہی نکل جائے
مٹ جائے کسی طرح تو یارب خلش دل

قاصر:۔ مرزا ببر علی بیگ قاصر ولد مرزا رستم بیگ سمرقندی، باشندہ دہلی۔ مقیم لکھنؤ، صاحب دیوان، اول شاگرد ثناء اللہ خاں فراق، بعدہٗ غلام ہمدانی مصحفیؔ ہے

نشاط وصل کی حاصل ہوئی نہ خو دل کی
بصد دعا جو بر آئی بھی آرزو دل کی

صبا چمن میں شہیداں یار دفن ہیں کیا
ہر ایک غنچہ سے آتی ہے مجھ کو بو دل کی

خدنگ ناز کو بھی قدر ہو جگر کی مرے
کرے جو تیغ نگہ کچھ بھی آبرو دل کی

قائل:۔ سید علی جان قائل۔ ولد میر فضل علی عرف میر مٹھن باشندہ عظیم آباد بسبب قرابت شیخ فتح علی داروغہ نواب قدسیہ محل لکھنؤ میں آئے۔ بعد چندے مقیم کانپور رہوئے۔ راہ کربلا معلی میں گوشہ نشین گور رہوئے۔ صاحب دیوان، بلند گویوں میں سب سے اونچے شاگرد میر علی اوسط رشکؔ ہے

آنکھوں میں پھر رہا ہے خیال جمال لب　　　کیا دامن فلک کی دھنک ہے ہلال لب

وردِ زباں ہے یادگر بیاں میں خالِ لب
کنٹھے پہ پڑھ رہا ہوں دعائے ہلالِ لب
مکھڑے کی ان کے طالب دیدار آنکھیں ہیں
تیغ نظر نے کھولی زبان سوالِ لب

قائمؔ:۔ شیخ قیام الدین مغفور عرف محمد قائم قائمؔ باشندۂ چاندپور توابع سنبھل مقیم دہلی اول شاگرد میر دردؔ علیہ الرحمۃ بعدہ سوداؔ کے، دیوان ریختہ اور تذکرۂ مخزن نکات ان سے یادگار ہے سہ

نہ دل رہا ہے نہ اب دم رہا ہے آنکھوں میں
کبھی جو روئے تھے خون جم رہا ہے آنکھوں میں
ہے بے اثر ایسی ہی جو اپنی کشش دل
جی لے ہی کے چھوڑے گی نہ آخر خلش دل

قبولؔ:۔ داروغہ توپ خانہ مصاحب خاص حضرت سلطان عالم کپتان مقبول الدولہ مرزا مہدی علی خاں بہادر قبولؔ خلف واقف فقہ واصول مولوی محمد مرزا اولاد میں حضرت مالک اشتر رضی اللہ عنہ کے، باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد ناسخؔ سہ

گل سے سوا ہیں سرخ ترے او نگار ہاتھ
دکھلا رہے ہیں مجھ کو چمن کی بہار ہاتھ
واعظ نظر آتا ہے نظر اس کی نہ لگ جائے
میں شیشۂ مئے کرتا ہوں مستور بغل میں

قدرتؔ:۔ شاہ قدرت اللہ مغفور قدرتؔ برادر عم زاد میر شمس الدین فقیرؔ اولاد میں حضرت شاہ عبدالعزیز شکر بار کے

باشندۂ موضع دیگی صاحب دیوان ہے

تڑپ مت اس قدر اے نالۂ پر زور پہلو میں
مبادا شیشۂ دل ہوئے چکنا چور پہلو میں

ہوا ہے عشق سے آ کر مقابلہ دل کا
بھڑا پہاڑ سے جا بن بے حوصلہ دل کا

قدس:- سید محمد رضا مرحوم قدس۔ ولد سید علی عرف زادا ماما نواب ناصر الدولہ سید اسد علی خاں بہادر شمشیر جنگ کے باشندۂ فیض آباد مقیم لکھنؤ۔ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ ہے

ہے ترک سبزہ رنگ کی تاثیر ہاتھ میں
ہوتا ہے سبز مثل شجر تیر ہاتھ میں
ہے حجت مسیح اگر طائر حنا
طوطی کی طرح سے کرے تقریر ہاتھ میں

قدسی:- سید محمد اکبر عرف شاہ محمد خاں قدسی۔ ولد شاہ علی جعفر دختر زادہ حضرت شاہ اجمل علیہ الرحمۃ اجملی، باشندۂ الہ آباد دائرہ شاہ اجمل واسطے سیر کے لکھنؤ میں آئے تھے۔ اصلاح شعر کی خواجہ حیدر علی آتش سے لی۔ صاحب دیوان ہے

لگایا میں نے جو شب زلف پر شکن میں ہاتھ
شمیم مشک لگے گلشن ختن میں ہاتھ
تری بلائیں نہ لیں پاؤں بھی نہیں دابے
یہ ہم سمجھتے ہیں بیکار رہے بدن میں ہاتھ

قرار:- بندہ علی خاں قرار۔ خلف محمد علی خاں برادر زادۂ تفضل حسین

خاں اور برادر نسبتی فتح الدولہ مرزا محمد رضا خاں برقؔ باشندۂ لکھنؤ، شاگرد رشید میر کلو عرشؔ سے

بار گنہ سے ہو گئے ہیں لاکھ من کے پاؤں
نکلیں گے حشر کو بھی نہ باہر کفن کے پاؤں

دوریِ راہ باعثِ پوشیدگی ہوئی
گردش سے پہ ثبوت ہیں سورج گہن کے پاؤں

قرارؔ:۔ میر محمد حسن قرارؔ ولد میر معصوم علی باشندۂ لکھنؤ شاگرد مرزا علی بہارؔ سے

جب اس نے دم سیر چمن چار کی آنکھیں
پتھرانے لگیں نرگس بیمار کی آنکھیں

سن لے اگر وہ دل سے کہیں گفتگوئے دل
برآئے ایک عمر کی سب آرزوئے دل

قسمتؔ:۔ نواب شمس الدولہ قسمتؔ خلف نواب بارگاہ قلی خاں باشندہ دہلی مقیم لکھنؤ شاگرد مرزا جعفر علی حسرتؔ سے

الٰہی یا تو میرے دامن دلدار ہاتھ آئے
نہیں تو ہاتھ کی اس کے کہیں تلوار ہاتھ آئے

قلقؔ:۔ مصاحب حضرت سلطان عالم۔ آفتاب الدولہ خواجہ اسد بہادر قلقؔ ولد خواجہ بہادر حسین فراقؔ بن خواجہ مرزا جان اٹکی باشندہ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد رشید اور ہمشیر زادہ خواجہ وزیر وزیرؔ سے

رخ روشن سے چار جب کی آنکھ
جھپکی آئینہ حباب کی آنکھ

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گا دل کا بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

الٰہی خیر ہو کچھ آج رنگ بیڈھب ہے ٹپک رہا ہے کئی دن سے آبلہ دل کا

وہ ظلم کرتے ہیں ہم پر تو لوگ کہتے ہیں
خدا برے سے نہ ڈالے معاملہ دل کا

قلقؔ:- میر امجد علی قلقؔ. ولد محمد علی مولد ان کا لکھنؤ مسکن کدورا جاگیر نواب امیر الملک توابع کالپی، ان کے بہت شاگرد اپنے عہد کے اس موضع میں استاد ہیں، صاحب دیوان شاگرد فخر الملک نواب میر منورؔ سے

ہاتھ آتے ہی نہیں بت رنگین ادا کے ہاتھ
جینے سے میں اٹھاؤں نہ کیوں زہر کھائے ہاتھ

بار گل سے دکھ گئیں اس فتنہ گر کی انگلیاں
ایسی دیکھی ہی نہیں نازک بشر کی انگلیاں

گر چھوئیں آکر رقیب اس کو تو یارب ہے دعا
ہاتھ وہ جل جائیں بنجائیں شرر کی انگلیاں

قمرؔ:- مرزا باقر حسین قمرؔ باشندۂ لکھنؤ سے

مدت سے تھے مرے جو یہ امیدوار ہاتھ
اس کے گلے میں پڑ گئے بن بن کے ہار ہاتھ

قمرؔ:- شیخ جعفر علی قمرؔ باشندۂ لکھنؤ. شاگرد اصغر علی خاں نسیمؔ دہلوی سے

بلائے عشق سے پھر ہے مقابلہ دل کا بڑھا ہوا ہے کچھ ان روز دنوں حوصلہ دل کا

شب فراق کو میں نے تڑپ تڑپ کاٹا
نہ پھوٹا جس پہ بھی ظالم یہ آبلہ دل کا

قمرؔ:- قمر الدین احمد قمرؔ ولد روشن علی شاگرد۔ خواجہ وزیرؔ وزیرؔ سے

دیکھی جو تمھاری یدِ قدرت کی بنی آنکھ
حیرت سے سراپا ہو غزال ختنی آنکھ

قمرؔ:- حکیم قمر الدین خاں مرحوم، قمرؔ۔ ولد مرزا حسین باشندۂ لکھنؤ۔ مقیم بنارس سے

کھٹکے ہوں غم ہجران سے جس کے خار پہلو میں
ہو کیونکر رہے اس کا دل افگار پہلو میں

قمرؔ:- افتخار الدولہ امین الملک مرزا قمر الدین خاں بہادر صولت جنگ عرف مرزا حاجی مرحوم قمرؔ نائب چند روزہ مرزا غازی الدین حیدر خلف مرزا جعفر استاد بیلی صاحب رزیڈنٹ لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد مرزا قتیلؔ سے

تب کام کرے سحر بیانی مرے دل کی
جب کچھ وہ سنے دشمن جانی مرے دل کی

جیتا نہ پھرے گا جو گیا کوئے بتاں میں
لکھ رکھے کوئی اس کو زبانی مرے دل کی

اب نذر کروں گا میں کسی اور صنم کو
تو نے تو ذرا قدر نہ جانی مرے دل کی

قمرؔ:- رشید الملک ناصر الملک محمد جعفر علی خاں بہادر عرف چھوٹے آغا رستم جنگ قمرؔ تخلص خلف الرشید مظفر الدولہ ظفر الملک محمد ذکی علی خاں بہادر غالب جنگ نواسے محمد علی شاہ کے باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مولوی بخش شہیدؔ سے

جب ہوا سامنا سینے کے ہوئے یار ابرو
نوک نشتر کی طرح تیز ہیں اے یار ابرو

کس ستم کی ہیں تری اوبت عیارہ آنکھیں
دل ہی قابو میں نہیں جیسے ہوئیں چار آنکھیں

کیا بیاں کیجئے اوصاف تمھارے صاحب
ہو طرحدار نہ کیونکر ہوں طرحدار آنکھیں

قیس:۔ حکیم باقر علی قیس خلف شیخ قائم علی باشندۂ لکھنؤ۔ شاگرد میروز صبا ہ

جلوئے دوست کا ہو جائے نظارا دل میں
مثل آئینہ صفا کیجئے پیدا دل میں

جب سے رہتا ہے خیال رخ زیبا دل میں
قدرت حق کا نظر آتا ہے جلوا دل میں

قیس:۔ شیخ کاظم علی قدوائی قیس۔ ولد شیخ وحدت اللہ باشندہ قصبہ جگور پرگنہ نواب گنج توابع لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشک ہ

کس درجہ اوج پر ہے مرے یار کا دماغ
ہے ساتویں فلک پہ ستمگار کا دماغ

بیجا بھی ہم نے اس کے اٹھائے غرور و ناز
اس پر نہ کم ہوا بت عیار کا دماغ

ہجر خوباں میں بہاتی ہیں جو دریا آنکھیں
کیا ہوئیں تھیں اسی دن کے لئے پیدا آنکھیں

قیس:- نواب ہادی علی خاں قیس خلف صمصام الدولہ مرزا یحییٰ بہادر نیشا پوری باشندۂ لکھنؤ ؎

بعد مدت جو مجھے یاد کیا اس بت نے — آج کیا بار خدا اس کے یہ آیا دل میں

جان یاں عاشق شیدا ہے اسے تو دیکھوں

یہ نہ آیا کبھی اے مرے مسیحا دل میں

قیصر:- آقائے نامدار شاہزادۂ والا گوہر مرزا محمد خورشید قدر بہادر قیصر خلف اکبر مرزا محمد آسمان قدر بہادر مغفور بن مرزا محمد خرم بخت بہادر بن مرزا جہاندار شاہ بہادر مشورۂ سخن گوہر علی مشیر سے گوسے اتفاقاً ہوتا ہے۔ اس واسطے کہ بسبب سیر اور تصنیف کتب تاریخ فکر شعر کمتر فرماتے ہیں یہ غزل بعد مدت اس تذکرے کے واسطے فرمائی ہے ؎

جو بلا عشق میں آئی اسے رد کا سر پہ — تیغ قاتل کی جو اٹھی تو سجایا سر پہ

خضر دل منزل مقصود کو پہونچا دینا — اب تو یہ بار غم عشق اٹھایا سر پہ

چاندنی پھیل گئی بال جو چہرے سے ہٹے

ابر تاریک سمٹ کر ہوا جوڑا سر پہ

کاشف:- شیخ کاشف علی کاشف ولد شیخ محمد علی، باشندہ لکھنؤ مقیم کانپور۔ شاگرد مرزا محمد حسن عرف چھوٹے مرزا مذنب ؎

کرتی ہے روئے یار کو از بسکہ پیار زلف — دامن سے پاک کرتی ہے گرد و غبار زلف

ہو رشک کیوں نہ میرے دل بیقرار کو

لیتی ہے بوسے یار کے کیا بیشمار زلف

کاشف:۔ سید محمد حسین خاں عرف شاہ مرزا کاشف ولد سید نادر حسین خاں بن سید مختار الدولہ عمدۃ الملک سید باقر علی خاں ہیبت جنگ میر بخشی، وطن بزرگوں کا مازندران، باشندہ لکھنؤ شاگرد مولوی محمد بخش شہید سے

مری محبت اگر ڈال دے خدا دل میں   تو ضرور ہو مانند غیر جا دل میں
عدو ہو میرے رقیبوں کی ہو ولا دل میں
حضور غور تو فرمائیے ذرا دل میں

کامل:۔ اسکول ماسٹر کانپور شیخ احمد علی کامل ولد مولوی عنایت احمد اولاد ہیں حضرت شاہ پیر محمد لکھنؤی علیہ الرحمۃ باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ عبدالروف شور سے

نظر مہر سے تم نے جو ملائیں آنکھیں   ہم نے درگاہوں میں چاندی کی چڑھائیں آنکھیں
نہیں ہوتا ہے جو پردے سے نمایاں عارض
اس لئے رہتی ہے مجھ کو تپ ہجراں عارض

کامل:۔ شیخ جمال الدین کامل، باشندہ آنولا، لکھنؤ میں واسطے تحصیل علم کے آئے تھے۔ شاگرد غلام ہمدانی مصحفی سے

طائر دل کو جو رہتا ہے خیال کاکل   کب ہوئی پھر ہوس دانۂ خال کاکل
فصل سودے کی پھر آئی ہے خدا خیر کرے   دیکھیے پڑتا ہے کس کس پہ وبال کاکل
آغاز میں عیاں ہیں یہ انجام کار دل
دو چار دن ہے زندگی مستعار دل

کامل:۔ مولوی محمد مرشد کامل ولد شاہ طالب حسین باشندہ عظیم آباد لکھنؤ میں واسطے طالب علمی کے آئے تھے، شاگرد خواجہ وزیر

وزیر کے ہوئے۔ بعد تحصیل علم کے اپنے وطن کو گئے ؎

عشق جسم ناتوان یار سے بیزار آنکھ　　اپنی پتلی کو بھلا کیونکر نہ سمجھے خار آنکھ

برق خاطف سے نہیں کم نالۂ سوزاں مرا

فرط گریہ سے اگر ہے ابر دریا بار آنکھ

کلیم:- علم عروض سے ماہر میر محمد حسین مرحوم کلیمؔ اکثر رسالے شیخ محی الدین عربی علیہ الرحمۃ کے، زبان اردو میں ترجمہ کرکے ان کو سہل کردیا ہے، باشندۂ دہلی صاحب دیوان شاگرد میر تقی میرؔ ؎

درازئی شب ہجراں وزلف یار کلیمؔ!

تو مجھ سے پوچھ کہ کاٹی ہے رات آنکھوں میں

کوثر:- کمیدان پلٹن شاہی مرزا مہدی علی خاں کوثرؔ ولد مرزا قطب الدین خاں، مخاطب بہ سہراب جنگ بزرگ ان کے صوبیدار حیدرآباد دکن کے کسی زمانے میں تھے، مقیم لکھنؤ شاگرد ناسخؔ، اور مرزا صاحب کے اس شہر میں بہت سے شاگرد ہیں۔

اس طرح میں انھوں نے گیارہ سو شعر فرمائے تھے، اس مختصر میں گنجائش نہ تھی لہذا چند شعر تحریر ہوئے ؎

داغ چیچک کا ترے دھیان جو آیا دل میں　　میں یہ سمجھا کہ ستارا کوئی چمکا دل میں

دھیان یہ نقش ہوا اسکی کمر کا دل میں　　ایک نشان صاف نظر آتا ہی مو سا دل میں

بادۂ عشق حقیقی نے اثر دکھلایا

دہ پری شیشہ سمجھ کر اتر آیا دل میں

کیف:- شیخ فضل احمد، کیفؔ ولد شیخ اکبر علی باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان، شاگرد میر وزیر صباؔ ؎

کون دیکھے گا اب اے یار بہار عارض خدا ہے مسدود ہوئی راہ دیار عارض

نہ ترک ہوتی ہے الفت نہ دم نکلتا ہے
نہ اختیار میں دل ہے نہ اختیار میں روح

کیواں :- شیخ بدلی کیواں باشندۂ بلگرام شاگرد ڈپٹی مرزا کلب حسین خاں بہادر سے

گو وہ منکر ہو پہ قاتل کو میں پہچانتا ہوں
میری نظروں میں چڑھا جس نے اتاری گردن

قلقل شیشہ یہ میخانے میں دیتا ہے صدا
میری گردن سے تو بہتر ہے تمھاری گردن

کیواں :- مرزا علی حسین کیواں اولاد میں آغا تو کل خواہر زادے رفیق الدولہ بہادر کے باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ سے

لگائے گا جو سرمہ وہ بت طناز آنکھوں میں یہ زنبور کا ہو جائے گا انداز آنکھوں میں

کم ہو سکے کب شعلہ فشانی مرے دل کی
کانون جہنم ہے نشانی مرے دل کی

گرداب :- رام چرن گرداب اور حال معلوم نہیں سے

بھاگیا بلبل گلشن وہ پیارا عارض
گل سے بہتر ہی کہیں یار تمھارا عارض

گرم :- مرزا حیدر علی مرحوم گرم، باشندۂ لکھنؤ دکھن کی طرف گئے تھے، وہاں سے راہی ملک بقا ہوئے۔ شاگرد غلام ہمدانی مصحفی سے

کل شمع نے دیکھی تھی جو اس حور کی گردن
دی آگ میں رکھ اپنی وہ کافور کی گردن

زانو پہ جھکائے ہوئے بیٹھا ہوں سر اپنا
دیکھی ہے جو اک شاہد مستور کی گردن

سب عضو ترے نور تجلی سے بھرے ہیں
نافہم کے آگے ہے فقط نور کی گردن

گرم:- محمد مظفر خاں گرم۔ خلف محمد خاں، باشندۂ رام پور شاگرد محمد ابراہیم ذوق سے

ایک دم نچلے نہیں رہنے ہمارے ہاتھ پاؤں
جوش وحشت میں ہمارے ہیں تمھارے ہاتھ پاؤں

ایڑیاں رگڑیں گرفت افسوس بھی ملتے رہے
ہے جدائی اک بلا دکھتے ہیں سارے ہاتھ پاؤں

گریاں:- سید محمد حسین گریاں۔ خلف سید حسین علی سوزاں پوتے میر اکبر علی برجیت کے باشندۂ لکھنؤ سے

غیروں سے لڑاتا ہے بہت گلبدن آنکھیں
مجھ سے بھی ذرا چار کر او سیم تن آنکھیں

گماں:- نظیر علی خاں مرحوم گماں فیض آبادی، شاگرد فغاں سے

مدت سے ہو رہا تھا مرا داغ داغ دل
اس گل کو دیکھتے ہی ہوا باغ باغ دل

گویا:- حسام الدولہ فقیر محمد خاں بہادر رسالدار گویا خلف بلند خاں، قوم آفریدی باشندۂ مرزا گنج، مقیم لکھنؤ، صاحب دیوان شاگرد رشید خواجہ وزیر وزیر سے

ہے کفِ پا میں حنا کا گل عیاں بالائے سر
شعلہ اسکے زیر پا ہے اور دھواں بالائے سر
سیکڑوں ہی دل ہیں کاکل میں عیاں بالائے سر
کیا لئے پھرتا ہے یوسف کارواں بالائے سر
اس قید سے نجات بھلا کیونکہ پائے دل
حلقہ ہے زلف یار کا زنجیر پائے دل
اچھا نہ ہوگا شربت دیدار کے بغیر
اس کے سوا نہیں ہے طبیبو دوائے دل

گویا:۔ شیخ ولایت علی گویاؔ۔ ولد شیخ امام بخش ساکن لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد قلندر بخش جراتؔ سے

جانتی ہے خلق جس کو آسماں بالائے سر
ہے یہ گویا میری آہوں کا دھواں بالائے سر
چتر زر رکھتے تھے جو شاہ زماں بالائے سر
خاک جلائے تخت گردوں شامیاں بالائے سر

گوہر:۔ احمد علی خاں گوہرؔ ولد الف خاں فیض آبادی مقیم فتحپور ہنسوا۔ ملازم نواب باندا شاگرد اسماعیل حسین منیرؔ سے

تمہاری زلف سیہ سے ہے پیچ و تاب میں روح
وبال جسم کو ہے پڑ گئی عذاب میں روح

گہر:۔ کنز الدولہ خورشید علی خاں بہادر گہرؔ۔ ولد مجدّد الدولہ بن ظفر الدولہ کپتان فتح علی خاں خزانچی، بادشاہی لکھنوی سے

گو شمع رو ہو وہ بھی جلے گا تمام عمر
آساں نہیں ہے جو کہ کسی کا جلائے دل

لطافت:۔ سید حسن رضوی لطافتؔ خلف اکبر اور شاگرد سید آغا حسن امانتؔ باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان سے

غرفے سے ہوں عیاں جو مرے دلربا کے ہاتھ
نکلیں جس جہاں کے بغل میں چھپا کے ہاتھ

لکنت:۔ محمد بشیر خاں لکنتؔ برادر عم زاد اور شاگرد مستقیم خاں وسعتؔ باشندہ رامپور سے

ماہ:- مرزا عنایت علی بیگ ماہ. ولد فیض علی بیگ بن رکن الدولہ مرزا مراد علی خاں بہادر، برادر حقیقی مرزا حاتم علی بیگ مہر باشندۂ لکھنؤ مقیم اکبر آباد، صاحب دیوان، شاگرد رشید خواجہ حیدر علی آتش سے

شریک جسم نہ دیکھی کبھی مزار میں روح ــــ نہیں ہے جبر اٹھانے پہ اختیار میں روح

لبنان نکہت گل اب ہی جسم زار میں روح ــــ یقین ہے ہو روانہ ہوا کے صدمے سے

ماہر:- محمد امیر عرف یوسف حسین ماہر خلف آغا علی باشندۂ لکھنؤ شاگرد مہدی حسین خاں آباد سے

اے پری دیکھ تو چہرے سے اٹھا کر گیسو ــــ پیچ میں لائیں گے مجھ کو یہ سراسر گیسو

ماہر:- میر فخر الدین مرحوم ماہر، باشندۂ دہلی شاگرد رشید مرزا رفیع سودا سے

بلا سے گر بلا میں پڑ گیا دل ــــ ہوا اس زلف کا کیوں مبتلا دل

پھرتی ہے اپنی آنکھوں میں تصویر زلف کی ــــ کیسی بلا ئے بد ہے یہ تاثیر زلف کی

مائل:- لالتا پرشاد مائل ولد ایشری پرشاد، قوم کایستھ باشندۂ لکھنؤ، شاگرد عبد اللہ خاں مہر سے

رات بھر لگتی نہیں بے یار آنکھ ــــ کروٹیں کیا کیا بدلتے ہیں پڑے

مبارک:- سید مبارک علی مبارک باشندۂ الہ آباد شاگرد شاہ غلام اعظم افضل سے

ان دنوں حد سے بڑھ گیا ہے ہاتھ ــــ اس کی زلفوں تلک رسا ہے ہاتھ

مبتلا:- مردان علی خاں، مبتلا، خلف محمد علی خاں امرائے زمانہ سابق سرکار غازی پور ایک دیوان ایک تذکرۂ شعرائے اردو مسمیٰ بہ گلشن سخن اور ایک تذکرہ فارسی ان کا ہے۔

کھبی ہے جب سے کہ اس مہ کی تاب آنکھوں میں
نہیں ٹھہرتا ہے کچھ آفتاب آنکھوں میں

مجذوبؔ: ۔ مرزا غلام حیدر مرحوم، مجذوبؔ پسر خواندہ اور شاگرد مرزا رفیع سوداؔ۔ باشندۂ دہلی مقیم لکھنؤ۔ صاحب دیوان ہے

لے تجھ سے کیا عزیز ہے سینے میں یار دل — کیا دل یہ ہوں تو نذر کروں میں ہزار دل
اس ترک چشم یار سے سینے میں کیا بچے — کرتا ہے اک نگہ میں جو لاکھوں شکار دل
مجذوبؔ گلرخوں سے لگانا نہ زینہار — خارِ غم فراق سے ہوگا فگار دل

مجنوںؔ: ۔ سید احسن باشندۂ لکھنؤ، صاحب دیوان، شاگرد خواجہ وزیرؔ سے اظہار نویس عدالت دیوانی لکھنؤ، سید انعام حسین جنونؔ خلف

دن رات زلف و رخ پہ ہے اب اختیار دل — کس چین سے گزرتے ہیں لیل و نہار دل
پہلو میں اس سبب سے نہیں بیقرار دل — صیاد صید گہ میں کرے گا شکار دل

مجنوںؔ: ۔ میر حمایت علی مجنونؔ، باشندۂ مرشد آباد شاگرد شاہ قدرت اللہ قدرتؔ سے

ڈرنا ہی مناسب تھا دلدار کی آنکھوں سے — مارا نہ مجھے آخر کس پیار کی آنکھوں میں

محبؔ: ۔ شیخ ولی اللہ مرحوم محبؔ شاہجہان آبادی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا رفیع السوداؔ سے

کاش یوں ہوتا دل اپنا بستۂ زنجیر زلف — خال عارض جوں ہے اس کافر کا داغگیر زلف
دل الجھتا ہے ہر اک حلقے کو اس کے کر خیال
مو بمو ہووے زباں سے کس طرح تقریر زلف

محبت: ۔ نواب محبت خاں شہباز جنگ مرحوم محبت خلف حافظ الملک حافظ رحمت خاں صوبہ دار باشندۂ بریلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میاں قلندر بخش جرأت سے

نشتہ گر تونے جو ٹک ہم سے چھپائیں آنکھیں ۔ ایسے ہم روئے کہ آشوب کر آئیں آنکھیں
عشق کو سہل سمجھ سب نے لگائیں آنکھیں ۔ ہجر شاباش تجھے خوب دکھائیں آنکھیں

محبوب: ۔ نواب محبوب محل صاحبہ محبوب تخلص محل حضرت سلطان عالم مرزا واجد علیشاہ خلد اللہ ملکہٗ باشندۂ مٹیا برج سے

اٹھا سکی نہ مصیبت فراق یار میں روح ۔ نکل گئی تن لاغر سے انتظار میں روح
ہزار مرتبہ تجھ پر سے میں فدا کرتا ہوں ۔ اگرچہ ہوتی مرے پیارے اختیار میں روح

محترم: ۔ خواجہ محترم خاں مرحوم محترم خلف خواجہ محمدی خاں برادر کلاں خواجہ عاصم شور دہلوی سے

بستا ہے تو میرے یار دل میں ۔ تس پر بھی نہیں قرار دل میں
گل اس گل پہ کھا رہا ہے ۔ ہے ایک یہ دل ہزار دل میں

محرر: ۔ حکیم نہال الدین محرر صدر اکبر آباد باشندۂ قصبہ کاکوری توابع بیت السلطنت لکھنؤ سے

پھنسا کے زلف میں ڈالا ہے پاؤں بیڑی میں
وگرنہ رنگ نیا لائی تھی بہار میں روح

محتشم: ۔ سید محتشم علی محتشم خلف سید ہاشم علی نواسے خواجہ حسن کے باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد حکیم باقر علی حشم سے

کس طرح نہ دیکھئے اُسے چاہت کی آنکھ سے
دل کانپتا ہے اپنا شرارت کی آنکھ سے

اس شوخ نے پیدا کی یہ تاثیر گلے میں
شمشیر بنی پان کی تحریر گلے میں!

محرور:- ہادی حسن محرور خلف منشی علی حسین تحصیلدار ضلع کانپور باشندہ کاکوری متعلقہ لکھنؤ شاگرد رشک ہے

غیرت بدر ہیں یہ آپ کے سارے ناخن
پر مہ نو ہیں یہ ترشے ہوئے پیارے ناخن

ہر مہینے میں فلک پر وہی بنتے ہیں ہلال
ساتویں روز جو کٹتے ہیں تمہارے ناخن

محزون:- شاعر زمانہ ماضی ماہر علم ریاضی میر ناصر علی مرحوم محزون ولد سید محمد نصیر رنج سجادہ نشین حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ باشندہ شاہجہاں آباد ہے

جھوٹ ہے اور سے کب میں نے لڑائیں آنکھیں
تم نے بیفائدہ رو رو کے سجائیں آنکھیں

محسن:- میر محمد محسن مرحوم محسن ولد محمد حسین کلیم برادر زادے اور شاگرد میر تقی میر کے، باشندہ دہلی مقیم لکھنؤ ہے

ٹک آکے دیکھ نہیں کچھ بھی حال آنکھوں میں
پھرے ہے تسپہ بھی تیرا خیال آنکھوں میں

محسن:- مولف تذکرہ سید محسن علی موسوی محسن ولد سید شاہ حسین حقیقت لکھنوی وطن بزرگوں کا خوست ، مولد و مسکن مولف لکھنؤ کمترین تلامذہ خواجہ وزیر وزیر اور میر علی اوسط رشک ہے

موج زن حسن کا دریا نظر آیا سر بسر ۔ چھلکے اوڑھا جو کبھی تم نے دوپٹا سر بسر

راہ آئی نہ رہائی کی نظر بالوں میں ۔ طائر دل کی ہوئی عمر بسر بالوں میں

بندہ کا دھرم کیا جو ہو مبتلائے زلف ۔ کالی بلائیں لے جو تری دیکھ پائے زلف

اسلام والے مصحف رخ پر نثار ہیں

کالی سمجھ کے ہوتے ہیں ہندو فدائے زلف

محنت :- میرزا حسین علی مرحوم محنتؔ لکھنوی شاگرد جرأتؔ سے

رحم آئے نہ کچھ اس بت خونخوار کے دل میں ۔ جب تک کہ اٹھے درد نہ دو چار کے دل میں

وہ جنس زبوں ہوں کہ لیتے ہیں جسکے ۔ سو سو پیچ گذرتے ہیں خریدار کے دل میں

محو :- شیخ فیض الدین محوؔ ولد محمد فخر الدین وکیل فرخ آباد کی شاگرد سید اسمعیل حسین منیرؔ سے

آتی ہے کس کی زلف گرہ گیر ہاتھ میں

بازو میں ہے کمند تو زنجیر ہاتھ میں

مخدوم :- مخدوم تخلص سے

اے دغا جاتا رہا دل ہائے دل افسوس دل

مجھکو تڑپاتا رہا دل ہائے دل افسوس دل

مخلص :- وکیل عدالت دیوانی ضلع کانپور میر مہدی حسین مخلصؔ خلف سید دلیر علی متوطن دارانگر جہان آباد مقیم کانپور صاحب دیوان شاگرد مرزا خانی نوازشؔ سے

غم دلدار کیا کرتا ہے غمخواری دل ۔ اور تو کون کرے ہجر میں دلداری دل

کیا ہی پر درد ہے یہ حال گرفتاری دل زار زار آپ بھی روئیں جو سنیں زاری دل

محمود۔ محمد جعفر مغفور محمود ولد خواجہ محمد ہی باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی سے

پوچھیے کیا ہو عدم میں مرے کیا ہاتھ لگا کمر یار کا مضمون نیا ہاتھ لگا
وصل کی شب نہ یکو کرد وہ پیارے پیارے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے تیغ حسرت نے ہمارے ہاتھ پاؤں
دست قدرت ہاتھ آئے تو بلائیں لیجیے
کس نزاکت سے بنائے تیرے پیارے ہاتھ پاؤں

مدہوش۔ ببر بنی جان مرحوم مدہوش بنیرہ خواجہ باسط شاگرد سوزسے

صنم جس ناز سے تو نے لیا دل
خدا جانے ہے اسکو یا مرا دل

مذنب۔ مرثیہ گویوں میں نامی مرزا محمد حسن عرف چھوٹے مرزا مرحوم مذنب باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا رفیع السودا سے

کم ہوتی نہیں ہے کسی عنوان طپش دل ہے دامن مژگاں سے فروزاں طپش دل
گہ برق جہندہ ہے گہے آتش سوزاں کیا کیا مجھے رکھتی ہے پریشاں طپش دل
بیتابی سے اسکی ہو تسلی مجھے کیونکر
اے عشق نہیں شوخی جاناں طپش دل

مرادؔ۔ مراد شاہ مرادؔ لاہوری شاگرد اجمل سے

نرگسی چشم نے جب ہم سے چھپائیں آنکھیں
روتے روتے وہیں پھر لال ہوآئیں آنکھیں

مرزا ۔ مرزا علی رضا مرحوم مرزا تخلص عزیز دل میں نواب حسین الدین
نائب جہانگیر نگر کے باشندۂ دہلی سے

ہماری دیکھ حالت اٹھ گئے سب خویش بیگانہ
نہ بیٹھا کوئی جز پیکان دل افگار پہلو میں

مرزا ۔ طالب العلم مدرسۂ اکبرآباد مرزا جہانگیر بیگ مرزا تخلص شاگرد
مرزا اعظم علی بیگ اعظم سے

رہا نہ تیرے تصور سے کوئی دم خالی
ترا ہی دھیان تھا جب تک تن جسم زار میں روح

مروت ۔ پنڈت کشمیری باس کرن عرف ناتھو جی مروت ولد پنڈت
بستی رام دھتی باشندۂ لکھنؤ شاگرد امانت سے

مشکل کشا نہ کیونکہ ہوں مشکل کشا کے ہاتھ
مشہور ہیں جہان میں حیدر خدا کے ہاتھ

مریخ ۔ جانکی پرشاد مریخ تخلص ابن جگل کشور ساکن فرخ آباد
وارد لکھنؤ شاگرد نواب عاشور علی خاں بہادر سے

نظر آتی ہیں اگر آپ کی بیمار آنکھیں
کاوش غم سے یہاں بھی تو ہیں خونبار آنکھیں

مسرت ۔ شیخ وزیر علی مرحوم مسرت دہلوی حیدرآباد دکھن میں راجہ
چندو لال کی سرکار میں ملازم تھے شاگرد حکیم عزت اللہ خاں عشق سے

اگرچہ روتے روتے پھوٹیں آنکھیں   نہ دکھا دیدۂ خونبار ہے یا نظر

مسرور: شیخ پیر بخش مسرور ولد حکیم حیات اللہ قلاش باشندہ کاکوری مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفیؔ سے

ہم لیے پھرتے ہیں اس امید پر سر ہاتھ میں | پہنچے گا کبھی تو وہ ستمگر ہاتھ میں
تقصیر کیا ہوئی کہ شراب نشاط سے | خالی رکھا فلک نے ہمارا سبوے دل

اتنی ہی التماس ہے خنجر سے یار کے
رہ جائے وقت ذبح مری آبروے دل

مسکین: سید عبد الواحد خاں مسکینؔ باشندہ بھوپال صاحب دیوان اور کچھ حال معلوم نہ ہوا سے

لے گئی چھین کے دل ساقی سرشار کی آنکھ
آگئی دیکھ جسے نرگس بیمار کی آنکھ

مسلم: میر فرزند علی مسلمؔ ولد میر حسن علی وطن قدیم عظیم آباد محرر صدر دیوانی کلکتہ سے

پرتو افگن ہو جو روئے غیرت گل ہاتھ میں | طائر رنگ حنا بنجائے بلبل ہاتھ میں

مسیح: حکیم محمد علی مسیحؔ ولد حکیم ولی اللہ خاں باشندہ لکھنؤ سے

نہیں اے شوخ مہندی سے یہ آئی تاب ناخن پر
ہمارے اشک کے قطرے کا ہے خوں ناب ناخن پر

مسیح: میر ہاشم علی مسیحؔ قاضی زادہ قصبہ جائس لکھنؤ عزیزوں میں جناب مجتہد العصر کے مقیم لکھنؤ شاگرد نواب عاشور علی خاں بہادر سے

پیری میں آہ کٹتی ہے مر مر کے زندگی | بجھ بجھ کے پھر بھڑکتی ہے شمع سحر کی لو

دل پھنک رہا ہے ہجر میں اک رشک حور کے
شعلہ ہے مری آہ کا نارِ سقر کی لو

مسیحا: حکیم لاثانی اخبار نویس سلطانی محمد علی خاں مسیحا خلف مصطفیٰ خاں باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد امام بخش ناسخ سے

داغ سودا فصل گل میں ہے عیاں بالائے سر — جوش وحشت کا یہ رکھتے ہیں نشاں بالائے سر
ہردم دعائیں مانگتے ہیں ہم اٹھا کے ہاتھ — دکھلائے پھر خدا صنم مہ لقا کے ہاتھ

دامانِ صبر ٹکڑے ہوا صورتِ کتاں
یاد آ گئے جو چاند سے اس مہ لقا کے ہاتھ

مشتاق: میر سالار بخش مشتاق ولد میر مبارک علی باشندہ قصبہ لاڈر متعلقہ کانپور سے

صراحی نے کیا تھا اسکی گردن سے کہیں دعوا
سو کل یاروں نے بزم مے میں اسکی چور کی گردن

مشتاق: خوشنویس علم جفرداں دہلی کے مشتاق عبداللہ خاں مخاطب بہ مشتاق علیخاں مرحوم مشتاق قوم افغان یوسف زئی ولد نواب سیف الدولہ مہوسی کی ہوس میں مبتلا شعرائے پائے تخت دہلی میں بے نظیر شاگرد میر تقی میر سے

باد صبا خموش کروں کیا سراغ دل
آہ سحر کے ہاتھ میں تھا شب چراغ دل

مشتاق: مشتاق حسین مشتاق تخلص خلف فخر الدین حسین باشندہ اکبرآباد صاحب دیوان ہر غزل کے مقطع میں بادشاہ دہلی کا تخلص ضرور لاتے

ہیں کہ حضرت کے شاگرد اور مرید ہیں ۔

باغ میں دیکھ کے اس گل کی بہار کاکل ۔ سنبل تر ہوئے سو جاں سے نثار کاکل

جلوہ گر عارض رخشاں پہ نہیں زلف سیاہ ۔ دولت حسن پہ بیٹھا ہے یہ مار کاکل

اک پل بھی جو اس شوخ پہ اپنی نہ پڑی آنکھ ۔ تا صبح نہ بستر پہ لگی ایک گھڑی آنکھ

مشفق :- مرزا احمد بیگ مشفق ولد بدھو بیگ باشندۂ اکبر آباد شاگرد مرزا اعظم علی بیگ اعظم ۔

رہی یہ بعد فنا بھی تلاش یار میں روح ۔ پھری بھٹکتی ہوئی گوشہ مزار میں روح

اسیر کنج قفس کی نہ پوچھئے حالت ۔ تڑپ تڑپ کے گئی موسم بہار میں روح

مشفق :- شیخ محمد جان عرف ممن مشفق ولد محمد پناہ انشباز باشندہ لکھنؤ شاگرد اشرف خاں خاقان ۔

کھو بیٹھے کوے یار میں ہم جا کے دوستو

ناموس و ننگ و غیرت و صبر و قرار دل

مشک :- نواب محمد حسن خاں مشک خلف نواب محمد مرزا اولاد میں نواب شجاع الدولہ بہادر کے باشندۂ لکھنؤ شاگرد مرزا اباقر اور اکثر مرثیہ گو

یہی ہے جان جہاں اب تو حوصلہ دل کا ۔ گلے لگا لو تو جاتا رہے گلہ دل کا

نہ دل جلا مرا اے شعلہ رو خدا کے لئے

دکھاؤں میں تجھے کس طرح آبلہ دل کا

مشکل :- شیخ امین الدین مشکل اکبر آبادی شاگرد غافل اکبر آبادی کے

نکل گئی ہے تمہارے ہی انتظار میں روح ۔ جو آؤ تم تو پھر آجائے جسم زار میں روح

بجا ہے آپ کا فرمانا لیکن اے ناصح — نہ دل ہے کہنے میں اپنے نہ اختیار میں روح

مصروف:۔ نواب خان بہادر خاں مصروفؔ ولد نواب ذوالفقار خاں مرحوم بن حافظ الملک حافظ رحمت خاں مغفور صوبہ دار کٹھیر باشندہ بریلی صاحب دیوان

تا حشر اب خیال نہ میرا کرے گا دل — تو اس کو مل گیا تو مجھے کیا کرے گا دل

بیجائینگے اڑا کے خریدار مثل بو — جب تک برنگ غنچہ گرہ وا کرے گا دل

مصحفی:۔ سخنور مشہور غلام ہمدانی مغفور مصحفیؔ ولد ولی محمد باشندہ امروہہ مقیم لکھنؤ آٹھ دیوان اردو ایک دیوان فارسی دو تذکرے ہندی ایک تذکرہ فارسی اور بہت تالیف و تصنیف ان سے یادگار ہیں شاگرد میاں حاتم سے

لب ہیں کھول نہ اے ہمنشیں ہمارا منہ — کہ بار دیدہ کے قابل نہیں ہمارا منہ

عاشق کو تیرے چاہیئے کیا ہار گلے میں — ہاتھوں کے تئیں ڈال دے لے یار گلے میں

حلقہ کماں کا رکھ نہ گل اندام دوش پر — کافی ہے تجھکو زلف کا افسانہ دوش پر

کاش خود باندھے وہ شوخ اپنے گنہگار کا ہاتھ — ہاتھ سے اسکے کھسے ڈھیلا تو ملیں یار کے ہاتھ

زہرا کی جب آئی کف ماروت میں انگلی
کی رشک نے جا دیدہ ہاروت میں انگلی

مصدر:۔ حکیم میر ماشاء اللہ خاں مرحوم مصدرؔ باشندہ شاہجہان آباد والد میر انشاء اللہ خاں انشاؔ سے

دیکھ دزدیدہ نگہ سے جو چھپائیں آنکھیں
چور زخموں میں پڑے دل کے بھر آئیں آنکھیں

---

[1] اس غزل کو میر انشاء اللہ نے حسب الارشاد شاہزادہ سلیمان شکوہ بہادر کے الٹا تھا اور یہی بنائے فساد ہوئی کہ طرفین سے ہجوگوئی اور رسوائی ہوئی

مصیبت: درویش باکمال حاجی شیخ غلام قطب الدین مغفور مصیبت
ولد حاجی شیخ محمد فاخر بن شاہ خوب اللہ الہ آبادی صاحب دیوان فارسی
اور ریختہ مکہ معظمہ میں بعد ادائے حج راہی ملک بقا ہوئے ؎

ہو گیا خون ناب آنکھوں میں
تھا جہاں تک کہ آب آنکھوں میں

مضطر: نواب مرزا مظفر خاں مضطر ولد نواب محمد رضا خاں بن
مہدی علی خاں صوبہ دار الکھر باشندہ لکھنؤ شاگرد میر وزیر صبا ؎

خوں ہو گیا مگر ترا شکوہ نہیں کیا   او بیوفا نگاہ میں رکھنا وفائے دل
آئینہ جان کر بت خود بیں نے لے لیا
اللہ کے کرم سے ہوئی یہ صفائے دل

مضطرب: مرزا علی اکبر بیگ مرحوم مضطرب خلف نصر اللہ بیگ باشندہ
لکھنؤ شاگرد قلندر بخش جرأت ؎

زیر خنجر حسرت آگئیں دیکھ کر میری نگاہ   رو دیا جلاد نے جب چار آنکھیں ہو گئیں
کیوں نہ اس گل کا عرق سے ہو تر سارا عارض   نازکی سے نگہ گرم ہے بار عارض

مضمون: شیخ شرف الدین حسین مرحوم مضمون اولاد میں حضرت
شیخ فرید شکر گنج علیہ الرحمۃ کے مولد ان کا قصبہ جاجو نواح گوالیار ہے
دہلی میں رہے وہیں وفات پائی ؎

صدق سے بوسہ طلب کرتے ہیں گر باور نہ ہو
مصحف رخسار پر پیارے تو رکھوا ہم سے ہاتھ

مظفر : منظفر علی خاں مرحوم مظفرؔ خلف غلام علی خاں بن بھکاری خاں باشندۂ دہلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر تقی میرؔ سے

مانع نہیں چلنے کا مرے سلسلۂ پا … پر رکھنے نہیں دیتا قدم آبلۂ پا
کیا پوچھتے ہو فرق وجود اور عدم کیا … گر غور سے دیکھو تو ہے اک فاصلۂ پا
پھرتا ہے لئے آٹھ پہر جسکو مظفرؔ
کس سے میں کروں جاکے اب اپنا گلۂ پا

مظلوم : منظلوم شاہ مرحوم مظلومؔ باشندۂ لکھنؤ مقیم الہ آباد شاگرد غلام ہمدانی مصحفیؔ سے

پھولوں کا جو اس گل کے پڑا ہار کمر پر … اک طرفہ شگفتہ ہوا گلزار کمر پر
آئینہ خجل ہے شکم صاف سے اسکے … کھاتے ہیں گل اندام سدا خار کمر پر
اللہ ری نزاکت تری کس ناز و ادا سے
ہاتھوں کو رکھے ہے وہ رفتار کمر پر

مظہر : تارک دنیا مقبول بارگاہ خالق اکبر مرزا جانجاناں شہید علیہ الرحمہ مظہرؔ خلف مرزا جان منصبدار باشندۂ دہلی صاحب دیوان فارسی و ریختہ سے

اس گل کو بھیجنا ہے مجھے خط صبا کے ہاتھ … اسواسطے لگا ہوں چمن میں ہوا کے ہاتھ
مظہرؔ چھپا کے رکھ دل نازک کو اپنے تو
یہ شیشہ بچتا ہے کسی میرزا کے ہاتھ

معجز : منشی مرزا محمد رضا معجزؔ ولد مرزا اکبر علی باشندۂ لکھنؤ بسبب رفاقت نواب دولھا صاحب بہادر خویش نواب معتمد الدولہ مرحوم

مقیم کانپور، اول شاگرد محمد علی خاں مسیحا کے بعدہٗ خواجہ وزیر کے
مطلب ہے وہ مطلوب تمنائے دل کا ۔ ہے کعبۂ مقصود کلیسا مرے دل کا
کیونکر نہ زباں زد ہو گراں گوشی میں عالم ۔ سنتے نہیں احباب فسانہ مرے دل کا

معروف: تارک دنیا ہمہ صفت موصوف نواب الٰہی بخش خاں معروف تخلص پوتہ مرزا عارف خاں برادرزادہ شرف الدولہ قاسم جان امرائے نجف خانی باشندۂ شاہجہاں آباد صاحب دیوان شاگرد میاں کلو نصیر دہلوی کے
یاں تلک مانگا کہ آخر تھک گئی اپنی زباں ۔ اسنے لیکن بوسہ دینے کی نہ ہمکو دی زباں
چھٹ گئی اسکی تمامی کی جو انگیا ہاتھ سے ۔ ہاتھ ملتا ہوں گئی سونے کی چڑیا ہاتھ سے

باندھی جو یار نے پئے عزم سفر کمر
یہ روئے ہم ہوا وہیں پانی کمر کمر

مغموم: لالہ رام جس مغموم منشی مسٹر جان سین صاحب کے باشندہ لکھنؤ کے
جھوم کر بادل ڈراتا ہے مجھے جوں فیل مست
دل کا بچنا سا شہا اس وقت تیرے ہاتھ ہے

مفتون: مسٹر اگسٹن صاحب مفتون اکبرآبادی شاگرد مرزا عنایت علی ماہ آپ کا کلام مقبول خاص و عام ہے۔
خراب ملتی ہے تڑپے ہے ہجر یار میں روح ۔ نہ دل ہے قابو میں اپنا نہ اختیار میں روح
تم آؤ بالیں پہ تو اس عذاب سے چھوٹے ۔ لبوں تک آ نہیں سکتی ہے انتظار میں روح

مفتون: سید ہادی علی مفتون خلف فضل علی بائیسی والے باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش شہید کے

ہاتھ میں سبحہ ہے اور خواہش صبا دل میں	یا خیال لب پہ ہے یاد بت ترسا دل میں
مذہب عشق سے ہے کام مجھے آکے زاہد	خوف اسلام نہ ہے کفر کا کھٹکا دل میں

مقدور :- میر محمد ابراہیم مقدور شاعر نامی چنیا پٹن مدراس وہاں کے باشندے انکو ملک الشعراء جانتے ہیں یہ چھپے رسالہ انگریزی میں نوکر تھے ترک روزگار کرکے خانہ نشین ہوئے شاگرد اور مرید حضرت تسیم اللہ صاحب قادری کے جو معروف بہ برہنہ شمشیر تھے رہنے والے نتھر نگر کے ایک مثنوی بھوپال تال کی تعریف میں خوب کہی ہے ؎

نازک اندامی تو دیکھو گدگدی سے تن بیچے
بوسے کو میرے لبوں نے جب کیا آہنگ پا

مقبول :- فرمان نویس کچہری سلطانی خوشنویس لاثانی لالہ جیسکھ رائے مقبول ولد چنی لال وطن بزرگوں کا مراد آباد مقیم لکھنؤ محلہ نوبستہ صاحب دیوان شاگرد منشی مینڈو لال زار ؎

الٰہی کس سے ہوا ہے دوچار دل میرا	طپاں ہے سینے میں سیماب وار دل میرا
ہوا ہے جب سے مجھے عشق کاکل و رخ یار
طپیدہ رہتا ہے لیل و نہار دل میرا

ملال :- محمد رضا خاں مرحوم ملال باشندہ لکھنؤ شاگرد امام بخش ناسخ

اوڑھنی پیچھے کی اوڑھی اس نے وال بالائے سر
سیکڑوں گرنے لگیں یاں بجلیاں بالائے سر

ممنون :- میر امانت علی ممنون عظیم آبادی شاگرد میر فرزند علی موزوں

واسطے تحصیل علم کے دہلی میں آئے تھے ؎

اے وائے کہ تیرے لیئے اس خاک نشیں کو
جوں باد لیئے پھرتی ہے گھر گھر طپش دل

ممنون: میر نظام الدین مرحوم مغفور مخاطب بہ سلطان الشعرا ممنون تخلص خلف الرشید ملک الشعرا میر قمر الدین منت فارسی گو باشندہ دہلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان ہندی و فارسی شاگرد اپنے والد ماجد کے ؎

اللہ اس کے درد نے کیا ہی کیا ہے تنگ
بیچین شب وعدہ رکھے ہے خلش دل
پیکاں ہے کوئی سینہ مجروح میں شاید

لمبیں نہ جائے غم ہے نہ پہلو میں جائے دل
لیجاتی ہے سو مرتبہ در د طپش دل
کھٹکا ہے نئے ڈھب کا نئی ہے خلش دل

یہ بے سبب نہیں دل وابستہ پریشانی
کسی کی زلف سے ملتا ہے سلسلہ دل کا

منت: شاعر مشہور معروف میر قمر الدین منت باشندہ دہلی صاحب دیوان فارسی اردو میں فکر فرمائی ہے ؎

ایسے بے دید سے تھی آنکھ لگی
قبر میں بھی نہ میری آنکھ لگی

منتظر: نور الاسلام مرحوم منتظر خلف فیض علی شاہ برادر زادہ حضرت بدر علیشاہ علیہ الرحمۃ باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد نامی غلام ہمدانی مصحفی ؎

اور خوش چشم کی لگتی نہیں پیاری آنکھیں
ہمنے تو دیکھی ہیں اے جان تمھاری آنکھیں

دیکھی جو مرے ساقی مخمور کی گردن مستوں نے صراحی کی ہیں دور کی گردن
لگے اس یار کی گر خاک پا ہاتھ تو ہم سمجھے کہ آئی کیمیا ہاتھ
قیامت میں قیامت ہو گی برپا ترا جب ہوگا دامن اور مرا ہاتھ
عجب ڈھب سے بسر کی میں نے شب غم
کبھی سر پر کبھی زانو پہ تھا ہاتھ

منتہی :- مرزا محمد مستیا بیگ منتہی خلف مرزا عبد القادر باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی آتش سے

چبھتی ہے دل میں تیری باریک تر کمر کرتی ہے مجھ سے کار سر نیشتر کمر
جسم لطیف میں ترے عالم ہے پھول کا زیبا ہے گر کہوں رگ گل برگ تر کمر
گم کر خودی کو تا تجھے حاصل کمال ہو
موہوم جب ہوئی تو ہوئی نامور کمر

منشی :- عجائب رام آنجہانی منشی تخلص مقیم مرشد آباد شاگرد قدرت اللہ خاں قدرت سے

تیرے دل سے گرہ کینہ کو وہ جب کھولے
غوطہ گر مار سکے آب گہر میں ناخن

منظور :- بابو خاں دستار بند منظور ولد شاکر خاں صوبیدار پلٹن باشندۂ کانپور شاگرد مولوی فردس

تنکا جو رکھے وہ بت بے پیر ناک میں
کیونکر نہ عاشقوں کے پڑے تیر ناک پر

منیر: سید اسمٰعیل حسین منیر ولد منشی احمد حسین شگرف۔ بزرگ ان کے باشندۂ شکوہ آباد ان کا مولد اکبر آباد کانپور میں نواب نظام الدولہ کے اور رئیس فرخ آباد و باندہ کے ملازم رہے، دو دیوان ایک بطرز شوکت بخاری اور دوسرا عاشقانہ ایک رسالہ سراج منیر ان کا مشہور ہے شاگرد رشید میر علی اوسط رشک کے

چھیڑیں گے داستان جو باتوں کے طول کی — شام ابد سے بڑھ کے ملے گا کلام زلف
تیرے ماتھے کی گری افشاں ہمارے ہاتھ میں — آسماں سے ٹوٹ کر آئے ستارے ہاتھ میں
تم ہو کہ کوئی اور ہے جویا مرے دل کا — لِلّٰہ اٹھا دیکھیے پردا مرے دل کا
چونک اٹھتے ہیں ہر وقت کلیجے کی دھڑک سے — سونے نہیں دیتا ہمیں کھٹکا مرے دل کا

چومنزلے پر چڑھ کے کیا آپ نے رسوا
باقی نہ رہا ایک بھی درجا مرے دل کا

مہدی: زائر کربلائے معلی نواب جلال الدولہ مہدی علی خاں بہادر شجاعت جنگ مغفور، مہدی تخلص خلف نواب یمین الدولہ نواب سعادت علی خاں بہادر مسند آرائے لکھنؤ صاحب دیوان ہیں

اب ستم ہونے لگے ایجاد تیرے ہاتھ سے
کرتے ہیں خورد و کلاں فریاد تیرے ہاتھ سے

موج: میر کاظم حسین مرحوم موج ولد میر حسین علی باشندۂ لکھنؤ شاگرد میر علی اوسط رشک کے

لاکھ دکھلائے ہمیں نرگس شہلا آنکھیں — بھولتی کب ہیں تری اے گل رعنا آنکھیں
شب فراق میں جب دیکھتا ہوں چاند کو میں — تڑپنے لگتا ہوں یاد آتے ہیں تمہارے گال

موجد: شیخ قادر علی موجد ولد شیخ چراغ علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید خواجہ وزیر وزیر سے

کیا کہوں جوشش گریہ سے ہیں کیا کیا آنکھیں
ابر ہیں نہر ہیں تالاب ہیں دریا آنکھیں

موسیٰ کہیں جو دیکھ لیں ان کی کلائیاں
ہیں رشک شمع طور یہ گوری کلائیاں

موجی: موجی رام موجی خلف دیوان چھتر پت ملازم بہار الدولہ امیر الملک نواب حسین علی خاں بہادر پسر نواب سعادت علی خاں بہادر باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی سے

تھے گرد سے بھرے جو غریب الوطن کے پاؤں
شبنم دھلا رہی ہے نسیم چمن کے پاؤں

چوموں ہزار مرتبہ شیریں دہن کے پاؤں
دو چار بوسے جو لب شکر شکن کے پاؤں

آئی جو اسکے آنے سے گلشن میں فصل گل
بلبل نے جھوم جھوم لئے گلبدن کے پاؤں

موزوں: شاہزادہ مرزا محمد قادر بخش موزوں باشندہ دہلی شاگرد حافظ عبد الرحمن خاں احسان سے

ہے لاغری سے صورت مو مبتلائے زلف
یارب کوئی نہ ہووے اسیر بلائے زلف

لاحق نہ کیوں ہو مجھکو پریشانی مدام
رہتا ہے سر پہ آپکے ہیہات پائے زلف

موزوں: میر فرزند علی مرحوم موزوں متوطن ساسیانہ مقیم دہلی واسطے سیر کے لکھنؤ آئے تھے، اشعار فارسی ان کے مثل کاملین کے ہیں، شاگرد میر شمس الدین فقیر سے

حسن اور عشق کی کیا خوب گُل افشانی ہے　　پھول جھڑتے ہیں ترے منہ سے مری آنکھوں سے
سینے میں شعلہ سے جو سلگتا ہے داغ دل　　اٹھتا ہے کچھ دھواں سا میں پایا سراغ کو

موزوں :- میر نواب موزوں خلف میر نبو علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد منشی مظفر علی اسیر ؔ

دیکھے وہ اک نظر جسے نفرت کی آنکھ سے　　گر جائے مثلِ اشک نہ خلقت کی آنکھ سے
تم جو دکھا دو گلستاں میں بہار عارض　　گل خورشید بنے آئینہ دار عارض

جو غنی ہیں کب وہ رکھیں مالِ دنیا ہاتھ میں
اس کا بھی منہ کھول دیں گر ہو خزانا ہاتھ میں

مونس :- میر نواب مونس خلف الرشید اور شاگرد میر مستحسن خلیق مرثیہ گو بن میر حسن صاحب مثنوی بدر منیر ۔ بزرگ انکے دہلی سے فیض آباد آئے ان کا مولد و مسکن لکھنؤ ہے ؎

ابرو سے بڑھ کے چاہیے کچھ احترام زلف　　اسکی جگہ ہے چشم پہ سر پر مقام زلف

میں جاں بہ لب ہوں جلد کوئی ڈھونڈھ لائے دل
یہ کون لے گیا مرا پہلو سے ہائے دل
تربت پہ اس نے شمع بھی روشن نہ کی کبھی
مثلِ چراغ سیکڑوں جس نے جلائے دل

مومن :- حکیم محمد مومن خاں مومن مشاہیر شعرائے دہلی دیوان فارسی و ریختہ، کئی مثنویاں قصۂ غم، شکایت ستم، قول غمیں اور تفِ آتشیں انسے یادگار ہیں اور دہلی میں شاگرد ان کے بیشمار ہیں ؎

چل پرے ہٹ نہ مجھکو دکھلا منہ اے شب ہجر تیرا کالا منہ
تکلیف سے جوں پنجۂ گل لال ہوا ہاتھ نازک ہے وہ بس چھوڑ دے اے رنگ حنا ہاتھ

ہنگام وداع آہ گلا کاٹ رہی سختی
کیا کھینچتے دامن کو ترے کام میں تھا ہاتھ

مہجور :- نواب اقبال الدولہ عنایت حسین خاں بہادر مہجور خلف نواب نصیر الدین علی خاں صمصام جنگ ابن نواب امین الدولہ عزیز الملک علی ابراہیم خاں نصیر جنگ خلیل باشندۂ بنارس صاحب دیوان سے

ہے جو آہوں کا ہماری یہ دھواں بالا سر تازہ تر پیدا ہوا ہے آسماں بالا سر
پھولا ہے آبلوں سے جو گلزار پاؤں میں کانٹے چبھیں گے کیونکہ تہ سر بار پاؤں میں
غل تا نہو زیادہ ہوا ہے یہ حکم عام زنجیر اب نہ پہنیں گرفتار پاؤں میں
مجنوں کا میرے سامنے کیا مرتبہ ہے آہ
باندھا ہے میں نے دامن کہسار پاؤں میں

مہجور :- حکیم شیخ محمد بخش مرحوم مہجور ولد حکیم خیر اللہ متوطن فتحپور ہنسوا ان کا مولد و مسکن لکھنؤ ہے ایک دیوان ایک مثنوی موسیٰ باغ کی تعریف میں اور چار چمن علم حکمت میں انسے یادگار ہیں سنہ ۱۲۴۰ھ میں بیت اللہ شریف کو گئے مدینہ منورہ جاکر وفات پائی شاگرد قلندر بخش جرأت سے

مہجور سنی تو نے بھی ہے کچھ خبر دل
یہ بیجری کیسی ہے چل ہے سفر دل

مہجور :- زائر کربلائے معلی نواب امین الدولہ سید آغا علی خان بہادر مہجور

خلف نواب معتمد الدولہ بہادر مولد لکھنؤ مسکن کانپور مدفن نجف اشرف صاحب
دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک ہے

ساقی کا ساری رات رہا ہاتھ ہاتھ میں ۔ ساغر بھی اسکے ہاتھ کا تھا ساتھ ہاتھ میں

مہر منصف چنار گڑھ مرزا حاتم علی بیگ مہر ولد مرزا فیض علی بن کلب الدولہ مرزا مراد علی خاں مولد لکھنؤ مسکن اکبرآباد ایک دیوان ریختہ اور ایک رسالہ پنجرہ مہر ان کا ہے شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ ہے

شعلہ طور ہے نہ برق تجلا ہے وہ رخ ۔ مہر اللہ کی قدرت کا تماشا ہے وہ رخ
اسقدر باغ میں جو گل کے لئے نالاں ہے ۔ تو نے بلبل ابھی شاید نہیں دیکھا ہے وہ رخ
مزے اٹھاتی بہت گور کے فشار میں روح ۔ نکلتی کاش بدن سے ترے کنار میں روح
ذرا بھی گر لب جاں بخش کا اشارا ہو
تو ڈال دے دم خنجر ترے شکار میں روح

مہر محمد عبداللہ خاں مہر ولد محمد مصطفےٰ خاں صاحب مطبع مصطفائی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان از شاگرد تلامذہ اصغر علی خاں نسیم دہلوی ہے

حلقہ نہیں ہے زلف کا جانانہ دوش پر ۔ ہے یہ شراب حسن کا پیمانہ دوش پر
سمجھا گئے تو مست بنت عنب کو لگا کے ہاتھ ۔ ساقی نے کاٹنے کو ہمارے ہی تاک کے ہاتھ
وہ دل نہیں ہے عشق سے جو باز آئے دل ۔ دلدار لاکھ طرح مرا آزمائے دل
اُس مہ جبین مہر لقا پر جو آئے دل
میری طرح فلک بھی کہے ہائے ہائے دل

مہر نواب منصور خاں مغفور مہر ولد نواب محبت خاں محبت باشندہ لکھنؤ

صاحبِ دیوان شاگرد قلندر بخش جرأت ہے

نہ خمار کے اندوہ سے چھوٹے وہ آنکھ
نشۂ عشق ہوئے جیسے پھوٹے وہ آنکھ

شب کم رہی آخر ہے کہانی مرے دل کی
اے شمع سحر دیکھ نشانی مرے دل کی

مشکل ہے بہت آگ بجھانی مرے دل کی
خورشید قیامت ہے نشانی مرے دل کی

افسانۂ الفت کے سوا شغل نہیں اور
دشمن ہے یہ شب ہائے جوانی مرے دل کی

میرؔ شاعر مشہور میر تقی میرؔ مغفور خلف میر عبداللہ ہمشیرہ زادے اور شاگرد سراج الدین علیخاں آرزو باشندہ اکبرآباد مقیم لکھنؤ چھ دیوان ہندی مع قصائد اور مثنوی ایک دیوان فارسی ایک تذکرہ ایک رسالہ فیض میراں سے یادگار ہے

باتیں کرے برشتگی دل کدھر کہاں
کرتا ہے اس دماغ جلے کا وفا دماغ

کیا کہوں کیا لکھی تھی تجھ سے تری بیمار چشم
تجکو بالیں پر نہ دیکھا کھولی سو سو بار چشم

طریق عشق میں ہے رہنما دل
پیمبر دل ہے قبلہ دل خدا دل

جسے مارا اسے پھر کر نہ دیکھا
ہمارا طرفہ ظالم سے لگا دل

سبھوں سے میرؔ بیگانے سے رہئے
جو ہوتا کچھ بھی اُس سے آشنا دل

میرؔ شاہزادہ گردوں وقار مرزا محمد ہمایوں قدر بہادر میرؔ تخلص خلف مرزا محمد خورشید قدر قیصر ابن مرزا محمد آسمان قدر بہادر مولد و مسکن لکھنؤ ہے

پھر چھیڑتا ہے سلسلہ زلف یار کو — جاتا ہے قید ہونے کو بیٹھے بٹھائے دل
ایسا ہوا ہے کوچۂ گیسو میں یہ تباہ — رہبر ہو خضر تو بھی نہ رستے پہ آئے دل

ناجیؔ احمد شاگرد ناجی، قدیم شاعر ہیں معاصر میاں آبرو دہلوی سے

میں شرح سوز دل کو لکھاؤں پتنگ پر
شاید کہ لوٹنے میں لگے شمع رو کے ہاتھ

نادرؔ نادر بادشاہی احدی باشندہ دہلی معاصر میاں ولیؔ سے

اتنی بڑی ہوئی ہے ذرا بھی نہیں شعور
لپٹی ہے جائے چہرے سے خورشید رو کی زلف

نادرؔ ڈپٹی کلکٹر ضلع اٹاوا کلب حسین خاں نادرؔ خلف الرشید نواب احترام الدولہ دبیر الملک میرزا کلب علی خاں بہادر ہیبت جنگ باشندہ بنارس، کئی دیوان مع قصائد، مرثیہ و مثنوی اور ایک تذکرہ صولت نادری طبع زاد ان کا ہے شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخؔ سے

اک رشک پری سے تھی جو دنیا میں لڑی آنکھ — حوران بہشتی پہ بھی اپنی نہ پڑی آنکھ
زانو پہ دھری ہو بت مغرور کی گردن — اور ہاتھ میں ہو شیشۂ بلور کی گردن
لگائیں گر تجھے اے شوخ و شنگ سینے پر — لگے رقیب کے نوک خدنگ سینے پر

شبیہہ اپنی اگر بھیجدے وہ لعبت چین
تو رکھ لیں چوم کے اہل فرنگ سینے پر

نازشؔ مولوی الٰہی بخش نازشؔ خلف مولوی محمد صالح باشندہ خیرآباد توابع لکھنؤ شاگرد مظفر علی اسیرؔ سے

پابند میں کسی کا نہیں ہوں سوائے زلف | زنجیر میرے حق میں ہے موجِ ہوائے زلف
اشکوں کا تار ہم نے نہ توڑا تمام شب | گوندھا کیے وہ موتیوں سے تارہائے زلف

نازنین: مرزا علی بیگ نازنیںؔ تخلص ریختی گو دھلوی ؎

گر مرد دوں کو پاس نہیں اپنی بات کا
پھر کیوں یہ لیتے پھرتے ہیں باجی پرائے دل

ناسخ: شیر بیشۂ سخنوری شیخ امام بخش ناسخؔ مرحوم خلف الرشید شیخ خدا بخش تاجر، وطن بزرگوں کا لاہور، ان کا مولد و مسکن لکھنؤ، تین دیوان، ایک ترجمہ حدیث مفضل، ایک مولد شریف رسولؐ مختار ایک رسالۂ شہادت جناب سید الشہدا اور ایک رسالہ ولادت جناب امیر علیہ السلام ان سے یادگار ہے ؎

ہے تصور اس گلِ تر کا دلِ غمناک میں | عطر ہے اشکوں کے بدلے دیدۂ نمناک میں
ماہِ کنعاں نے کہاں پائے یہ تاباں عارض | حسن میں چاند سے ہیں تیرے دو چندا عارض
کیا چمکتے ہیں پسِ رو تیرے گوہر کان میں | ہے یقیں ایسا نہ ہوگا کوئی جوہر کان میں
آواز یہ ہوتی نہیں زنہار گلے میں | سمجھو نہ رگیں ساز کے ہیں تار گلے میں

کیونکر ترے آگے نہ جھکے حور کی گردن
بجلی کی کمر شعلے کا منہ نور کی گردن

ناصر: سید ابو محمد ناصر ولد سید اکرام علی برادر زادہ ناسخؔ باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر گلو عرش ؎

ہیں رشکِ شاخِ گل مرے رشکِ چمن کے پاؤں | بلبل ہو صدقے دیکھے جو اس گلبدن کے پاؤں

بوٹا سا قد وہ گلشن عالم کی ہے بہار　　گل برگ تر کے ہاتھ ہیں برگ سمن کے پاؤں

ناصر :- سعادت خاں ناصر خلف رسالت خاں باشندہ نگینہ مقیم لکھنؤ ان کے پانچ دیوان اور ایک تذکرہ جس کی تاریخ میر علی اوسط نے فرمائی "تذکرہ سخن کا" واقعی وہ تذکرہ اسی اسم کے قابل ہے شاگرد مرزا محمد حسن عرف چھوٹے مرزا نائب مرثیہ گو سے

صدمے سے باد کے ہے اگر تار تار زلف　　دکھلا رہی ہے سنبل تر کی بہار زلف

گلگشت باغ کی ہے عبث تجھکو آرزو　　گل سے ترے عذار ہیں سنبل سی یار زلف

مار سیاہ پھرتے ہیں آنکھوں میں جائے زلف

یارب کوئی جہاں میں نہو مبتلائے زلف

ناصر :- میر ناصر علی ناصر خلف مرزا محمد علی رہنے والے فتحپور ہسوا کے شاگرد میر اکرام علی توانا سے

کچھ تو بتلا دے یہ خنجر ہیں کہ تلوار ابرو

روز خوں کرتے ہیں قاتل ترے دو چار ابرو

ناطق :- وکیل عدالت دیوانی غازی پور شیخ احمد شاہ ناطق ولد شیخ محمد شاہ باشندۂ سکندر پور توابع عظیم آباد بسبب قرابت شیخ محمد شفیع وکیل کمپنی صدر اکبر آباد میں ملازم ہیں شاگرد مرزا عنایت علی ماہ سے

زلف کا مضموں کیا تحریر اپنے ہاتھ سے

ہم نے ڈالی پاؤں میں زنجیر اپنے ہاتھ سے

ناظم :- پنڈت شیو پرشاد ناظم ولد پنڈت نانک چند باشندہ لکھنؤ

شاگرد سید آغا حسن امانت سے

مانی نے جب بنائے مرے دلربا کے ہاتھ

نازاں ہوا خود آنکھوں سے اپنے لگا کے ہاتھ

نالاںؔ۔ مرزا محمد جان نالاںؔ ولد مرزا مہدی علی خاں صوبیدار بانس بریلی باشندہ لکھنؤ شاگرد لالہ موجیؔ اور میاں مصحفیؔ سے

عاشق مزاج کہتے ہیں طفلی سے مجھکو لوگ

آتا نہ تھا کبھی مجھے آرام دوش پر

نالاںؔ۔ میر محمد وارث علی مرحوم نالاں ولد میر ارزانی بہاری مقیم عظیم آباد صاحب دیوان شاگرد اشرف علی خاں فغاںؔ سے

سو گئے طالع بیدار ہمارے یارب یار بالیں پہ جب آیا مری تب آنکھ لگی

گھر میں آئینے کے مانند سدا اے نالاںؔ

میں تو بیدار رہا کون سنی شب آنکھ لگی

نام آورؔ۔ نام آور تخلص نام نامعلوم باشندۂ الہ آباد سے

زلفوں کو ملی ہے رخ تاباں کی معافی

چوٹی نے ترے پائی ہے جاگیر پس پشت

نامیؔ۔ میر آغا حسن عرف میرن صاحب نامیؔ ولد میر بندہ حیدر اولاد میں میر ابو منتقی خراسانی کے باشندۂ لکھنؤ شاگرد نواب عاشور علیخاں بہادر سے

لذت نشہ سے واقف نہیں زنہار آنکھیں

چشم ساقی کو ہوئیں دیکھ کے سرشار آنکھیں

ناؔمی — نواب سعید الدولہ علی محمد خاں بہادر ناؔمی خلف میر بندہ علی ابن سیف الدین احمد خاں باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد ناسؔخ سے

رکھے جو وہ ساقی لب خاموش پر انگشت ۔ ہو گردن مینا لب مینوش پر انگشت

گر جانتے ہشیاری غفلت کو اطبا ۔ رکھتے نہ رگ عاشق مدہوش پر انگشت

نثاؔر — میر افضل علی مرحوم نثاؔر عظیم آبادی سے

رات میں خواب میں دیکھا کہ شرر ہاتھ میں ہے ۔ چشم واکی جو سحر لخت جگر ہاتھ میں ہے

اے صبا جاکے تو اتنی تو خبر کر کہ نثاؔر

آستانے پہ کھڑا ہے ترے سر ہاتھ میں ہے

نثاؔر — میر عبدالرسول مرحوم نثاؔر اکبر آبادی شاگرد میر تقی میر سے

جو ہے یعقوب یوسف دیکھنا منظور آنکھوں سے ۔ تو اتنا پھوٹ کر مت رو کہ جاے نور آنکھوں سے

نثاؔر — شیخ محمد امان مرحوم نثاؔر دہلوی بزرگ انکے معمار تھے جامع مسجد انھیں کی تجویز سے بنی تھی شاگرد حاتم سے

اتنا بتوں کے جور سے ہے کیوں اُداس دل

حامی ترا خدا ہے نہ کر نا ہراس دل

نثاؔر — حکیم میر محمد پناہ مرحوم نثاؔر ولد میر محمد شریف خاں لکہ بخش منصبدار پادشاہی باشندہ دہلی شاگرد خواجہ میر دردؔ سے

اس شوخ سے اظہار نہ کر غم اے دل ۔ بیزار جو ہو تجھ سے ہے مل کم اے دل

اپنی خواہش اُٹھادے بالکل جی سے

خاطر اسکی رکھ مقدم اے دل

نجابت :- سید کلب علی نجابتؔ ولد سید حسن علی باشندہ لکھنؤ شاگرد سید آغا حسن امانتؔ سے

جب سے چلے گئے وہ حنائی دکھا کے ہاتھ
ہم زندگی سے بیٹھ رہے ہیں اٹھا کے ہاتھ

نجد :- میرزا محمد عباس نجدؔ ولد مرزا حیدر باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صباؔ سے

وہ محو ہوا جس نے ذرا چار کی آنکھیں
کس سحر کی ہیں اُس بتِ عیّار کی آنکھیں

اللہ کے کرم سے یہ ہے آبروئے دل ۔۔۔ رہ رہ کے آنکھ پڑتی ہے اس بت کی سوئے دل
دیکھا کبھی نہ چشم ترحم سے سوئے دل ۔۔۔ نکلی نہ اے نگار کبھی آرزوئے دل

نجم :- میر نجم الدین نجمؔ ولد میر قمر الدین باشندۂ دہلی صاحب دیوان ہے
نظروں نظروں میں ہو گیا غائب ۔۔۔ ہو گیا طرفہ ماجرا دل کا

نجمؔ کیوں اتنی بے قراری ہے
تو ذرا کہہ تو ماجرا دل کا

نجم :- داروغۂ خزانہ اور نائب خانساماں پادشاہی نجم الدولہ افتخار الملک سید محمد رضا خاں نجمؔ ولد سید محمد قاسم طباطبائی برادرزادہ مختار الدولہ باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان فارسی و ہندی شاگرد میر نظام الدین ممنونؔ سے

قیمت نہ اٹھی حسن کے بازار میں اُس کی ۔۔۔ بے آب تھا سینے کی صدف میں گہر دل
ممکن ہی نہیں بازرہے ظلم سے وہ شوخ ۔۔۔ ہوتا ہے سدا ہاتھ سے اس کے ضرر دل

ہم کب ہوئے ماتم سے دل وجان کے فارغ
یہ چشم ہمیشہ ہی رہی نوحہ گر دل

نجیبؔ: سید بہادر علی مرحوم نجیبؔ شاگرد فراقؔ سے
اگر حنا ترے ہاتھوں سے خوں بہا دل کا
تو یوں لگا دست نگاریں سے خوں بہا دل کا

نحیفؔ: سید برکت علی نحیفؔ مرادآبادی سے
نکل ہی جائے گی اب کیا فراق یار میں روح
تڑپتی ہے جو مرے سینۂ نگار میں روح

ندیمؔ: میر محمد شفیع ندیمؔ ولد میر رفیع باشندۂ لکھنؤ شاگرد کپتان مقبول الدولہ مرزا مہدی قبولؔ سے
دیکھے جو تری کاکل خمدار آنکھ سے
آہو نہ دیکھے پھر کبھی تاتار آنکھ سے

نزارؔ: سید قاسم علی مرحوم نزارؔ ولد میر احمد علی بن دار وغہ بوٹہ خاص فردوس آرامگاہ بزرگ ان کے باشندہ مشہد مقدس وہاں سے آکے دہلی میں رہے پھر فیض آباد آئے ان کا مولد و مسکن لکھنؤ شاگرد مصحفیؔ سے
دینے کا دخل کیا ہے وہ دیتے ہیں گالیاں — جب مانگتا ہوں اس سے میں جا کر بہا دل
دیر و حرم میں برسوں رہے روز و شب خراب — کوچے میں اس کے جاتے ہی ہم ڈھونڈ لائے دل
آئی نہ اس کی جب رسن زلف ہاتھ میں
چاہ ذقن میں کیونکہ نہ پھر ڈوب جائے دل

نزاکت : ارباب طوائف نزاکت تخلص قدیم رہنے والی نارنول کی مقیم دہلی فیض صحبت حکیم مومن خاں سے شاعرہ ہوئی ہے

بس کہ رہتا ہے یار آنکھوں میں
ہے نظر بیقرار آنکھوں میں

نسبت : احمد علی مرحوم نسبت تخلص ریختی گو باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان ہے

جب سے اس پر مری پڑی ہے آنکھ
تب سے اتا یہ دکھ رہی ہے آنکھ

نسیم : خوشنویس شاعر یکتا اصغر علی خاں نسیم دہلوی ابن نواب آقا علی خاں مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید حکیم مومن خاں مومن دہلوی ان کے شاگرد لکھنؤ میں بہت ہیں

رہی ہمیشہ اسیری کے اختیار میں روح
چھٹی بدن سے پھنسی دام زلف یار میں روح
کہیں اجازت رفتار دے نزاکت یار
کہ راہ تکتی ہے آغوش انتظار میں روح
نہ زندگی سے خوشی ہوں نہ موت سے راضی
نہ اختیار میں دل ہے نہ اختیار میں روح

نسیم : پنڈت برج ناتھ نسیم اکبرآبادی ہے

کسیکو دیکھنی منظور ہو جو خار میں روح
تو آ کے دیکھے یہاں میرے جسم زار میں روح
نگائیں گے نہ وہ چھاتی سے جھک تا دم حشر
مچل رہی ہے یہ کیوں سینہ و کنار میں روح

نسیم : پنڈت کشمیری دیاشنکر آنجہانی نسیم ولد گنگا پرشاد

مولد و مسکن لکھنؤ صاحب مثنوی گلزار نسیم شاگرد خواجہ حیدر علی آتش سے

ذلت ہے جو پھیلائے بشر پیش بشر ہاتھ　　یارب نہ کبھی ہاتھ کا ہو دست نگر ہاتھ

پنجہ کریں خورشید سے بیداروں کی پلکیں　　فرقت کی شب آجائے جو دامان سحر ہاتھ

خورشید کے پنجے سے اشارہ ہے کہ غافل

اللہ کی جانب تو اٹھا وقت سحر ہاتھ

نشتر: میر امداد حسین نشتر خلف میر حامد علی باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر وزیر سے

دیتا خدا مجھے جو تو بار بار دل　　کرتا میں ان گلوں پہ تصدق ہزار دل

تیغ نگاہ و ابروئے خمدار یار سے

رکھنا پناہ میں مرے پروردگار دل

نصیر: محمد نصیر نصیر استاد مرزا فریدون قدر جنرل صاحب بہادر خلف علی اصغر استاد مرزا نصیر الدین حیدر بادشاہ بن محمد عباس استاد مرزا غازی الدین پادشاہ باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد نواب عاشور علی خاں بہادر سے

یارب سزا ہمارے جلانے کی پائے دل　　جنت نہ ہو نصیب جہنم میں جائے دل

بحر فنا میں کوئی نہیں آشنائے دل　　ہے نذر سیل اشک مسلسل بنائے دل

اللہ رے حسن دیکھ کے اس سیمبر کا لو

بجھ بجھ گئی ہے مشعل شمس و قمر کی لو

نصیر: شاعر نامور اپنے وقت کے استاد شاہ نصیر الدین عرف میاں کلو نصیر

سجادہ نشین شاہ صدر جہاں علیہ الرحمۃ ولد شاہ غریب آخر عمر میں حسب طلب دیوان چندو لال کے حیدرآباد دکھن کو گئے وہیں وفات پائی صاحب دیوان ہے

ہے دل کے پھپھولوں سے بہار اہمہ تن جسم — نظارۂ ساقی کو ہے بینا ہمہ تن چشم
تو وہ چمن آرا ہے کہ ہر دستۂ نرگس — دیکھے ہے ترا اپنے تماشا ہمہ تن چشم
اے تیر فگن ہم تیرے ہاتھوں کے ہیں قرباں
تودے کی طرح مجھ کو بنایا ہمہ تن چشم

نصیر مولوی ناصر علی مرحوم نصیر ولد مولوی عبد الغنی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ ہے

جاتی شب وصال ہے چھوڑو نہ ذکر مو — ہے غرض اب بڑھاؤ نہ طول کلام زلف
کسکو دکھلاتے ہو غضب کی آنکھ — بندیاں ہو گئی ہے کب کی آنکھ
شام خط سے ہے ہم صبح بہار عارض
منقلب ہوتے نہیں لیل و نہار عارض

نظام وزیر اعظم عالمگیر ثانی نواب عماد الملک غازی الدین خان مرحوم نظام خلف نواب قمر الدین خان وزیر اعظم محمد شاہ بادشاہ اولاد میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ کے قصیدہ مرزا رفیع سودا کا ان کی مدح میں ہے باشندہ دہلی صاحب دیوان ہندی و فارسی ہے

آیا نہ کبھی خواب میں بھی وصال میسر
کیا جانئے کس وقت مری آنکھ لگی ہے

نظام : شیخ محمد نظام الدین نظام خلف شیخ کریم اللہ برادر بزرگ شیخ فدا حسین فدا باشندہ قصبہ ڈبائی ضلع بلند شہر صاحب دیوان سے

کچھ آج دل ہے بہت بیقرار پہلو میں — تڑپ رہا ہے جو بے اختیار پہلو میں
یہ دل میں رکھتا ہوں آئینہ وار پہلو میں — کہ دیکھوں جلوہ روے نگار پہلو میں

نظر : مرزا علی مرحوم نظر ولد مرزا محمد امان اولاد میں مالک اشتر رضی اللہ عنہ کے وطن بزرگوں کا مدینہ منورہ بعدہ دہلی ان کا مسکن لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد غلام ہمدانی مصحفی سے

دیکھے گر مرغ چمن اس کی بہار عارض — لالہ و گل کو کرے لا کے نثار عارض
نصب آئینہ مری قبر پہ کرنا پس مرگ
جانے تا وہ بھی یہ سمجھا عاشق زار عارض

نظم : میر ناظم علی ولد سید قاضی گلزار علی باشندہ سلون توابع لکھنؤ شاگرد مہدی حسین خاں آباد سے

کیونکر نہ دل کو بھائیں تمہاری کلائیاں
شاخ بلور سے بھی ہیں پیاری کلائیاں

نظیر : گنپت رائے نظیر دہلوی شاگرد میاں کلو نصیر سے

کیا زرد ہوئیں عشق کے آزار سے آنکھیں
ہمچشم ہیں اب نرگس بیمار سے آنکھیں

نظیر : شاگرد مرزا رفیع السودا باشندہ بنارس سے

تا ایک نظر دیکھے تجھے اے مہ تاباں — رہتا ہے سدا مہر درخشاں ہمہ تن چشم

نظیرؔ: شاعر نامی میر ولی محمد مرحوم نظیرؔ مشاہیر شعرائے اکبرآباد، جوگی نامہ وکوڑی نامہ وغیرہ سے ان کا دیوان مملو اور عالم میں مشہور ہے ؎

کچھ نہ دیکھا ہم نے جز بیداد تیرے ہاتھ سے — اے مرے بیداد گر فریاد تیرے ہاتھ سے

جب لے چلا وہ دل مرے پہلو سے کھینچکر — دل سے مرے صدا یہی نکلی کہ ہائے دل

اب تو تری جفا سے یہ مانگو ہوں میں دعا
ظالم خدا کرے کہ کہیں تو لگائے دل

نعمتؔ: حکیم عبدالحی مرحوم نعمتؔ باشندہ سکندرہ قوم برہمن پہلے نام ہر سہائے تھا فیض صحبتِ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ مشرف باسلام ہوئے ؎

تڑپے ہے پڑا یہ دلِ غمگین بغل میں
اب آ کہیں اے باعثِ تسکین بغل میں

نعمتؔ: نواب نعمت اللہ خاں مرحوم نعمتؔ ؎

جاتا ہے بس میں یار کے ایسا شتاب دل
آخر کو کیا کرے گا یہ خانہ خراب دل

نعیمؔ: نعیم اللہ خاں نعیمؔ دہلوی شاگرد حاتم ؎

خیال کر کے تری مو کمر کو روتا ہوں
وہ کیوں نہ روئے پڑے جسکے بال آنکھوں میں

نقیؔ: سید علی نقی جلالوی وارد اکبرآباد شاگرد مرزا حاتم علی بیگ مہرؔ ؎

ہماری جان چلی آرزوئے وصل میں آہ — نہ چین پائے گی بعد از فنا مزار میں روح

دعا نقی کی ہے یارب تری عنایت سے
لحد میں مورد ایذا نہو فشار بدن روح

نقی: نقی علی خاں عرف پیارے صاحب نقی ولد واجد علی خاں بن سبحان علی خاں کمبوہ باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا محمد رضا خاں برق اور میر علی اوسط رشک سے

واللہ کیا غضب کی ہے اے گلعذار آنکھ ... پڑتی ہے تیری آنکھ پہ بے اختیار آنکھ
وہی صورت نہیں گر پیش نظر دیکھوں خاک ... کس لئے پھر مجھے دیں بار خدایا آنکھیں

نگہت: حافظ غلام احمد نگہت دہلوی سے

اچھا ہوا کہ آنکھوں سے خوں ہو کے بہ گیا ... مدت سے ایک آفت جاں تھی بلا دل
نگہت کی خود بخود کی یہ الجھن سے ہے یقیں
ہے کسی طرف سے ہیں اپنا لگائے دل

نگہت: نثار علی بیگ نگہت باشندۂ دہلی صاحب دیوان سے

لگا رہے ہیں وہ تیغ ابرو جو زخم کاری دل و جگر کو
بتا رہی ہیں نگاہ مژگاں چھری کٹاری دل و جگر کو

نمود: شاہزادہ والا تبار مرزا محمد آسمان قدر بہادر مغفور نمود خلف مرزا محمد خرم بخت بہادر ابن مرزا محمد جہاندار شاہ بہادر ولی عہد حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی فرمانروائے ہند مولد بنارس مسکن لکھنؤ ارشد تلامذہ شیخ امام بخش ناسخ سے

یہ کسکی ناوک مژگاں ہوئی ہے خار پہلو میں ... کہ جائے دل ہے پیکاں تیر کے دو چار پہلو میں

مکدر ہو کے بیٹھا ہے جو وہ دلدار پہلو میں   اٹھائی ہے غبار دل نے اک دیوار پہلو میں
ہوئی نالوں سے جب فرصت تو شغل آہ کرتا ہے
ہمارا دل نہیں رہتا کبھی بیکار پہلو میں

نمود :۔ زائر کربلائے معلیٰ میر مہدی نمود خلف میر عباس باشندۂ لکھنؤ شاگرد خواجہ حیدر علی آتش سے

ہے خوب دل کے حال سے آگہ خدائے دل   جز درد اور کوئی نہیں آشنائے دل
چاہو جلاؤ چاہو اسے خاک میں ملاؤ   اے جان میرے پاس نہیں کچھ سوائے دل
آتی ہے آہ آہ کی آواز بزم سے
ساقی نے آج توڑے ہیں کیا شیشہ ہائے دل

نوا :۔ شاعر مشہور ظہور اللہ خاں مرحوم نوا جنکی ہجو جرأت نے کہی تھی ولد مولوی دلیل اللہ باشندۂ بدایوں صاحب دیوان شاگرد بقاء اللہ بقا سے

اس پائے حنائی پر رکھتا ہوں میں جو سر کو
کس ناز سے وہ ہنسکر کہتا ہے کہ بس سر کو

نواب :۔ فرزند خواندۂ شاہزادی وجیہ سلطان بیگم صاحبہ سید نصیر الدین عرف میر نواب نواب ولد حکیم میر علی جان ابن حکیم میر مہتاب خاں باشندۂ دہلی مقیم بنارس شاگرد شیخ امام بخش ناسخ سے

نہیں ہیں نشۂ جرأت سے اس قاتل کی لال آنکھیں
دلا خونریزیِ عاشق کا رکھتی ہیں خیال آنکھیں
مجھے جنت میں کب بھایا خرام ناز حوروں کا   وہاں بھی دیکھنا چاہیں گے اس مہرو کی چال آنکھیں

نواب بیگم صاحبہ: نواب بیگم صاحبہ زوجہ نواب آصف الدولہ بہادر مقیم فیض آباد ؎

بیاں میں کس کروں جا کے اب گلہ دل کا
یہ دل کا دل ہی میں ہووے گا فیصلہ دل کا

نوازش: نوازش حسین خاں عرف مرزا اخانی نوازش ولد حسین علی خاں باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر سوز ؎

گو سبک ہو گیا وہ نور نظر آنکھوں میں
کچھ نشے کا سا ہے اسپر بھی اثر آنکھوں میں

نوازش: حرف ناآشنا آشنائے بتعیش نوازش علی خاں نوازش باشندۂ لکھنؤ شاگرد مرزا مہدی ثاقب ؎

پہلے سلجھاتے تھے کیوں زلف چلیپا ہاتھ سے
کیوں دلا تو نے خریدا آپ سودا ہاتھ سے
بھول جاتے ہیں خدا کو یہ بتوں کی یاد میں
آخرت کرتے ہیں غارت اہل دنیا ہاتھ سے

نور: حکیم میر نادر حسین نور خلف میر اصغر علی بن حکیم میر عوض علی باشندۂ بریلی بسبب منسوب ہونے دختر ہمشیرۂ نواب معتمد الدولہ بہادر مقیم کانپور ؎

تا زیست رنج و غم ہی رہے غمگسار دل
شاید کف افسوس ہے برگ و بہار دل

نور: میر وزیر نور خلف میر بادشاہ مرثیہ گو باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مرزا محمد رضا خان برق ؎

دونوں آنکھوں سے جو تیری چار آنکھیں ہو گئیں مثلِ نرگس اور بھی بیمار آنکھیں ہو گئیں
یہ فروغِ رخِ محبوب سمایا دل میں داغ روشن ہے چراغِ یدِ بیضا دل میں
طرفہ گل آتشِ ہجراں نے کھلایا دل میں
داغ ہے صورتِ طاؤس سراپا دل میں

نیاز :- میر فضل علی مرحوم نیاز باشندۂ عظیم آباد سے
یہی خوف رہتا ہے بسمل کے دل میں ترحم نہ آجائے قاتل کے دل میں
کہو اس سے منکر ستمگر نہ ہونا سلامت ہے پیکاں ابھی دل کا دل میں

نیّر :- مرزا حسن عسکری نیّر ولد مرزا مظفر علی بیگ عرف آغا جان باشندۂ لکھنؤ شاگرد مرزا خانی نوازش سے
کس حسن کے ہیں اس بتِ پیماں شکن کے ہاتھ
ہیرے کی ہے کلائی عقیقِ یمن کے ہاتھ

واجد :- واجد علی خاں واجد باشندۂ لکھنؤ شاگرد اصغر علی خاں نسیم دہلوی
خنجر نظر پڑا کبھی شمشیر ہاتھ میں
رکھتا ہے کچھ نہ کچھ بتِ بے پیر ہاتھ میں

وارث :- درویش کامل حاجی شاہ محمد وارث مرحوم وارث الہ آبادی شاگرد اور خلیفہ شاہ قطب الدین مصیبت صاحب دیوان سے
پڑا ہے سنگدلوں سے مقابلہ دل کا
نہ ٹوٹ جائے ہیں ڈرتا ہوں آبلہ دل کا

وارفتہ :- نواب شبیر علی خاں وارفتہ خلف نواب مرزا منگنو اولاد میں

نواب شجاع الدولہ بہادر کے باشندۂ لکھنؤ شاگرد مرزا باقر آدراک مرثیہ گو تھے

دیکھ کر دنگ رہی جان تمہارے گیسو　　کب عروس شب یلدا نے سنوارے گیسو

جلوۂ خال سیہ حور کا دکھلاتے ہیں　　چشم بد دور ہیں کیا خوب تمہارے گیسو

واصف:۔ مولوی احمد حسین واصف ولد تاج الدین باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد اشرف خاں فغاں سے

اے جنوں سر کو مرے تو نے ہوا سودائے زلف　　جان جائے گو بلا سے ہاتھ اسکی آئے زلف

مار دو طاؤس ایک جا رہتے نہیں باہم کہیں　　ہے دل پر داغ کو کس طرح سے سودائے زلف

واقف:۔ واقف شاہ واقف باشندۂ غازی پور مقیم دہلی آخر عمر میں لکھنؤ میں آن کے راہی ملک بقا ہوئے

میں تو گیا تھا سونپ کے دل کو وفا کے ہاتھ

اے آہ چڑھ گیا یہ کہاں سے جفا کے ہاتھ

وجیہ:۔ وجیہ الدین وجیہ برادر نواب حسام الدولہ سے

خون دل بسکہ رہا اُن کے جم چشموں میں

پانی پانی ہوا خجلت سے میں چشموں میں

وحشت:۔ میر ابو الحسن مرحوم وحشت باشندہ شاہجہان آباد سے

کروں گا اس دل دیوانہ کی تدبیر آنکھوں سے

لگی ہے بہنے موج اشک کی زنجیر آنکھوں سے

وحشت:۔ مرزا باقر علی خاں مرحوم وحشت خلف حسین علی خاں نائب و مختار مہدی علی خاں صوبیدار بریلی، باشندہ فتح آباد مقیم لکھنؤ

صاحب دیوان مع قصائد شاگرد میر تقی میر مرحوم سے

بوجھ جھ وارستہ سے اٹھے کہاں بالائے سر سایۂ بال ہما جب ہو گراں بالائے سر
فرط گریہ نے ڈبویا ہجر کی شب میں ہمیں ہو گیا دریائے اشک آخر رواں بالائے سر

اسقدر صحرا نوردی کی کہ مجنوں کیطرح
طائروں نے اپنے باندھے آشیاں بالائے سر

وحشت:- میر بہادر علی مرحوم وحشت لکھنوی شاگرد جرأت سے

کیا جانئے کدھر کو گیا ہو اداس دل
جو بچھڑ کبھی نہ آن بچھڑا میرے پاس دل

وحشت:- مخدوم بخش وحشت ولد شیخ خدا بخش باشندہ کانپور شاگرد شیخ احمد علی کامل سے

جبدن سے ہم نے دیکھے ہیں اے مہ تمہارے ہاتھ
اٹھتے نہیں ہیں ضعف کے مارے ہمارے ہاتھ

وحشی:- میر بخشی مرحوم وحشی دہلوی مقیم عظیم آباد سے

اندنوں بیقرار ہے یہ دل کیا ہوا کس سے یار ہے یہ دل

اپنے ملنے سے منع مت کر تو
اسمیں بے اختیار ہے یہ دل

وحید:- منشی سرفراز علی خاں وحید ولد سربلند خاں بہادر شندہ سالار سیوتی متعلقہ زستگ پور دکن، عہد سلطان عالم بن قطب الدولہ کے محکمے میں صاحب دستخط ہو گئے تھے، بسبب رفاقت

گھاسی خاں صوبیدار وارد لکھنؤ ہوئے مقیم حال قصبہ موہان، صاحب
دیوان شاگرد میر وزیر صبا سے

لہراتی ہے دل کو جو اڑاتی ہے صبا زلف — رشک آتا ہے کیوں چھوتی ہے اس گل کی ہوا زلف
دیکھنے آئے ہو بیمار کو اپنے دم نزع — کہئے کیا آگئی اے رشک مسیحا دل میں

غم فرقت میں ہوئے ملکِ عدم کے راہی
لیے چلے یار کے ملنے کی تمنا دل میں

وحید: حکیم وحید اللہ خاں وحید ولد حکیم سعید اللہ خاں بن
حاذق الملک عبد اللہ خاں قریشی، باشندہ بدایوں ملازم راجا بھرت
پور، صاحب دیوان سے

اشک اس بزم میں ہم لائے جو بھر آنکھوں میں — لطف دکھلا گئے کیا لخت جگر آنکھوں میں

کیوں چھپاتا ہے صنم تو تہِ داماں عارض
پارۂ نور ہے یہ کب ہوئے پنہاں عارض

وزیر: علم تکسیر میں یکتا افصح الفصحا، خواجہ وزیر وزیر خلف
خواجہ فقیر اولاد میں حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کے باشندہ لکھنؤ
صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ سے

تیغ عریاں پہ تمہاری جو پڑی میری آنکھ — چشم جوہر سے اجی خوب لڑی میری آنکھ
ہر عضو مسافر ہے نہیں کچھ سفری آنکھ — ہے آخر شب عمر چراغ سحری آنکھ
عاشقِ زلف و رخ دلدار آنکھیں ہو گئیں — مبتلائے کافر و دیندار آنکھیں ہو گئیں
کرتے ہو باتیں رکھکے جو شمشیر دوش پر — سیکھے زبان تیغ نہ تقریر دوش پر

شوخی تو دیکھو کہتے ہیں اپنے چھپا کے ہاتھ ہیں آج دستِ غیب ترے آشنا کے ہاتھ
پار گذریں دل کے جب رکھا رینِ جگر پہ انگلیاں تیر دستی بن گئی ہیں اے ستمگر انگلیاں

وزیر:۔ شیخ وزیر علی وزیرؔ خلف معین الدین احمد خطیب باشندۂ بلگرام شاگرد اور خواہر زادے منشی احمد علی خاں فارسی گو کے ملازم مظفر حسین خاں کمبوہ کے ایک دیوان فارسی ایک دیوان ریختہ ان کا ہے سے

ہوا ہے جب سے تم پر مبتلا دل ہمارے ہاتھ سے جاتا رہا دل
مرے رونے پہ فرمایا یہ ہنس کر
کہاں تھا یہ بتا کب تھا ترا دل

وصف:۔ میر محمود علی وصفؔ خلف الرشید میر محمد حسن وطن بزرگوں کا فیض آباد مقیم کانپور شاگرد میر وزیر صباؔ سے

بکھرتی ہے زلف یار آنکھوں میں
پیچ کرتے ہیں مار آنکھوں میں

وصل:۔ میر احمد علی وصلؔ ولد میر اصغر علی باشندۂ لکھنؤ مقیم بنارس صاحب دیوان شاگرد وزیرؔ سے

ساقی مہوش نے جب شیشہ اٹھایا ہاتھ میں میں یہ سمجھا ہے مرے دل کا پھپھولا ہاتھ میں

وفا:۔ راجہ نول رائے آنجہانی وفاؔ برادر کلاں گلاب رائے دیوان امیر الامرا نواب نجیب خاں بہادر صاحب دیوان ہے

بکھرائے کوئی زلف کو اپنے جو اے وفاؔ پھر آہ کس طرح ملے میرا سراغ دل

ولایت :۔ نواب ولایت علی خاں ولایت خلف نواب احمد علی خاں اولاد میں نواب شجاع الدولہ بہادر کے باشندۂ لکھنؤ شاگرد مرزا باقر ادراک سے

فلک کیطرح سے اس مہ جبیں کی فرقت میں — ہزاروں رنگ بدلتا ہے آبلہ دل کا
رہا کر اب ہمیں صیاد فصل گل آئی — قفس میں اب تو ہوا تنگ حوصلہ دل کا

ولی :۔ محب ولی علی محمد خاں ولی خلف قائم علی خاں باشندۂ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب ظفریاب خاں راسخ سے

جلنے سے رات دن کے یہی ہے دعائے دل — یارب وہ خود جلے جو کسی کا جلائے دل
اندوہ و یاس و درد و غم و دوری صنم — کیا کیا میسر آئے ہمیں آشنائے دل
ہیہات آسمان ستمگر کے ہاتھ سے
نکلا نہ کوئی آج تلک مدعائے دل

ولی :۔ موجد ریختہ مشہور ہر دیار شاہ ولی اللہ مرحوم ولی تخلص اولاد میں شاہ وجیہہ الدین گجراتی علیہ الرحمۃ کے مولد گجرات مسکن دہلی، صاحب دیوان شعرائے دکن کے بعد انھوں نے اس زبان کو جلا دی

روح بخشی ہے کام تجھ لب کا — دم عیسیٰ ہے نام تجھ لب کا
کہوں کس سے عزیزاں جاکے درد بے نشان دل
نہیں تک کوئی محرم تا سنے آہ و فغان دل
ہوئی ہے بند تب سے راہ اظہار شکایت کی
خیال خال خوباں جب سے ہے مہر دہان دل
بیان سینہ چاکاں اے ولی کیونکر سنے ہر اک — کہ بوئے گل سے نازک تر ہے آہنگ زبان دل

ہجر :- مرزا محمد اصغر حسین ہجر ولد مرزا علی حسین خاں نواسۂ آغا
مرزا چکلہ دار لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر وزیر سے

سہرا کرتی ہے اس مہ رو کی جو تصویر آنکھوں میں — زیادہ دیدہ اختر سے ہے تنویر آنکھوں میں
ڈر نہیں گر ہے تری زلف چلیپا ہاتھ میں — پڑھ کے افسوں لیلیا ہے سانپ کالا ہاتھ میں

ہدایت :- شاعر زمانۂ ماضیہ ہدایت علی ہدایت سے

ڈہے ہی پڑتے ہیں باہر ہمارے طفل سرشک
رکھوں میں کب تلک انکو سنبھال آنکھوں میں

ہلال :- امیر علی خاں ہلال ولد تراب خاں باشندۂ لکھنؤ
صاحب دیوان و مشاعرہ شاگرد میر علی اوسط رشک ان کا کلام لطیف
مشہور ہے سے

دل تیرا کیوں نہ لیویں ہم اے یار ہاتھ میں — شیشہ ہمیشہ رکھتے ہیں میخوار ہاتھ میں
سنا ہے حضرت یوسف کو پر تجھے دیکھا — ہزار دل ہاتھوں کی کٹتی ہیں انگلیاں پوریا
ہے گو کہ ایک بوسے پہ دار و مدار دل — رکھو نہ رکھو پر ہے نہیں اختیار دل
مجھ سے الگ جو دفن یہ ہوتا تو خوب تھا — پہلو میں میری قبر کے بنتا مزار دل

یہ مجھ سے رفتہ رفتہ کدورت بڑھائی ہے
دیوار بن کے ہو گیا حائل غبار دل

ہمدم :- میر محفوظ علی مرحوم ہمدم ولد میر محمد حیات حسرت باشندۂ
مرشد آباد سے

روتی ہیں تیرے ہجر میں اب متصل آنکھیں — کس دکھ میں گرفتار ہوئیں تجھ سے لگ آنکھیں

ہنر :- خوش فکر خوش بیان وارث علی خاں نواب ناظر دولت سرائے جناب ملکہ عہد صاحبہ ہنر تخلص شاگرد میر نواب مونس باشندۂ لکھنؤ سے

دلسوز اور کون ہے میرا سوائے دل — کھاؤں میں گل ادھر تو ادھر داغ کھائے دل
کب تک رہائی دیکھیے زلفوں سے پائے دل — کیا پھنس گیا ہے دام میں بیٹھے بٹھائے دل
گوندھی ہوئی لٹیں ہیں اسیری کا سلسلہ
زلفوں کے پیچ میں کہو کیوں کر نہ آئے دل

ہوس :- نواب مرزا تقی خاں بہادر مغفور ہوس خلف نواب مرزا علی خاں مقیم لکھنؤ صاحب دیوان لیلیٰ مجنوں کے مضمون سے کوئی غزل ان کی خالی نہیں مثنوی لیلیٰ مجنوں ان سے یادگار ہے شاگرد مصحفی سے

آشیاں تو ہو چکا برباد تیرے ہاتھ سے — اب کہاں جا کر چھپیں صیاد تیرے ہاتھ سے
دن حشر کے کوئی شور قیامت نہ سنے گا — جس وقت ہلا دیویں گے ہم سلسلہ پا
کی راہ محبت میں مشقت جو انھوں نے — اتنا ہمیں معلوم نہ تھا حوصلۂ پا
طے کر نہ سکے گرم روان دشت محبت
اس راہ میں چل چل کے تھکے قافلۂ پا

ہینگا :- میر ہینگا دہلوی سے

میری ایذا سے منہ نہ موڑا دل نے
شیشہ زندگی کا توڑا دل نے
کام اس بت سنگدل سے ڈالا آخر
مجھکو مارا غرض نہ چھوڑا دل نے

یاسؔ: خیر الدین یاسؔ باشندۂ شاہجہان آباد شاگرد حکیم محمد مومن خاں مومنؔ سے

زانوئے یاسؔ کہاں اور سر دلدار کہاں
ہم نشیں بات وہ کر جس کا کچھ ہو سر و پا

یاورؔ: شیخ امداد علی یاورؔ ولد شیخ ولایت علی وطن بزرگوں کا دہلی وہاں سے آکے بریلی میں قیام کیا ان کا مولد و مسکن لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مولوی محمد بخش شہیدؔ سے

بہار پر ہے دل داغدار پہلو میں — طرح طرح کے ہیں نقش و نگار پہلو میں
ہوا ہے دفن دل بیقرار پہلو میں — بنا ہے کشتۂ غم کا مزار پہلو میں
کسی کے ناوکِ مژگاں سے لاگ ہے دل کو
ضرور چاہیے رکھنا کٹار پہلو میں

یقینؔ: انعام اللہ خاں یقینؔ ولد اظہر الدین خاں جوان یوسف جمال پری تمثال عین شباب میں طعمۂ شمشیر ہو کے اس جہان سے رحلت کی باشندۂ شاہجہاں آباد شاگرد مرزا مظہر جانجاناں سے

پڑتا ہے پاؤں اس بت کافر کے بار بار
کیا برہمن کو موہ لیا ہے دکھا کے ہاتھ

یقینؔ: سید محمد حسین یقینؔ باشندۂ دہلی پرچۂ صادق الاخبار سے یہ غزل تحریر کی ہے

پانی ہو آب خضر جو آجائے نام لب — شرمندہ ہو مسیح سنے گر کلام لب

کاش اوس کے ایک بوسۂ لب سے ہوں کامیاب
قند و نبات دونوں ہیں جسکے غلام لب

یکرنگ: مصطفیٰ قلی خاں مرحوم یکرنگ نبیرۂ خان جہاں خان لودی باشندۂ دہلی شاگرد سراج الدین علی خاں آرزو سے

برگ حنا پہ لکھو ذرا حال دل مرا
شاید کبھی یہ جا لگے اس دلربا کے ہاتھ

یوسف: نواب سید امجد علی خاں یوسف ولد سید فیض علی خاں شاگرد اسکول ماسٹر احمد علی کامل سے

دیکھے جو سرخ سرخ ترے اے نگار ہاتھ
پھیلا دیئے چنار نے بے اختیار ہاتھ

یوسف: مرزا یوسف بیگ یوسف ولد مرزا قاسم بیگ باشندۂ لکھنؤ شاگرد مولوی محمد بخش شہید سے

مبارکباد اے دل ہو گیا ناسور پہلو میں
بس اب نظارۂ جاناں سے ہو مسرور پہلو میں

نہیں ہے جیب سے اسکی یوسف دو رشک حور پہلو میں
برنگ مرغ بسمل ہے دل رنجور پہلو میں

یوسف: یوسف خاں یوسف تخلص ولد رحمت خاں غوری باشندۂ لکھنؤ شاگرد خواجہ حیدر علی آتش سے

دکھتی ہیں مار نظر گیسوئے خمدار آنکھیں
دام میں تیرے پھنساتی ہیں مجھے یار آنکھیں

بغل میں دختر رز کو لئے زمیں پہ گرا
یہ لڑکھڑاے مرے نشۂ شراب میں پاؤں

فہرست شعراء

نمبر شمار	نام شاعر مع تخلص	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام شاعر مع تخلص	نمبر صفحہ
۲۴۹	رخشاں ۔ خیرات علی	۸۵	۲۷۱	رنگین ۔ سعادت یار خاں	۹۰
۲۵۰	رسا ۔ لالہ اینہ پرشاد	"	۲۷۲	روشن ۔ میر علی حسین	"
۲۵۱	رسا ۔ میر علی احمد	"	۲۷۳	رونق ۔ لالہ رام سہائے	"
۲۵۲	رسا ۔ میاں محمد بخش	"	۲۷۴	رہا ۔ میر رضی	۹۱
۲۵۳	رستم ۔ رستم علی خاں	"	۲۷۵	رہائی ۔ شیخ عبداللہ	"
۲۵۴	رشوخ ۔ حسن مرزا	۸۶	۲۷۶	ریاضت ۔ اسلام علی	"
۲۵۵	رشک ۔ میر علی اوسط	"	۲۷۷	زائر ۔ سید سلارت علی	"
۲۵۶	رشید ۔ مرزا محمد زکی	"	۲۷۸	زار ۔ منشی مینڈو لال	۹۲
۲۵۷	رضا ۔ غلام رضا	"	۲۷۹	زاہد ۔ شاہزادہ زاہد الدین	"
۲۵۸	رضواں ۔ سید غلام رضا خاں	۸۷	۲۸۰	زاہد ۔ خواجہ ولایت حسین	"
۲۵۹	رضواں ۔ نواب واجد علیخاں	"	۲۸۱	زلال ۔ میر دوست علی	"
۲۶۰	رعنا ۔ عبدالرحیم	"	۲۸۲	ساحل ۔ مرزا اکبر علی	۹۳
۲۶۱	رفوت ۔ غلام جیلانی	"	۲۸۳	سالک ۔ ارشاد علی شاہ	"
۲۶۲	رفوت ۔ محمد رفیع	۸۸	۲۸۴	سائل ۔ حکیم عبدالحق	"
۲۶۳	رفیق ۔ اسد بیگ	"	۲۸۵	سبقت ۔ مرزا مغل	۹۴
۲۶۴	رفعت ۔ مرزا رستم علی	"	۲۸۶	سپہر ۔ شتاب خاں	"
۲۶۵	رفعت ۔ مرزا قاسم علی	"	۲۸۷	سپہر ۔ میر محمدی	"
۲۶۶	رند ۔ نواب احمد علیخاں	"	۲۸۸	سجاد ۔ میر سجاد دہلوی	"
۲۶۷	رند ۔ نواب سید محمد خاں	۸۹	۲۸۹	سجاد ۔ میر سجاد	"
۲۶۸	رند ۔ میر حمزہ	"	۲۹۰	سجاد ۔ میر علی سجاد	۹۵
۲۶۹	رند ۔ مہربان خاں	"	۲۹۱	سحاب ۔ محمد اللہ یار خاں	"
۲۷۰	رنگین ۔ میر اکبر علی	"	۲۹۲	سحر ۔ اجودھیا پرشاد	"

نمبر شمار	نام شاعر مع تخلص	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام شاعر مع تخلص	نمبر صفحہ
۵۱۳	قلق۔ خواجہ اسد	۱۵۷	۵۳۵	گرم۔ مرزا حیدر علی	۱۶۴
۵۱۴	قلق۔ میرا مجد علی	۱۵۸	۵۳۶	گرم۔ محمد مصطفیٰ خاں	۱۶۵
۵۱۵	قمر۔ مرزا باقر حسین	″	۵۳۷	گریاں۔ سید محمد حسین	″
۵۱۶	قمر۔ شیخ جعفر علی۔	″	۵۳۸	گماں۔ نظیر علی خاں	″
۵۱۷	قمر۔ قمر الدین۔	۱۵۹	۵۳۹	گویا۔ فقیر محمد خاں	″
۵۱۸	قمر۔ حکیم قمر الدین	″	۵۴۰	گویا۔ شیخ ولایت علی	۱۶۶
۵۱۹	قمر۔ محمد جعفر علی	″	۵۴۱	گوہر۔ احمد علی خاں	″
۵۲۰	قیس۔ حکیم باقر علی	۱۶۰	۵۴۲	گوہر۔ خورشید علیخاں	″
۵۲۱	قیس۔ شیخ کاظم علی	″	۵۴۳	لطافت۔ سید حسن رضوی	″
۵۲۲	قیس۔ نواب ہادی علی	۱۶۱	۵۴۴	لکنت۔ محمد بشیر خاں	″
۵۲۳	قیصر۔ مرزا محمد خورشید قدر	″	۵۴۵	ماہ۔ مرزا عنایت اللہ	۱۶۷
۵۲۴	کاشف۔ شیخ کاشف علی	″	۵۴۶	ماہر۔ محمد امیر	″
۵۲۵	کاشف۔ سید محمد حسین	۱۶۲	۵۴۷	ماہر۔ میر فخر الدین	″
۵۲۶	کامل۔ شیخ احمد علی	″	۵۴۸	مائل۔ لالہ گنگا پرشاد	″
۵۲۷	کامل۔ شیخ جمال الدین	″	۵۴۹	مبارک۔ سید مبارک علی	″
۵۲۸	کامل۔ محمد مرشد۔	″	۵۵۰	مبتلا۔ مردان علی	″
۵۲۹	کلیم۔ میر محمد حسین	۱۶۳	۵۵۱	مجذوب۔ مرزا غلام حیدر	۱۶۸
۵۳۰	کوثر۔ مرزا مہدی علی	″	۵۵۲	مجنوں۔ سید انعام حسین	″
۵۳۱	کیف۔ شیخ فضل احمد	″	۵۵۳	مجنوں۔ میر حمایت علی	″
۵۳۲	کیواں۔ شیخ بدلی	۱۶۴	۵۵۴	محب۔ شیخ ولی اللہ	″
۵۳۳	کیواں۔ مرزا علی حسین	″	۵۵۵	محبت۔ نواب محبت خاں	۱۶۹
۵۳۴	گرداب۔ رام چرن	″	۵۵۶	محبوب۔ نواب محبوب محل	″

نمبر شمار	نام شاعر مع تخلص	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام شاعر مع تخلص	نمبر صفحہ
۶۴۵	نامؔ آور۔ ۔ ۔ ۔	۱۹۳	۶۶۷	نصیرؔ۔ شاہ نصیر الدین	۱۹۸
۶۴۶	نامیؔ۔ میر آغا حسن	,,	۶۶۸	نصیرؔ۔ ناصر علی	۱۹۹
۶۴۷	نامیؔ۔ علی محمد خاں	۱۹۴	۶۶۹	نظامؔ۔ غازی الدین	,,
۶۴۸	نثارؔ۔ میر افضل علی	,,	۶۷۰	نظامؔ۔ شیخ محمد نظام	۲۰۰
۶۴۹	نثارؔ۔ میر عبد الرسول	,,	۶۷۱	نظرؔ۔ مرزا علی	,,
۶۵۰	نثارؔ۔ شیخ محمد امان	,,	۶۷۲	نظرؔ۔ میر ناظم علی	,,
۶۵۱	نثارؔ۔ حکیم محمد پناہ	,,	۶۷۳	نظیرؔ۔ گنپت رائے	,,
۶۵۲	نجابتؔ۔ سید کلب علی	۱۹۵	۶۷۴	نظیرؔ۔ ۔ ۔ ۔	,,
۶۵۳	نجدؔ۔ مرزا محمد عباس	,,	۶۷۵	نظیرؔ۔ ولی محمد	۲۰۱
۶۵۴	نجمؔ۔ میر نجم الدین	,,	۶۷۶	نعمتؔ۔ حکیم عبد الحق	,,
۶۵۵	نجمؔ۔ سید محمد رضا	,,	۶۷۷	نعمتؔ۔ نواب نعمت اللہ	,,
۶۵۶	نجیبؔ۔ سید بہادر علی	۱۹۶	۶۷۸	نعیمؔ۔ نعیم اللہ	,,
۶۵۷	نحیفؔ۔ سید برکت علی	,,	۶۷۹	نقیؔ۔ سید علی	,,
۶۵۸	ندیمؔ۔ میر محمد شفیع	,,	۶۸۰	نقیؔ۔ نقی علی	۲۰۲
۶۵۹	نزارؔ۔ سید قاسم علی	,,	۶۸۱	نکہتؔ۔ حافظ غلام احمد	,,
۶۶۰	نزاکتؔ۔ رنجہ طوائف	۱۹۷	۶۸۲	نکہتؔ۔ نثار علی	,,
۶۶۱	نسبتؔ۔ احمد علی	,,	۶۸۳	نموؔ۔ مرزا آسمان قدر	,,
۶۶۲	نسیمؔ۔ اصغر علیخاں	,,	۶۸۴	نموؔ۔ میر مہدی	۲۰۳
۶۶۳	نسیمؔ۔ پنڈت برج ناتھ	,,	۶۸۵	نواؔ۔ ظہور اللہ۔	,,
۶۶۴	نسیمؔ۔ دیا شنکر	,,	۶۸۶	نوابؔ۔ میر نواب	,,
۶۶۵	نشترؔ۔ میر امداد حسین	۱۹۸	۶۸۷	نوابؔ۔ بیگم زوجہ آصف الدولہ	۲۰۴
۶۶۶	نصیرؔ۔ محمد نصیر۔	,,	۶۸۸	نوازشؔ۔ نوازش حسین خاں	,,

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۶	۱۸۸	سنہ ۱۸۷۱ء
۲۹	۲	مہدی حسن	مہدی حسین
۷۶	۵	خادم قوم	خادم قدم
۷۸	۴	مصحف ابراہیم	صحف ابراہیم۔
۹۷	۱	سرور	مسرور
۱۲۵	۱۰	شاگر	شاگرد
۱۵۹	۱۸	رشید الملک	رشید الدولہ
۱۶۱	۱۷	شاکر	شاگرد
۱۶۵	۹	رسالدار گویا	رسالدار مرحوم گویا۔
۱۶۹	۹	فدا کرتا ہوں	فدا کرتا [illegible]
۱۷۸	۱	مصیبت	مصیب
۱۷۹	۱	مطفر	مظفر
۱۸۱	۱۶	باشنلہ	باشندہ
۱۸۷	۶	عزیز الملک	عزیز الملک
۱۹۰	۳	احمد شاکر	محمد شاکر
۱۹۰	۱۸	نارش	نازش
۱۹۶	۱۳	سعد	سید
۱۹۶	۱۴	فردوس آگاہ	فردوس آرام گاہ
۱۹۹	۱۸	وصال	وصل۔
۲۰۱	۱۱	اب کہیں	اب آ کہیں۔
۲۲۳	۷	سرور	مسرور۔
۲۲۸	۱۶	مصیبت	مصیب

واضح رہے کہ یہ تذکرہ فارسی گو شعراء کا ہے اردو شعرا کا نہیں۔ محسن کی یہ اطلاع صحیح نہیں۔ مرتب